



تفاتی

عرف

پیدرپی

مصنفہ

پیدرپی رضوی

انجمن اُردو اکیڈمی، لکھنؤ

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ





تفاتی

عرف

پیشہ پیشہ



مصنف

سید مرتضیٰ رضوی

سابق پیشہ پیشہ آرٹ انسٹریوٹ
سرینگر کشمیر

اتر پردیش اُردو اکادمی، لکھنؤ

© اترپردیش اردو اکادمی

136811

تفاشی عرف پیپر ہندی

سید مرتضیٰ رضوی

۱۹۸۳

پہلا ایڈیشن

۱۰۰۰

تعداد

۱۵ روپے

قیمت

ستیس چندر سر لویاستو سکریٹری اترپردیش اردو اکادمی نے نشاط پریس
(ٹٹانڈہ) سے چھپوا کر بلہرہ ہاؤس، قیصر باغ، لکھنؤ ۲۲۶۰۰۱ سے شائع کیا۔

شیر کشمیر

شیخ محمد عبداللہ کی یادوں کے نام

ع: سوختن بر شمع کشہ، کارہر پروانہ نیت

سید مرتضیٰ

معروضات

پیش لفظ

ترغیب

نقاش

۶

۷

۹

۱۰

۱۰

۱۳

۱۳

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۲۳

۳۱

۳۱

۴۷

۷۶

۷۶

۷۶

۸۶

۸۶

۸۶

۸۸

۸۹

۹۲

۹۵

۱۰۳

۱۰۷

۱۱۰

نقاشی • ڈرائنگ •

نقاشی کے فائدے

مساحت (جو میٹری)

خطوط

زاویے

اضلاع اور حدود

دائرہ

عملی کام

عملی مساحت

پھول بوٹوں کی خاکہ کشی

عملی کام

علم مناظر کشی

ساچا

ساختہ سازی کے لیے سامان

ساختہ سازی کے لیے سامان

ساختہ

گتہ کے ساختہ کی تیاری

بیل بٹا

پتھر

پتھر پانی

حریزہ

رنگ

رنگوں کی تیاری

طرح کی خاکہ کشی

رنگ آمیزی

ترغیب

معروضات

پیرمیشی، کافن کشیر میں کب سے رائج ہوا ہو گا یہ بتانا بہت مشکل ہے۔ اگرچہ اس کا نام بتانا ہے کہ یہ نام انگریزوں کی آمد کے بعد ہی ملا ہو گا۔ تاہم کشیر میں نقش و بھکار، سوزن کاری، شال بانی اور اس طرح کی جملہ صنعت و حرفت، کشیریوں کے خون میں رچی بسی ہے جس کا سلسلہ مقامی ہونے کے ساتھ ساتھ، تاشقند، بخارا اور مکر قند کے علاقوں سے بھی جا ملتا ہے۔ یہ فن کشیر کا مقامی فن ہے۔ مگر یہ دلچسپیاں وسطی ایشیا کے مذکورہ بالا علاقوں تک پہنچ گئی ہیں۔ تاہم پیرمیشی کافن صرف کشیر ہی میں اتنی اہمیت کا حامل ہے۔ چینی صنعتوں میں بھی پرانے وقتوں میں اس طرح کے نمونے مل جاتے ہیں۔ اس نقاشی اور مصوری کی طرز میں اتنی قریب ہی کہ مصور کی دوسری ہی منزل ہم پیرمیشی کو سمجھتے ہیں۔ مخصوص طور پر اس علاقے میں، اس فن کے ترقی پانے کے بہت سے اسباب ہیں جنہیں تہذیبی، جمالیاتی اور معاشی صورتوں تک پھیلا یا جاسکتا ہے۔ پھر قدرت کی گلکاریاں اور حسین ملاحظے و ادکا کشیر میں جو فطری جمالیاتی ذوق پیدا کیا ہے اسے بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کشیری نقاشی اور نازک صنعتوں کو جو اہمیت حاصل ہے وہ ایران اور چین کے علاوہ شاید ہی کہیں ملتی ہو۔ پھر پیرمیشی کا جواب کہاں۔ ان دل چسپیوں سے اہل کشیر کے ذوق جمال کا کچھ اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

یہ کتاب اسی نقطہ نظر سے لکھی گئی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اسے کشیر کی کلچرل اکیڈمی ہی شائع کرتی۔ مگر اس اکیڈمی نے اپنے متعدد پروگراموں کی بھیڑ میں اس کتاب کے انتخاب میں تعجیل نہ کی۔ اسی درمیان میں میری ملاقات ڈاکٹر سید محمد عقیل پروفیسر اور صدر شعبہ اردو، الہ آباد یونیورسٹی سے ہوئی جنہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں اس کتاب کو اتر پردیش اردو اکیڈمی کو بھیج دوں۔ اتر پردیش اردو اکیڈمی ایسا بہت سی علمی ادبی اور تہذیبی کتابیں شائع کرتی ہے۔ ڈاکٹر عقیل صاحب نے اس کتاب کے لیے اتر پردیش اردو اکیڈمی سے سفارش بھی کی اور اس طرح یہ کتاب اب علیہ طبع سے آراستہ ہو رہی ہے۔ اس کتاب کے تین حصے ہیں صرف ایک حصہ اردو اکیڈمی شائع کر رہی ہے، میں اتر پردیش اردو اکیڈمی اور اسکے ارباب حل و عقد کا ہی مشکور ہوں کہ نقاشی کے فن پر اردو میں یہ پہلی کتاب شائع کر کے اس نے مجھ پر اردو اہل کشیر پر بڑا احسان کیا ہے کیوں کہ اس فن کا خصوصی فائدہ اہل کشیر ہی اٹھائیں گے۔

سید مرتضیٰ رضوی
جلالی منزل، شاہی مسجد، سرگند، کشیر

یکم دسمبر ۱۹۸۲ء

پیش لفظ

اگر پرورش اردو اکیڈمی نے اس درمیان بہت سی علمی اور ادبی کتابیں شائع کی ہیں۔ ایسی کتابیں بھی جو اب اردو دنیا سے نایاب ہوتی جا رہی تھیں۔ کچھ ایسی ہیں جن کے صرف چند نسخے باقی رہ گئے تھے کہ انہیں صرف حوالوں ہی میں تلاش کیا جاسکتا تھا۔ مگر عام قاری کی نظروں سے یہ کتابیں اوجھل تھیں۔ میرا خیال ہے کہ اکیڈمی کا یہ بھی ایک اہم کام ہے کہ نئی کتابوں کے ساتھ ساتھ اہم نایاب کتابوں کو پھر سے شائع کرے اور یہ کام ہم کر رہے ہیں۔ پھر ادبی کتابوں کے ساتھ ہمارا یہ پروگرام بھی ہے کہ فنون لطیفہ، مصوری اور موسیقی پر بھی اردو میں کتابیں شائع ہوں۔ صنعت و حرفت پر بھی کتابیں لکھوائی جائیں تاکہ اردو کا مکمل ادبی اور تہذیبی ارتقا ہو سکے اور اس ادب میں ایک طرح کی ہمہ جہتی پیدا ہو۔ یہ تصور کہ اردو ادب، صرف، شعرو شاعری اور چند داستانوں اور افسانوں کا نام ہے، اس تصور کو اس طرح بدل جاسکتا ہے کہ اردو اکیڈمی، ہر علم و فن کی کتابیں شائع کرنے میں کوشاں ہو۔

”نقاشی عرف پیپر میٹھی“ کشمیر کے فن نقاشی، کے ایک استاد کی کتاب ہے۔ جو کشمیر کے ایک فن ”پیپر میٹھی“ پر لکھی گئی ہے۔ سید مرتضیٰ صاحب چوں کہ اس فن کی تعلیم دیتے رہے ہیں اس لیے ان سے بہتر، ہمیں اور کون مل سکتا تھا۔ ہم نے ان کی اس کتاب کا انتخاب اس لیے کیا کہ یہ اشاعت، اکیڈمی کی ہمہ جہتی اشاعت کی طرف ایک اور قدم ہوگا۔

ہمارے علم و اطلاع کے مطابق فن پیپر میٹھی پر یہ اردو میں پہلی کتاب ہے جسے شائع کرنے کا فخر اتر پرورش اردو اکیڈمی کو حاصل ہے۔

محمود الہی

چیرمین

اگر پرورش اردو اکیڈمی

لاکھنؤ

۵ جنوری ۱۹۸۲ء

ترغیب

یوں تو دنیا کے ہر گوشہ میں دست کار یا فن کار طرح طرح کے کام انجام دیتے ہیں۔ لیکن ہر قسم کی فن کاری کے تحت کوئی بھی چیز تیار کرنے کی مہارت ہونی لازمی ہے۔ اس سلسلہ میں یورپی فن کار اعلیٰ قسم کی ٹریننگ حاصل کر کے اپنے اپنے متعلقہ فنوں کی دھاک بھانے والے ہوئے ہیں۔

اس کے برعکس کشمیر کے فن کاروں یا دست کاروں کو نہ کہیں باضابطہ تربیت حاصل کرنے کا کوئی انتظام ہے نہ ہی آج کل کے مشینی دور میں کوئی مشینی امداد مہیا ہے (جیسا کہ یورپی فن کار استعمال کرتے ہیں) تاکہ ہر کام کی تیاری میں جلدی ہونے کے علاوہ یک سوئی اور صفائی لانے میں مدد مل سکے۔ پھر بھی کشمیری کاریگر اپنی محنت شاقہ سے ایسے نادر نمونے بناتے ہیں جنہیں دیکھ کر کشمیر سے باہر تمام لوگ کشمیریوں کی ذہانت پر انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ دست کاریوں کے قدرداں یورپی عوام جب کشمیر آتے ہیں تو ایسے کاریگروں کو اپنی نگاہوں سے دیکھ کر اپنے یقین کو مستحکم کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں ان کشمیری دست کاروں کی قدر منزلت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ یورپی کاریگروں اور فن کاروں کا کشمیر میں آ کر یہاں کے کاریگروں کو خراج تحسین دینے پر کیا یہ تاثر لیا جائے گا کہ وہ خود کاریگر نہیں ہیں (اس لیے وہ یہاں آ کر اپنے سے اعلیٰ کاریگروں سے ملتے ہیں اور اپنے اپنے ملکوں میں فخراً کشمیری فن پاروں کو حاصل کرنے کے لیے نقدی نہ ہونے کی صورت میں اپنا من چاہی اشیا کا تبادلہ کرتے ہیں) اتنا ہی نہیں بلکہ یہ کشمیری چیزیں اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو تحفہً دینے میں فخر محسوس کرتے ہیں، یہ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ کشمیری کاریگر بغیر مشینوں اور سائینٹفک

ٹرننگ کے ایسے فن پاروں کو پیش کرتے ہیں جو مشینوں سے کام لینے والے ماہرین کے لئے حیرت انگیز ہے۔ یہ نمونے دیکھ کر یورپی کارگیروں اور فنی نقادوں کی عقل رنگ رہ جاتی ہے کیوں کہ وہ کوئی بھی معمولی سا کام بغیر کسی خاکہ یا ڈرائنگ کے انجام نہیں دے سکتے۔ یہاں پھر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کشمیری کارگر تمام طرح کی ڈیزائن کیسے بغیر کسی خاکہ کشی کے انجام دیتے ہیں۔ ایسا صرف مختلف طرح "ڈیزائن کے خاکوں پر مشقیں کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ جب کہ طرح کے خاکے ازبر ہوتے ہیں تو خود بخود آزاد دستی کے تحت بغیر کسی خاکہ کے "طرح" کی تکمیل ہو سکتی ہے۔ اس طرح ظاہر ہے کہ کشمیر کے اس ورثے کو قائم رکھنے کے لیے پوری ذہانت کے ساتھ سخت محنت کی ضرورت ہے جو ایک باعزت اور مہذب شہری کے لیے اچھے میں ڈالنے والی بات نہیں بلکہ ایک عقل مند انسان کو اس نکتہ پر سوچنے پر مجبور کر سکتی ہے کہ کیا وہ ایسا باعزت پیشہ اختیار کر کے اپنی اور وطن کی عزت و توقیر بڑھا سکتا ہے۔ یا اس کے برخلاف اپنے اسلاف کے ورثے کو نواہے۔ جہاں تک کشمیری نوخیزوں کا تعلق ہے وہ اپنے اسلاف کے ورثے کو بچانے کے لیے فکر مند ہیں۔ اسے مزید ترقی دینے کے لیے کوشاں ہیں۔ لیکن اس کے لیے ترغیب کی ضرورت ہے۔ یہ ترغیب انہیں اسکولوں میں باضابطہ صنعتی تربیت دینے سے ہی مل سکتی ہے۔ جہاں ان کا ماٹو ۱۶۵۶۶۵ یہ ہونا چاہیے "درمہنر کوش گر تو داری ہوش"۔

سید مرتضیٰ رضوی

سری نگر۔ کشمیر۔ جنوری ۱۹۸۳ء

نقاش

جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا ہے سجاوٹ اور آرٹسٹری سامانوں کو ہی کیا، روزمرہ ضرورتوں کی اشیاء کو مختلف اقسام کے نقش بھکاروں سے سجایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ پھول بوٹوں یا نقوش سے آراستہ کپڑے جو صرف عورتوں کے لیے مختص تھے۔ زیبائش تن کو اضافہ کرنے کے لیے مردوں کو بھی استعمال کرنے پر آمادہ کیا۔ غرض جو چیز وجود میں آتی ہے کسی نہ کسی نباتات و جمادات، چرند و پرند، انسان و حیوان کو منطری یا غیر منطری صورت میں رواں دواں آرٹسٹ کے بغیر نہیں آتی۔ حقیقتاً یہ چیزیں آرٹسٹ یا زیبائش کے بغیر سیدھے سادے طور پر دل کو نہیں بھاتیں۔ دنیا کی ان چیزوں کو جو ہماری نظروں سے گذرتی ہیں۔ یہ نقش و بھکار اور زیبائش مہیا کرنے والے ہم (نقاش) ہیں۔ یہ نقاشی کیسے کی جاتی ہے؟ اس کے سمجھنے اور سیکھنے کی خاطر عمل کی ضرورت ہے۔

ایک مبتدی نقش بھکاروں یا پھول بوٹوں کی بناوٹ اور سجاوٹ پہلے نقل کی صورت میں سیکھتا ہے اور دھیرے دھیرے فہم و فراست میں اضافہ ہونے پر اپنے خیال و گمان کے مطابق قدرتی اور غیر قدرتی پیداواروں کو ترتیب دے کر نئے نئے نقشے تیار کر کے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ قدرتی اور غیر قدرتی اشیاء و اشجار کی نقل کرنا اور ان کو مختلف حد بندیوں میں آراستہ کرنا بجائے خود ایک فن ہے جس سے سیکھنے کی خاطر کسی معیار کا ہونا لازمی ہے۔

جس طرح بچہ ابتداءً چل نہیں سکتا اور اسے ہاتھ تھام کر چلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور کئی دنوں تک ایسا کرنے کے بعد وہ پھر خود چلنا سیکھ جاتا ہے۔ اسی طرح ہر کام کے سیکھنے کا ایک طریقہ اور ہوتا ہے۔ جس فنے (کپڑے، کاغذ، لکڑی، سونا، چاندی، پتیل وغیرہ) پر کسی قسم کی نقش بھکاری (خواہ پھول بوٹوں، چرند و پرند -

انسانی صورتوں قدرتی یا غیر قدرتی منظروں وغیرہ کی) کرنی ہوتی ہے اسے وہی کر سکتا ہے جو ایسا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور ایسی ہی قدرت یا لیاقت رکھنے والا نقاش ہے جس نے اپنی مشق سے نقاشی کا ایسا ہنر حاصل کیا ہے۔

”نقاشی“ ڈرائنگ

بولنے اور لکھنے کی طرح (ڈرائنگ) نقاشی بھی ایک قسم کا طریقہ اظہار ہے۔ بولنے میں آوازوں کے ذریعہ ہم اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ لکھنے میں خاص مقررہ حروف کے ذریعہ آوازوں کا اظہار کرتے ہیں۔ جب کہ ڈرائنگ میں خود اشیا کا نقشہ اتار کر مقصد کا اظہار کرتے ہیں۔ لکھنے اور ڈرائنگ میں ہم اپنی آنکھوں اور ہاتھوں کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر بولنے میں صرف اپنی زبان کو جب کہ لکھنا اور ڈرائنگ دوسری طرح بھی مشابہہ ہیں۔ یعنی دونوں کے ذریعہ ہم اپنے خیالات کو کاغذ پر ظاہر کر سکتے ہیں۔ اور دیگر اشخاص تک پہنچا سکتے ہیں۔ خیالات کو دوسرے اشخاص تک پہنچانے کا ذریعہ ہونے کے لحاظ سے ڈرائنگ کو تحریر سے بہتر کہہ سکتے ہیں۔ کیوں کہ لکھنا تو انہیں لوگوں کی سمجھ میں آتا ہے جو اس خاص زبان کے حروف سے واقف ہوں۔ مگر ڈرائنگ صرف آنکھوں کی مدد سے سمجھی جاسکتی ہے اور دیکھنے والے میں ذوق اور حس موجود ہو۔

نقاشی کے عملی فائدے

نقاشی (ڈرائنگ) کے بہت سے عملی فائدے ہیں۔ ڈرائنگ کی قابلیت رکھنے والے اور غیر قابلیت والے انسانوں میں بڑا فرق ہوتا ہے جیسا کہ ان دو دست کاروں میں ہوتا ہے۔ جن میں سے ایک تو دوسرے کاریگروں کی نگرانی بھی کر سکتا ہے اور دوسرا صرف کسی زائق استاد کے ماتحت رہ کر اپنا کام کرتا ہے۔ چونکہ اولاد کو دست کاری میں جلدی سے خاکہ کھینچ لینے کی قابلیت ہوتی ہے۔ اس لیے جس شے یا اس کے کسی جز کو دیکھتا ہے، فوراً اس کا نقشہ اتار سکتا ہے جو خاکہ یا نقشے دیگر اشخاص اس کے پاس بھیجتے ہیں۔ انہیں

فوراً ایک نظر میں سمجھ سکتا ہے۔ اور اپنے خیالات کا بھی ایسا نقشہ اتار سکتا ہے جو دوسرا
 دست کار یا اس کے نگراں و مالکان فوراً آسانی سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن جن اشخاص کو ڈرائنگ
 آتی ہے۔ ان میں صرف یہی قابلیت نہیں ہوتی کہ وہ خود جلدی سے اشیاء کے خاکے کھینچ لیں۔
 یا دیگر اشخاص کے کام کو سمجھ سکیں۔ بلکہ اشیا اور دیگر اشیاء کے نقشے کھینچنے کی متواتر کوششوں
 میں انہیں اشیاء کا بغور مطالعہ کرنا اور ان اشیاء کے مختلف حصوں کے محل و مقامات کو
 باصیاط تمام مقابلہ کر کے دیکھنا پڑتا ہے۔ مختلف حصوں اور اجزاء کا باہمی مقابلہ کرنا اور
 طول و عرض کا نہایت صحت کے ساتھ ٹھیک ٹھیک اندازہ لگانا ہوتا ہے۔ ان تمام
 کاموں میں آنکھوں اور نظر کو متواتر کام میں لانا پڑتا ہے اور اس طرح اس حس کی
 خوب تربیت ہوتی ہے۔ بلکہ وہ اشیا کا صرف بغور مشاہدہ ہی نہیں کرتے، کاغذ پر ان کا
 نقشہ بھی اتارتے ہیں اور یہ کام کرتے کرتے انہیں اپنے ہاتھوں کے اعصاب پر رفتہ
 رفتہ اتنا قابو ہو جاتا ہے کہ وہ آنکھ کے اشاروں پر چلنے لگتے ہیں پس ہم دیکھتے ہیں کہ
 ڈرائنگ سیکھنے سے ہاتھ اور آنکھ دونوں کی تربیت ہوتی ہے۔ اور طلباء کو اشیاء کے
 حصوں اور ان کی شکل و صورت کا جلد اور صحت کے ساتھ مشاہدہ کرنا آجاتا ہے۔
 اشیاء کا نقشہ اتارنے وقت بھی طلباء اپنے کام میں محو ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اور صحیح نقشے
 کھینچنے کی کوشش میں رہتے ہیں اور اس کوشش میں ان کی توجہ کو تقویت پہنچتا ہے۔
 اس کے علاوہ طلباء کو کبھی متواتر کسی شے پر نظر ڈالنی پڑتی ہے اور کبھی اس کے نقشے
 پر۔ اس طرح اس کی صورت بار بار نظر کے سامنے آتی ہے۔ اشیاء کے حصوں کا نقشہ
 کھینچتے وقت ان میں اور ان کے خاکوں میں ایک تعلق پیدا ہوتا ہے۔ پس اس قسم کے تعلق
 اور تکرار سے قوت حافظہ کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ علاوہ ان نقشے کے ہر حصے کا اصل
 سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ فیصلہ بھی کرنا ہوتا ہے کہ ہر ایک خط کہاں سے شروع
 ہونا چاہیے اور کس طرف اس کا رخ ہونا چاہیے، کہاں اس کا خاتمہ ہونا چاہیے اور یہ
 کہ آیا یہ خط اصل کو ٹھیک طور پر ظاہر کرتا ہے یا نہیں۔ اس طرح طلباء کی قوت فیصلہ کی
 تربیت ہوتی ہے۔ مگر ڈرائنگ کا یہیں خاتمہ نہیں ہوتا۔ کیوں کہ صرف اشیاء کے خاکے
 ہی نہیں کھینچنے پڑتے ہیں بلکہ بعض اوقات نئے نقشے اپنی آج سے بھی تیار کرنے پڑتے ہیں۔
 اس قسم کے نقشے کھینچنے میں خیالات کو یک جا کرنے کی قوت متخیلہ سے کام لینا پڑتا ہے۔ آذکی

فائدہ یہ ہے کہ مختلف حصوں کے تناسب اور رنگوں کی موافقت کا مشاہدہ کرنے سے رفتہ رفتہ اشکال کی خوب صورتی عمدہ اور کھلی لگتی ہے۔ جس سے تربیت مذاق میں اضافہ ہوتا ہے۔ پس ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ڈرائنگ سے ہاتھ اور آنکھ کی تربیت ہوتی ہے، قوت مشاہدہ بڑھتی ہے، توجہ تقویت پاتی ہے، قوت حافظہ زیادہ ہوتی ہے قوت فیصلہ کی ترقی ہوتی ہے۔ اکثر اوقات متخمد بھی استعمال کی جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ طلبہ کا مذاق بڑھتا ہے اور شعور کے پختہ ہو جانے پر وہ ایک ماہر فن کار بن جاتا ہے۔

مساحت (جیومیٹری)

جب ہم کوئی منقش چیز دیکھتے ہیں جس کو عرف عام میں پیپر میٹھی (PAPIER MACHINE) کہتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پیروں کو بنانے کے لیے خاکہ کشی کی کتنی ضرورت ہے۔ ہر کام یا مہتر کے لیے اصول ہوتے ہیں جن اصولوں کے تحت کوئی بھی کام صحیح طریقہ پر انجام پاتا ہے۔ اسی طرح نقشہ کشی کے لیے بھی بہت سے اصول وضع کیے گئے ہیں۔ جن کو جیومیٹریک یا مساحتی اصول کہتے ہیں۔ کیوں کہ ان ہی اصولوں کے تحت ہمارے مہتر کا ہر نقشہ تیار ہوتا ہے اس لیے ہم کبھی ان اصولوں کا اعادہ کر دیں جو اصول اس مہتر کو انجام دینے کے لیے ضروری ہیں۔ ان اصولوں کو علی شکل دینے کے لیے چند اوزار کی ضرورت ہے جن کے نام اور تعریفیں ذیل میں دی جاتی ہیں۔

(۱) پنسل :- نقشہ کشی کے ہر کام کو انجام دینے کے لیے بہت ضروری ہے۔

اسے نہ زیادہ سخت ہونا چاہیے اور نہ زیادہ نرم۔

(۲) ایک فٹ اسکیل :- نقشہ کشی میں صحیح خطوط بنانے اور صحیح پیمائش کے

لیے بہت ضروری ہے۔

(۳) سیٹ سکوائر :- نقشہ کشی کے لیے خطوط اور زاویے صحیح بنانے کے لیے۔

(۴) پرکار :- تقسیم خطوط اور دائرے وغیرہ بنانے کے لیے۔

(۵) مسطر :- حدود و خطوط کی تقسیم کے لیے۔

(۶) ربر :- اچھے قسم کا۔

یہ تمام اوزار کاغذ پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس لیے نقشہ کشی کے لیے بنیادی

ضرورت کاغذ کی ہوتی ہے۔ اس قسم کی نقشہ کشی کے لیے خاص قسم کا ڈرائنگ کاغذ ہوتا

ہے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ تمام چیزیں اچھی حاصل ہوں۔ کاغذ کے علاوہ سبھی اوزار

کے لیے جیومیٹری بکس بہت ضروری ہے۔ ہر طالب علم کے پاس ایک ایسا بکس ہونا چاہیے تاکہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کا محتاج نہ رہنا پڑے۔

حقیقتاً جیومیٹری کے معنی پیمائش زمین ہے۔ جیو کے معنی زمین، میٹری کے معنی پیمائش ہے۔ ہمارے ہنر میں لفظ زمین کا تذکرہ آئے گا۔ کیوں کہ جو جگہ سطح پر بغیر کسی نقش کے رہ جاتی ہے وہ زمین کہلاتی ہے۔ اس لیے ہم کبھی اپنے ہنر میں استعمال ہونے والی ہر شے کی سطح کو زمین کے نام سے اصطلاح میں استعمال کرتے ہیں۔ ہر خیال کو عملی شکل دینے کے لیے فرضی نشان کا مقرر کرنا ضروری ہے جس کو نقطہ کہتے ہیں۔ پس نقطہ ایک محل وقوع (Location) کو ظاہر کرتا ہے اس لیے اس میں نہ لمبائی ہوتی ہے نہ چوڑائی۔ یعنی اس کی کوئی ناپ نہیں۔ جو نقطہ ہم پنسل یا قلم سے بناتے ہیں وہ ایک خیالی نقطہ کو ظاہر کرتا ہے۔ پنسل سے بنائے ہوئے نقطہ کی کوئی نہ کوئی جہت ضرور ہوتی ہے خواہ وہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو۔ اس لیے نقطہ کو باریک سے باریک بنانا چاہیے۔ اس طرح ظاہر ہوا کہ نقطہ ایک فرضی نشان ہے جو کسی جگہ واقع ہو۔ اگرچہ اس کی جسامت تسلیم نہیں کی جاتی ہے۔

خطوط

خطوط کی تو کئی قسمیں ہیں۔ خط جو دو نقطوں کے درمیان یکساں واقع ہو۔ اور اس کی موٹائی زیادہ نہ ہو۔

ڈرائنگ میں مختلف خط استعمال کیے جاتے ہیں:

(۱) نقطہ دارہ (۲) باریک

(۳) موٹا خط ————— (۴) افقی خط خط مستقیم جو ٹھیک

ہو۔ جیسے پانی کی سطح۔

(۵) متوازی خط :- جن کو دونوں طرف خواہ کتنی دور تک بڑھائیں آپس میں

نہیں ملتے اور ان کا خاکہ ہر جگہ برابر ہوتا ہے۔

(۶) عمودی خط جو بالکل کھڑے اور سیدھے ہوں

(۷) ترچھے خط :- جو نہ افقی ہو اور بالکل عمودی جیسے لکھتے وقت قلم کو پکڑتے ہیں۔

(۸) خطوط غیر متوازی :- کسی ایک طرف کو بٹھیکے ہوئے۔ ترچھے دو خط جن کو اگر تھوڑی دور بڑھا یا جا کے تو آپس میں ملتے ہیں۔

(۹) خط منحنی :- جو پیڑھا پیڑھا ہوا کرتا ہے۔

اب ہمارے پاس حسب ضرورت سامان بھی ہے۔ نقطہ اور خطوط کی تعریفیں بھی ذہن نشین کر لی گئی ہیں۔ اب ان تعریفوں کے مطابق نقطہ اور خطوط کا استعمال کریں۔

زاویے

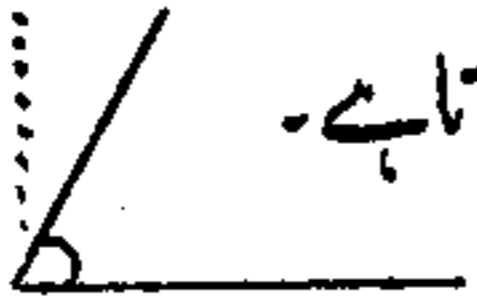
زاویہ :- دو خطوط کے ایک نقطہ پر ملنے سے زاویہ پیدا ہوتا ہے، جسے انگریزی میں اینگل کہتے ہیں۔ زاویہ کے کئی اقسام اور نام ہیں۔ قائمہ، حادہ، مستقیم، منفرجہ اور مساوی۔

زاویہ قائمہ :- 90° نوے درجہ کا ہوتا ہے۔ درجہ کو انگریزی میں ڈگری کہتے ہیں۔ اور لکھتے وقت ڈگری کی علامت زیر کی صورت میں اعداد کے اوپر دائیں طرف علامتی طور پر لکھی جاتی ہے۔ جیسے : 90° ۔ اس طرح زاویہ کا درجہ معلوم ہوتا ہے۔

زاویہ قائمہ :- خط مستقیم کے انتہا پر عمودی خط کے 90° انتہا کو ماننے سے 90° درجہ کا قائمہ بن جاتا ہے۔ زاویہ کی علامت بنے ہوئے گوشے میں چھوٹا سا قوس لگانے سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس وہ نقطہ ہے جہاں دو خط مل کر زاویہ کی شکل پیدا ہوتی ہے۔

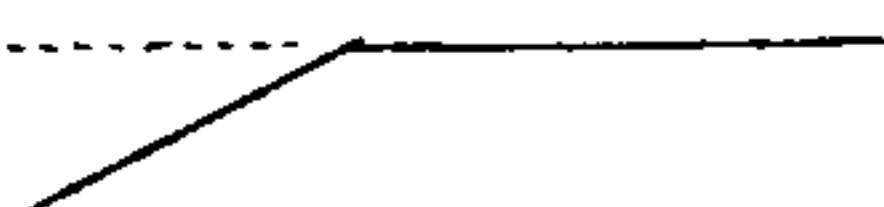
زاویہ مستقیم :- خط مستقیم کے درمیان دوسرا خط عمودی صورت میں کھڑا کیا جائے اور دونوں جانب قائمہ زاویہ کو واضح کر کے دونوں جانب زاویہ کی علامتیں بنا کر زاویہ مستقیم کہلائے گا۔ اس طرح اس کے دونوں زاویے قائمے ہوں گے 90° \cap 90° تاہم خط مستقیم میں دو قوسوں کے نشان سے بھی زاویہ مستقیم ظاہر کیا جاتا ہے جن کی شکل \cap اس طرح پر بھی بنائی جاتی ہے۔

زاویہ حادہ :- یہ زاویہ قائمہ سے کم درجوں کا ہوتا ہے۔
اور یہ زاویہ ایک درجہ سے 90° تک ہو سکتا ہے۔



زاویہ منفرجہ: زاویہ قائمہ یعنی 90° درجوں سے زیادہ اور 180° سے کم کا ہوتا ہے۔ اس کے درجے 90° سے 180° تک ہوتے ہیں۔

زاویہ معکوس :- درجوں میں دو قائموں یعنی 180° سے زیادہ درجوں کا ہوتا ہے۔ اور اس کے درجے 180° سے اوپر ہوتے ہیں۔

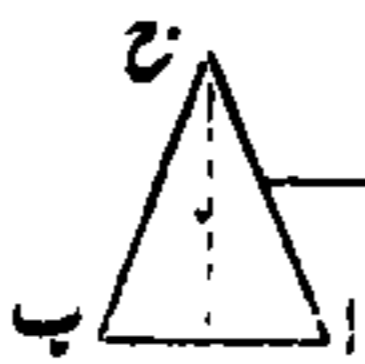


اضلاع اور حدود

دو سے زیادہ خطوط سے جو کوئی شکل وجود میں آتی ہے اضلاع کے لحاظ سے اپنی اپنی شکلوں اور ناموں سے موسوم ہوتے ہیں۔ اس طرح ہر شکل کے ہر خط کو ضلع کہتے ہیں۔ جب کہ تین خطوں سے مثلث اور چار خطوں سے مربع اور مستطیل پانچ خطوں سے خمس وغیرہما۔

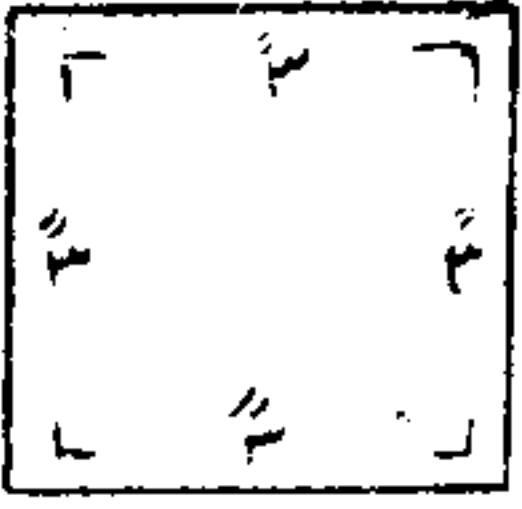
مثلث :- تین ضلعوں سے بنتا ہے۔ یہ تینوں خط برابر پیمائش کے ہوں تو صحیح مثلث بنتا ہے۔ یہ تین خطوط ایک افقی اور دو ترچھے یا غیر متوازی کہلاتے ہیں۔ جب کہ مثلث کے ہر خط کو ضلع کہتے ہیں۔
بنانے کا طریقہ :- دو اونچے کا ایک خط افقی 2 صورت میں کھینچیں۔ سیٹ سکاوائر کا کو نہ خط کے برابر نصف پر اس طرح رکھ دیں کہ سیٹ

سکاوائر کا زاویہ قائمہ بنائے
قائمہ کے خط کو نقطہ دار کھینچیں
اور نقطہ الف سے نقطہ دار خط
تک دو اونچے کا خط لگائیں۔ اسی
طرح نقطہ ب سے نقطہ ج تک دو اونچے کا خط لگائیں۔



اس طرح دو اونچے والے تین ضلعوں والا ایک مثلث تیار ہوا۔
مربع :- جو چار خطوں یا چار برابر پیمائش والے ضلعوں سے بنتا ہے۔ یہ چارہ

ضلع دو متوازی عمودی اور دو متوازی افقی خطوں سے بنتا ہے۔ جبکہ لمبائی اور چوڑائی میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے۔ مثلاً ایک مربع کی چوڑائی اگر تین انچ ہے تو لمبائی بھی تین انچ ہونی چاہیے ورنہ مستطیل کہلائے گا۔



مستطیل :- مربع کی طرح چار ضلعوں یا چار خطوں سے بنتا ہے۔ ان میں سے دو عمودی متوازی اور دو افقی متوازی۔ لیکن عمودی اور افقی خطوں یا ضلعوں کی



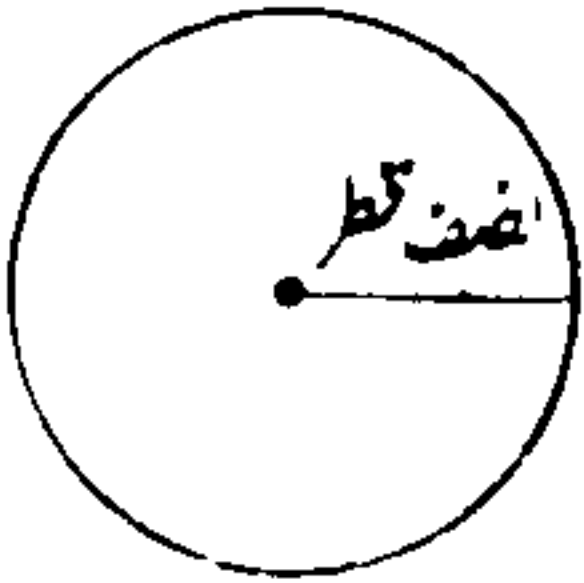
پیمائش میں فرق ہونے سے ہی مستطیل کہلائے گا۔ مثلاً ایک مستطیل کی لمبائی چھ انچ ہے، جب کہ اس کی

اونچائی (عمودی اضلاع) چھ انچ سے کم ہونے ضروری ہیں۔ یعنی لمبائی اور چوڑائی میں فرق ہونا ضروری ہے۔

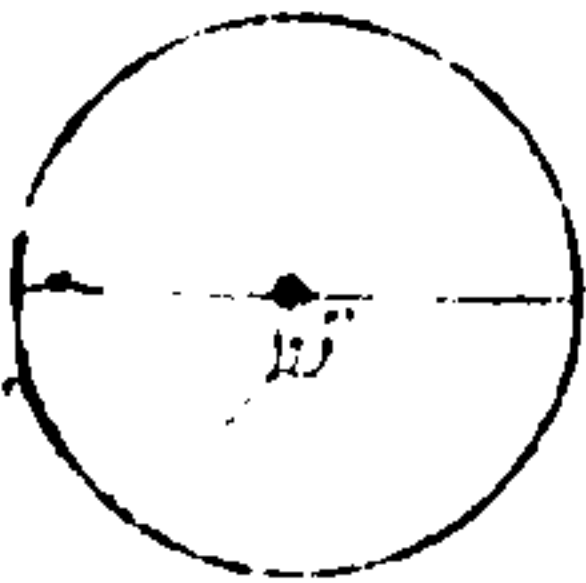
دائرہ



دائرہ وہ ہموار سطح ہے جو ایک گول خط سے گھری ہوتی ہو۔ جسے محیط کہتے ہیں۔ اور اس کے اندر ایک نقطہ پیدا ہو جس پر سے جتنے خط محیط کھینچے جائیں آپس میں برابر ہوں۔ مرکز وہ نشان ہے جو کسی عمود جگہ کے درمیان ہو تو مرکز کہلاتا ہے۔ پرکار کے نوکیلے سرے سے دائرہ بنانے کے لیے درمیان میں جو نقطہ بنتا ہے اسی کو مرکز کہتے ہیں۔



نصف قطر :- وہ خط مستقیم ہے جو مرکز محیط تک کھینچا جائے۔

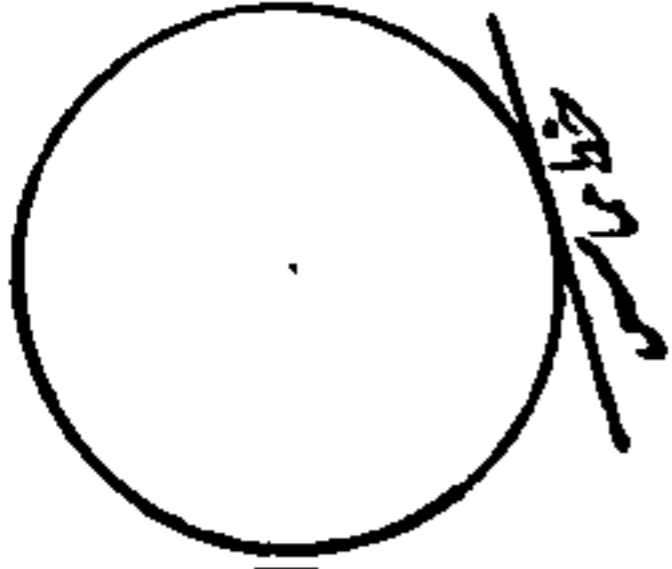


قطر :- اس خط کو کہتے ہیں جو مرکز سے دونوں طرف عمودی یا افقی سیدھے گزرتا ہو اور دونوں طرف برابر ہو۔ ایسا خط دائرے کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے دونوں

قطر اپنی نوعیت کے لحاظ سے عمودی اور افقی قطر کہلاتے ہیں
نصف دائرہ :- وہ ہوا شکل ہے جو قطر اور محیط
کے نصف حصہ سے گھری ہو۔



قوس :- دائرہ یا خط محیط کے کسی حصہ کو قوس
کہتے ہیں۔



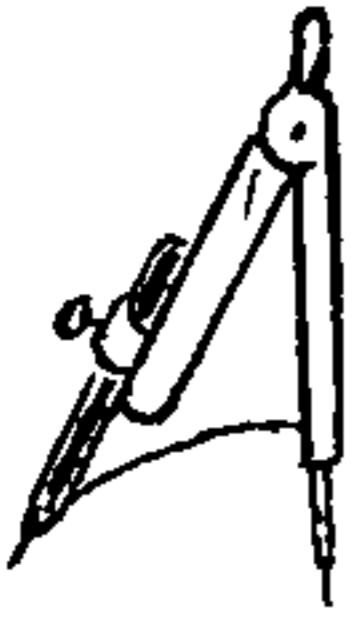
خط مماس :- وہ خط مستقیم ہے جو دائرہ کے
محیط کو چھوتا ہوا گذرے مگر دائرہ کو قطع نہ کرے۔ یہ
خط دائرہ کے باہر کھینچا جاتا ہے۔



وتر :- وہ مستقیم خط ہے جو خط محیط کو اندر
کی طرف دو جگہوں پر مس کرتا ہوا کھینچا جائے، وتر
کہلاتا ہے۔

عملی کام

ہمارے پاس پرکار ہے۔ اس کے ایک بازو کا سر اسوئی کے سر کے مانند ہے اور
دوسرے بازو پر پنسل کا ٹمٹھنے کے لیے سوراخ اور ایک پیچ دار کیل لگی ہے۔ اس جگہ
پنسل کو باندھ کر دوسرے بازو کے سر کے برابر کریں۔



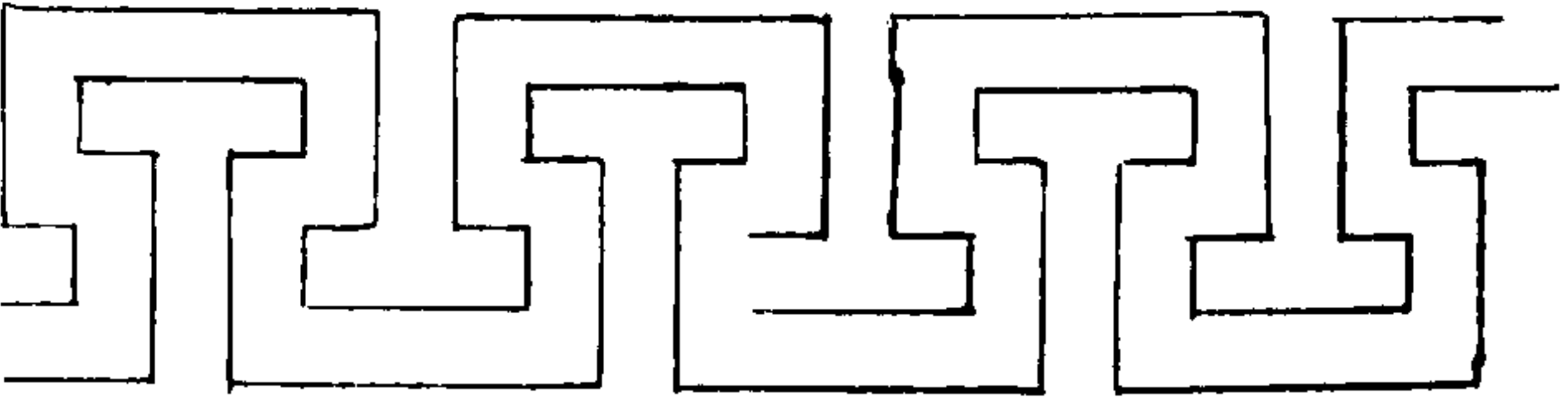
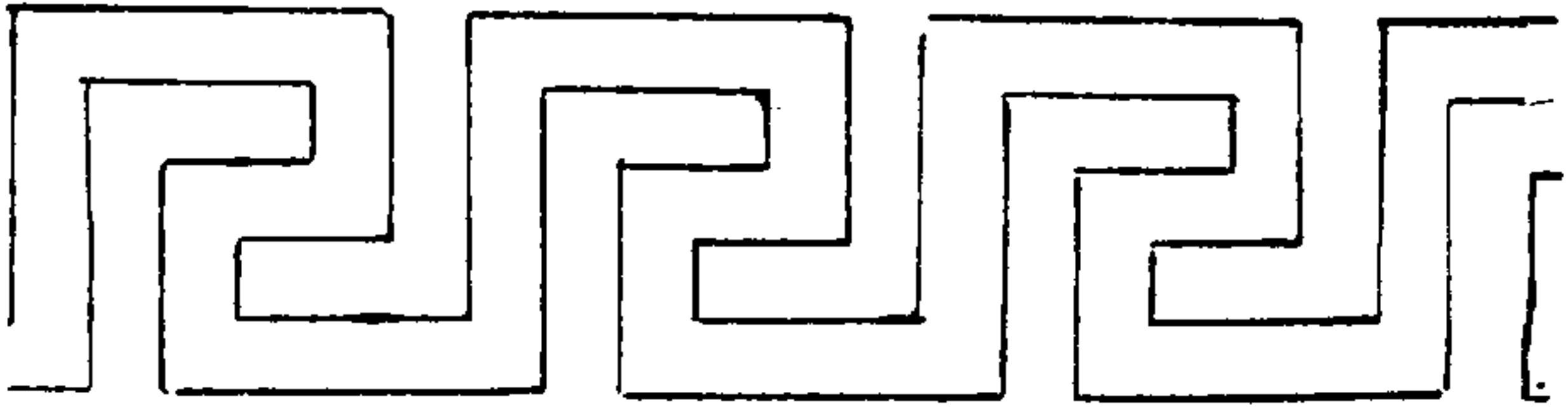
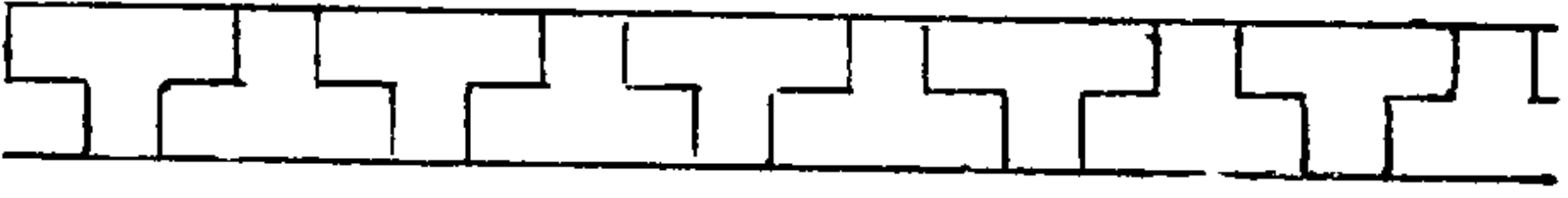
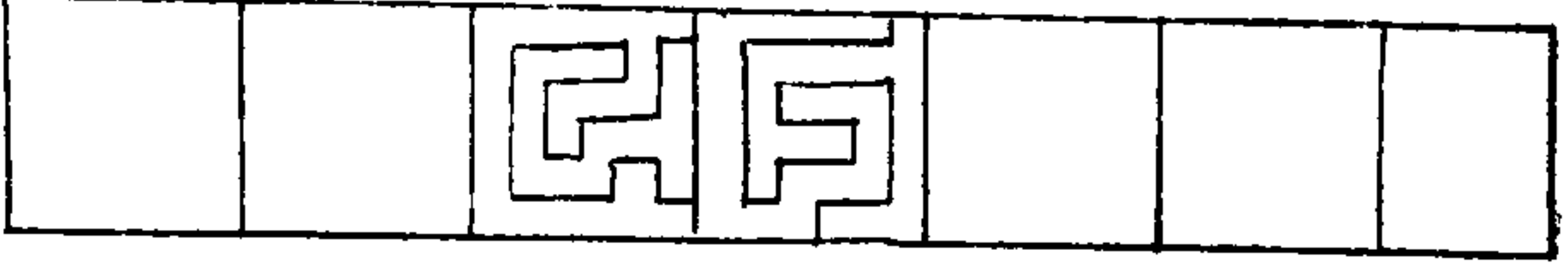
اس طرح دونوں بازو برابر ہوں گے۔ پرکار کا سر کاغذ پر
کسی جگہ دباؤ۔ پنسل والے بازو کو کھول کر کاغذ پر دبائے
ہوئے اس طرح پھراؤ کہ پنسل خط دہی جائے اور پرکار
کا سر اپنی جگہ پر قائم رہے۔ پنسل والے بازو کو اس وقت
تک پھراتے جائیں جب تک پنسل پورا دائرہ بنا لے۔

اب ہم سیکھ اور سمجھے ہوئے خطوط کو عملی شکل دے کر حاشیوں اور کناروں کی
صورت میں آسان شکلیں بنا سکیں گے۔ خطوں کا یہ میلان سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ اور
بغور خطوں کی صورتوں کو پہچان کر استعمال کیا جائے تو بالکل کم وقت اور محنت صرف

کر کے اچھے خاکے اور نقشے تیار ہو سکتے ہیں۔

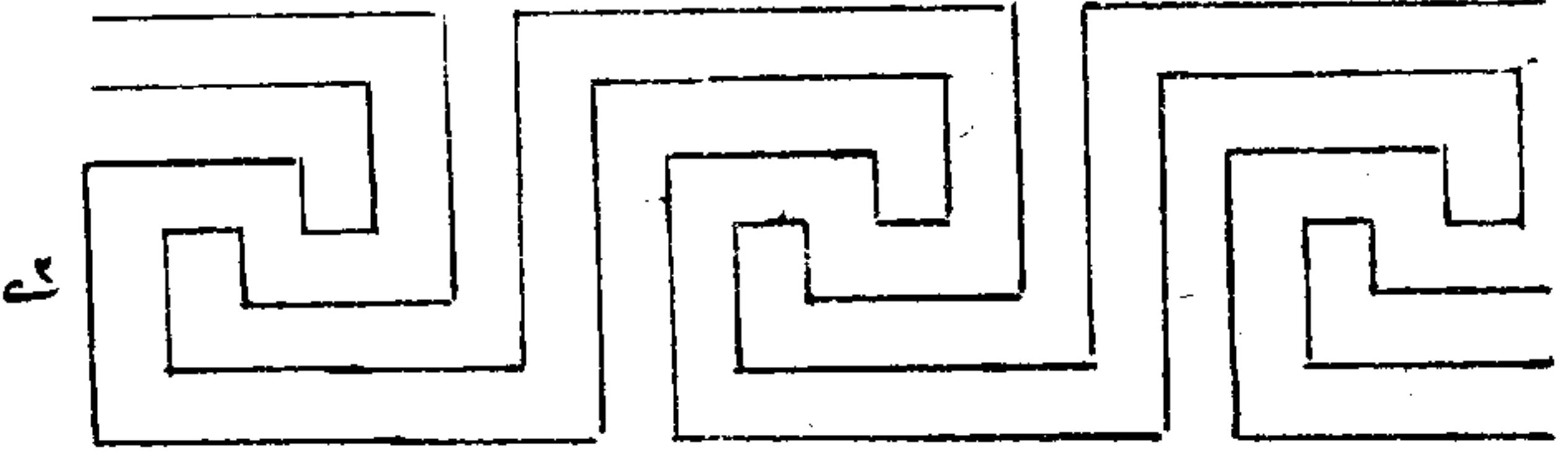
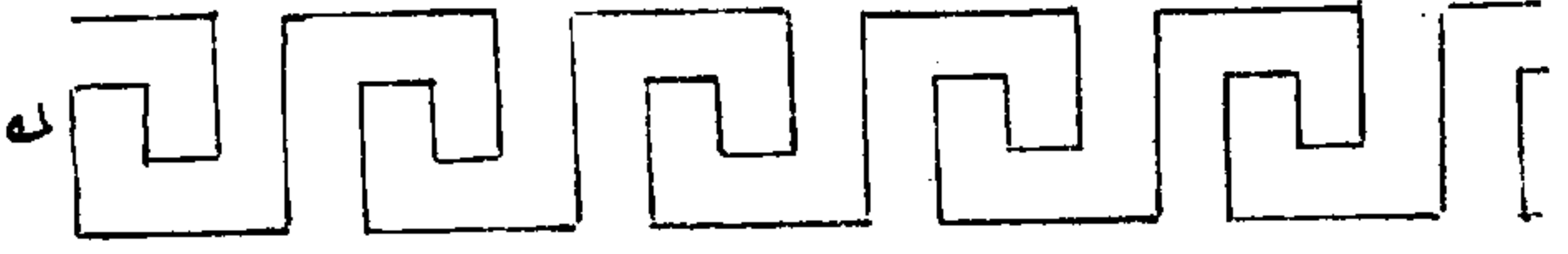
پرکار اور سکیل کے امداد سے خطوط اور قوسوں سے بنے ہوئے اشکالی گوسیکھ کر

بڑی طرح کی بنیاد بنا سکتے ہیں:

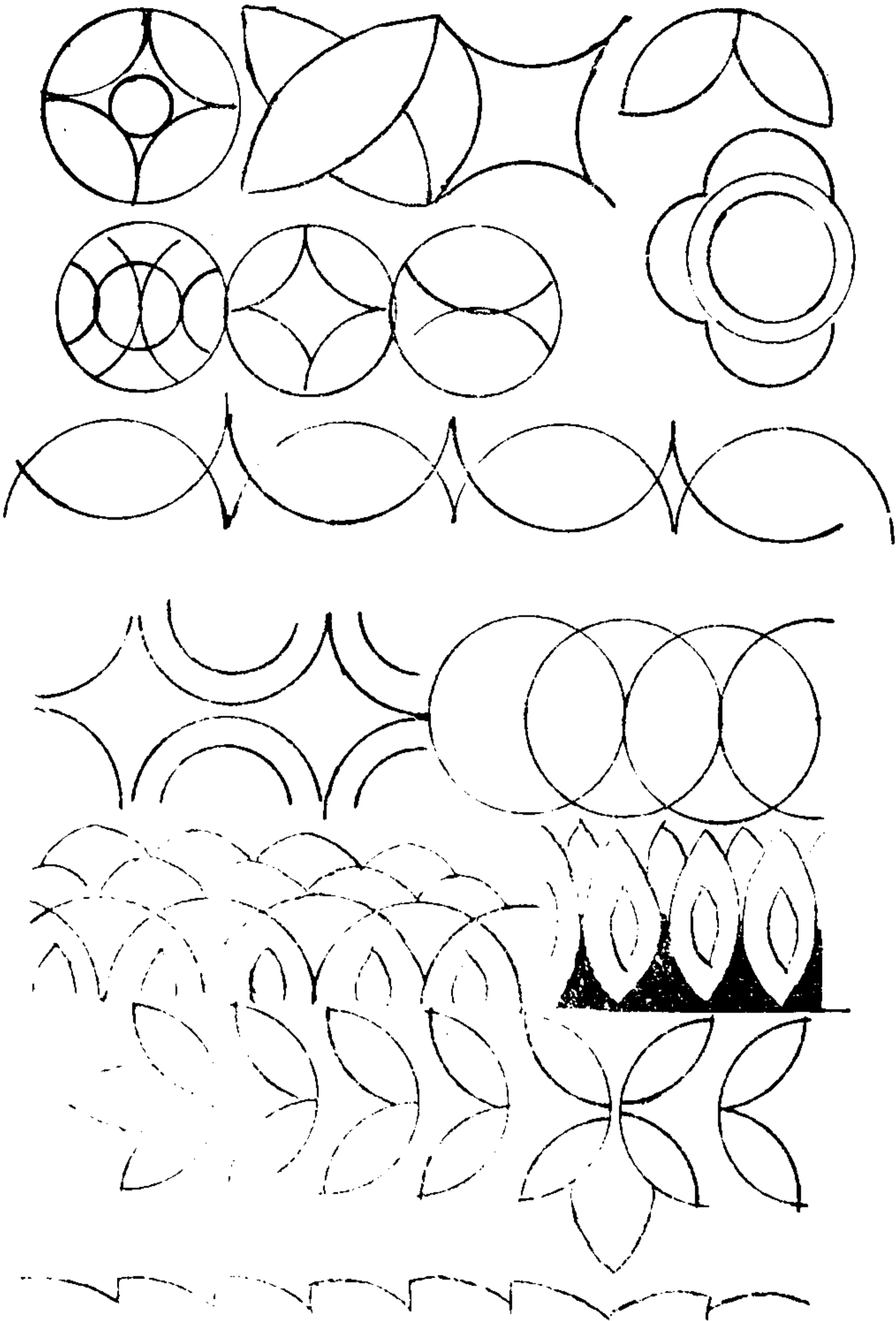


ان حاشیوں اور نقشوں کو گریک فرٹس **GRECK FRETTS** کہتے ہیں۔ پیرہنی

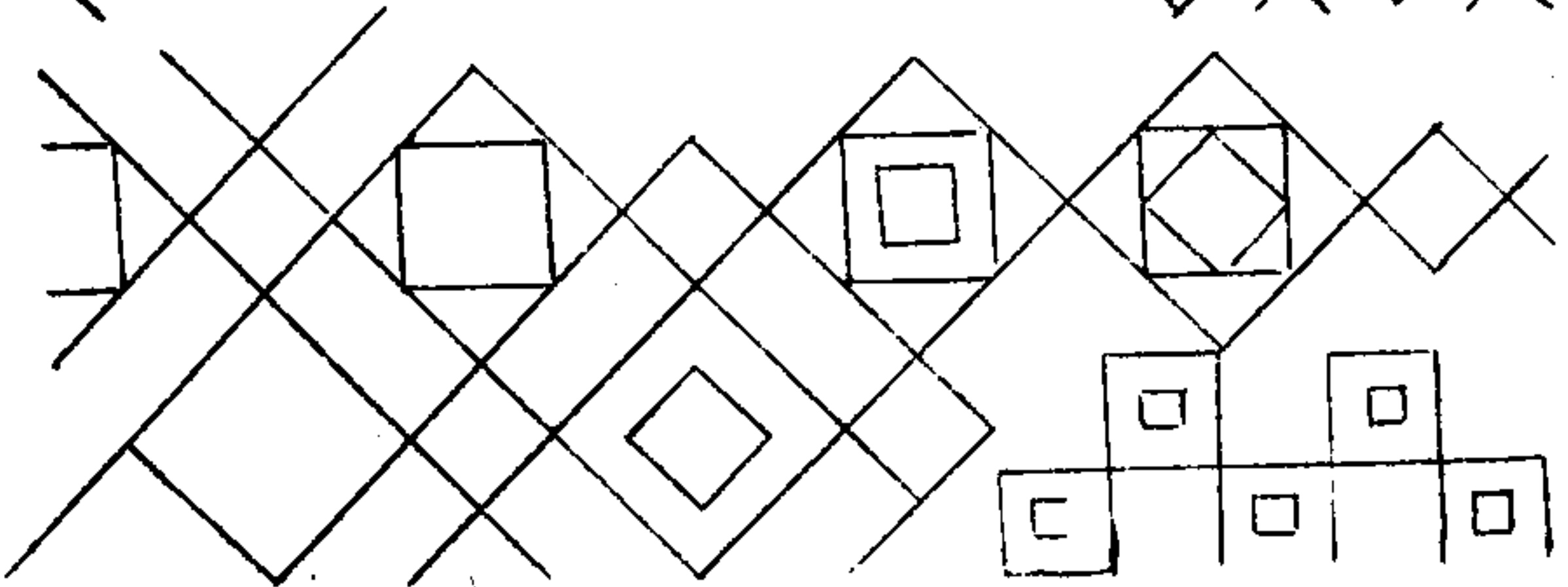
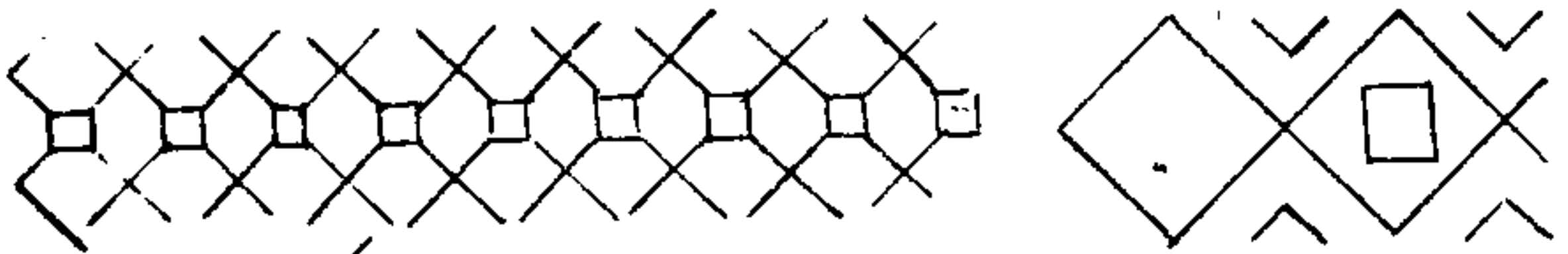
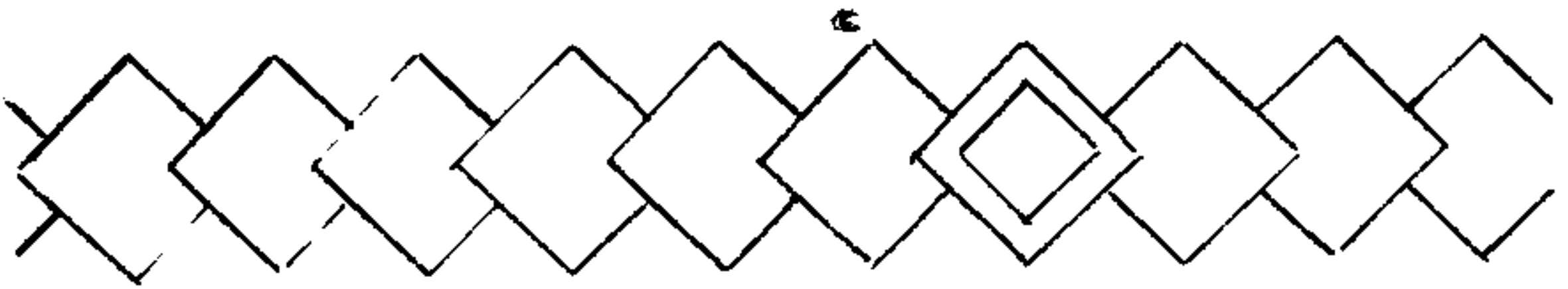
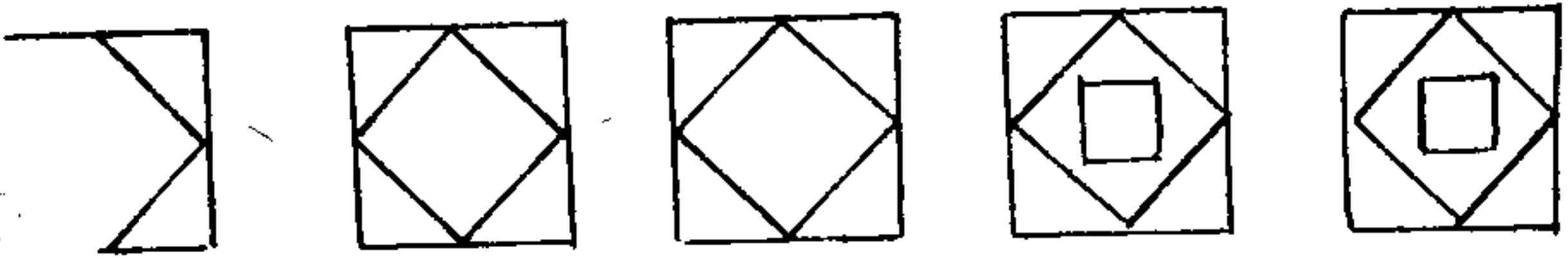
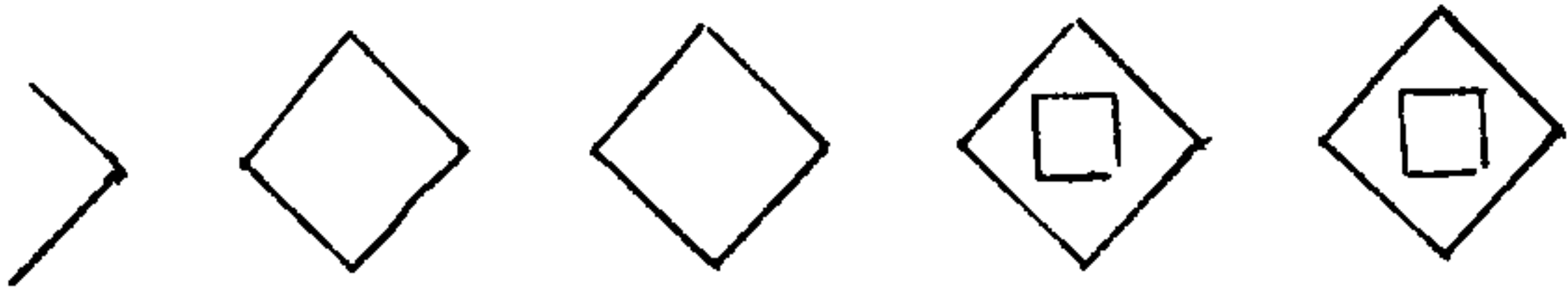
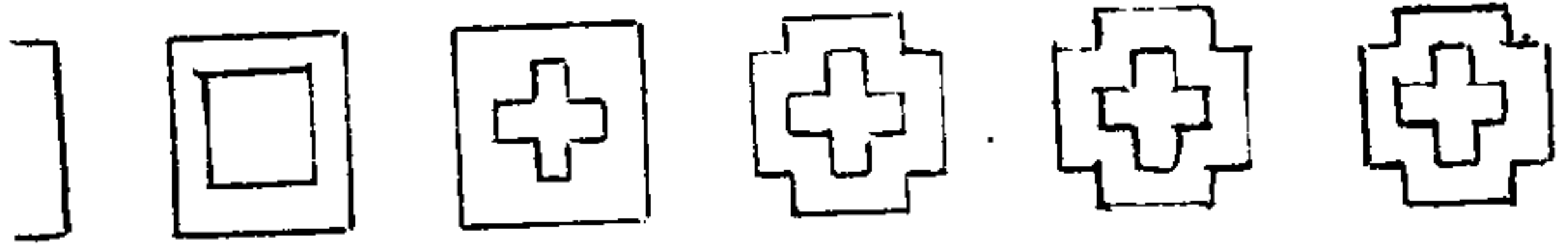
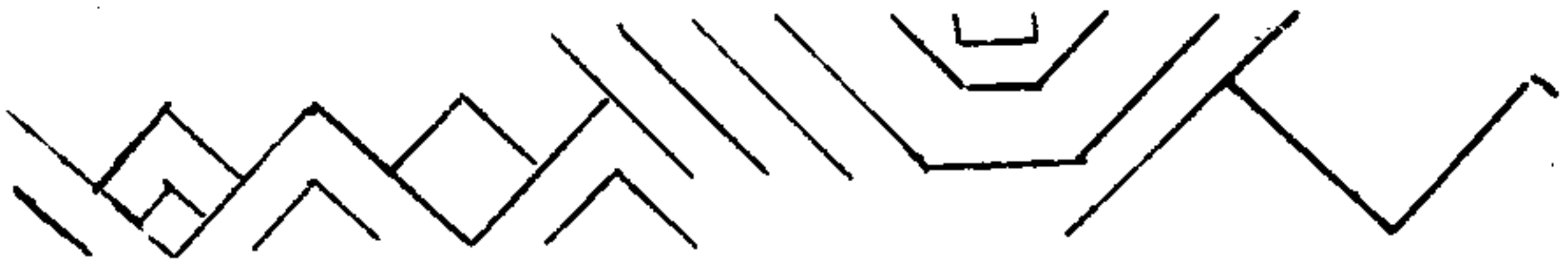
میں ایسے حاشے چینی طرز میں بنائے جاتے ہیں۔



ماشیہ: اسے دانت پیرپستی میں چینی طرز کے بنائے جاتے ہیں۔
 تے قوسی خطوطا محرابی طرز کی تشکیل دینے کے کام آتے ہیں۔
 یہ دو راکز سے لگائے ہوئے قوسوں ایک پتہ کی بناوٹ کے علاوہ ایک
 طرح کی شکل دیتے ہیں۔



۲۲



136811

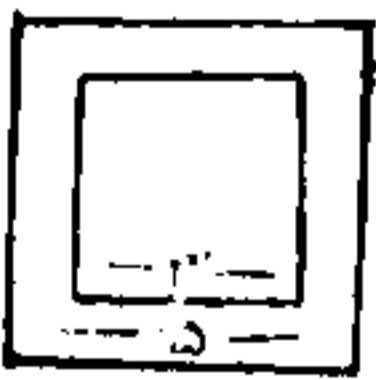
قوسی خطوط سے بنا ہو پہلا خاکہ نقشہ کی بنیاد ہے۔ اور دوسرا خاکہ عملی صورت میں نقشہ تیار ہے۔ اگلے صفحوں پر چند ایک خاکے اور نقشے تیار کھائے گئے ہیں۔ جن کو نقل کر کے ایسے ہی خاکے اور نقشے بنائیں آگے چل کر یہی نقشے مختلف رنگوں میں پیش ہو سکیں گے اور جہاں کہیں بھی چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔

عملی مساحت

ہم نے مساحتی بنیادوں پر چند ایک شکلوں کی بناوٹوں اور ترکیبوں کو سمجھ لیا ہے۔ غزوری امر ہے کہ چند اور شکلوں کو ذہن نشین کریں تاکہ آگے چل کر کوئی روکاوٹ پیدا نہ ہو۔ بلکہ آئندہ نئی نئی شکلوں کے بنانے کے قابل ہو جائیں۔ یوں تو مربع مستطیل مثلث اور گول شکلوں میں بہت ساری چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ اس لیے ایسی شکلوں کی بناوٹ کو سیکھنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح پیمائش اور طول و عرض کی حدیں مقرر کر کے شکلوں کی تصویریں عمل میں لائی جاتی ہیں۔ اور کس طرح ایسی شکلوں کا استعمال فن نقاشی میں کیا جاتا ہے۔

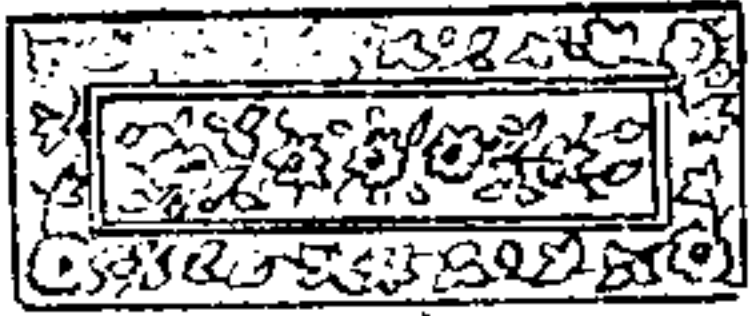
جب ہم دو خطوں کو متوازی کھینچتے ہیں تو کوئی شکل معین نہیں ہوتی لیکن جس وقت ان دو خطوں کو دائیں بائیں دو عمودی خطوں سے ملائیں گے تو ایک مستطیل بن جائے گا جب ہم نقاشی میں کوئی خاکہ بنانے کے لیے

ایک حاشیہ کی حدیں مقرر کر کے شکل کو معین کرتے ہیں اس وقت اسی مستطیل کی طرح شکل بن جاتی ہے۔ جب ہم سے کہا جائے گا کہ ایک حاشیہ چھ انچ لمبا ڈیڑھ انچ چوڑا یا اونچا کھینچو تو اس طرح کا مستطیل کھینچ کر ہم کہیں گے کہ یہ حاشیہ ہے اور جب کہا جائے کہ پانچ انچ چوڑا اور پانچ انچ لمبا ایک مربع بناؤ اور اس کے چاروں طرف ایک

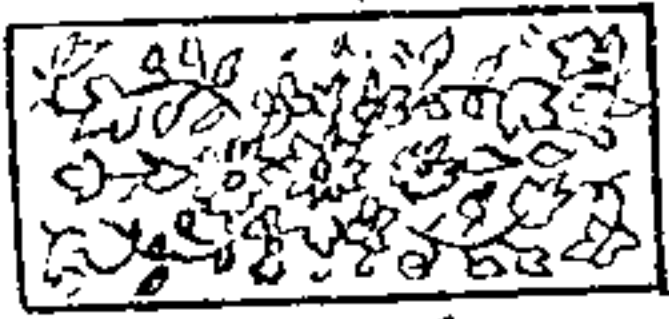


انچ چوڑائی والا حاشیہ دکھاؤ۔ تب ہم ایسی شکل بنا کر دکھائیں گے۔ لیکن معلوم نہیں کہ حاشیہ کے اندر جو تین انچوں والا مربع بنا لیا اس کو مربع ہی کہتے ہیں، اس وقت اس کو

مربع نہیں کہتے بلکہ یہ مربع متن کہلاتا ہے اور باہر والا خط حاشیہ کہلاتا ہے۔ اس طرح کے حاشیہ کو انگریزی میں بورڈر (BORDER) کہتے ہیں۔ جس طرح کسی کپڑے پر گوٹ لگی ہوتی ہے اس کو حاشیہ کہتے ہیں۔ اس طرح اگر دوسرے کپڑے پر گوٹ کے بجائے کسی چوڑائی کے ناپ پر دست کاری کی گئی ہے۔ اس دست کاری کیے ہوئے کنارہ کو بھی حاشیہ کہتے ہیں۔ اور چار کناروں کے درمیان ولے حصہ کو "متن" کہتے ہیں۔ اس متن یا حاشیوں کے درمیانی حصہ کو سنٹر (CENTER) کہتے ہیں۔ پس یہ ثابت ہوا کہ



"مختصا"

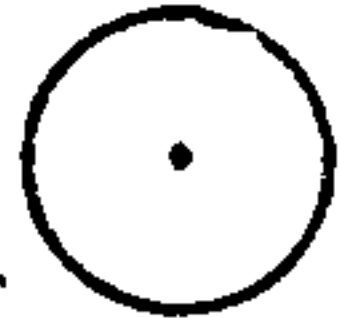


"مضرا"

جس کسی چیز کے کنارے محدود کیے گئے ہوں ضرور اس کے درمیان ایک حصہ اور ہوگا۔ خواہ کپڑا ہو کاغذ ہو یا اور کوئی چیز ہو۔ کسی بھی محدود حصہ میں جو کوئی بھی خاکہ ہو اور اس خاکے کا حاشیہ بھی ہو اور متن بھی اُسے "مختصا" کہتے ہیں اور بغیر حاشیہ مل لوٹے دار نقشہ کو "مضرا" کہتے ہیں

پس جب ہم کسی مربع مستطیل۔ گول یا بیضوی شکل والی چیز پر کسی طرح کی ہیل بوٹیاں بنائیں گے اور اس چیز کا کوئی حاشیہ سادہ یا کام دار معین نہیں ہوگا تو اس چیز کو مضرا کہیں گے۔ اسی طرح جس کسی شکل والی چیز کا حاشیہ معین کریں گے تو اس چیز کو مختصا کہیں گے۔

دائرہ کو فنی اصطلاح میں چاند کہتے ہیں۔ اگر ہم مستطیل یا مربعی شکل والی چیز پر ایک یا ایک سے زیادہ دائرے بنا کر ان



میں ہیل بوٹیاں بنائیں تو ایسی چیز کو چاند دار کہتے ہیں۔ خصوصاً جب چیز کے درمیان میں ایک ہی دائرہ ہو تو وہ ایک دم چاند دار چیز کہلاتا ہے مثلاً مجمع (TARAY) کے درمیان چاند ہے اس کو چاند دار



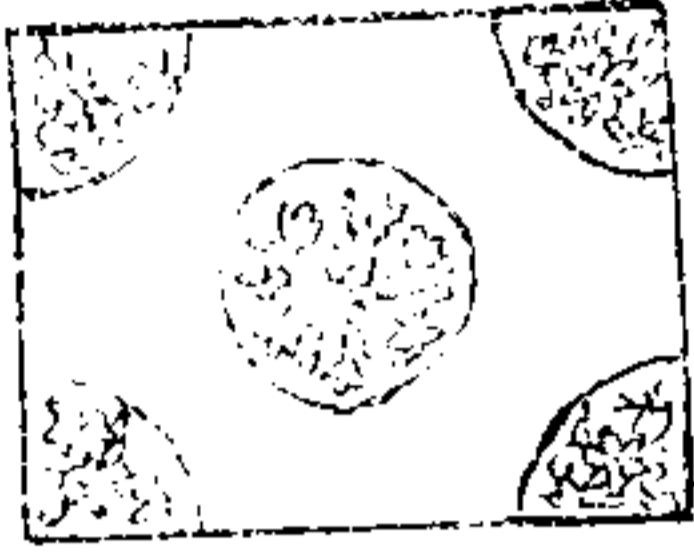
مجمع کہتے ہیں۔ اسی طرح جب ہم ایک چیز کے درمیان میں ہم مرکزی دو یا دو سے زیادہ دائرے بنائیں تو مرکزی دائرہ چاند اور متوازی دائرے دور کہلائیں گے۔ جس چیز پر ہم مرکزی دائرے بنا کر ہیل بوٹے بنائے جائیں گے تو یہ چیز



لے کشمیری زبان میں مجمع تھالی کو کہتے ہیں۔

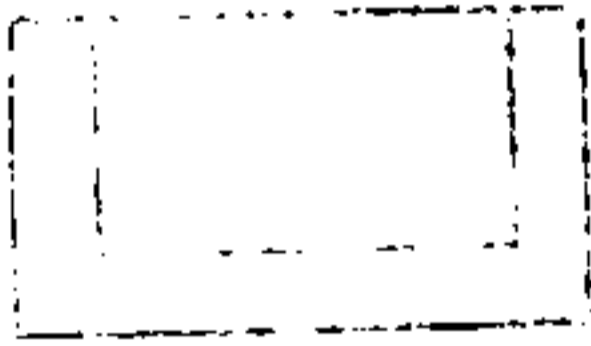
دوردار کہلائے گی۔

اسی طرح جب ہم کسی چیز کے درمیان ایک دائرہ اور چار گولوں پر دائرہ



کی چار چوتھائیاں بنائیں گے۔ اور ان تمام معینہ جگہوں پر بیل بوٹیاں بنائیں تو ایسے نقشہ کو چار باغ یا چاند چوتھائی والا نقشہ کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ مستطیل مزاج یا دائرہ اور بیضوی وغیرہ

شکلوں کے پٹ حصہ کو چوتھائی کہتے ہیں۔ جب ہم کوئی مستطیل مزاج یا دائرہ کسی بھی پیمائش کا اس غرض کے لیے معین کرتے ہیں تو درمیان میں ایک نقشہ مقرر کرتے ہیں۔ اس وقت ہمیں معلوم کرنا پڑتا ہے کہ کیا یہ نقشہ اس چیز کی پیمائش کے برابر ہے یا نہیں۔ یا چوتھے حصہ کے برابر بنانا ہے۔ اگر چیز کی پیمائش نقشہ کی پیمائش کے برابر ہے تو نقشہ برابر کا نقشہ کہلائے گا۔ اگر نقشہ محض بنانا ہو تو چاروں طرف ہاشیہ آگے لگنا

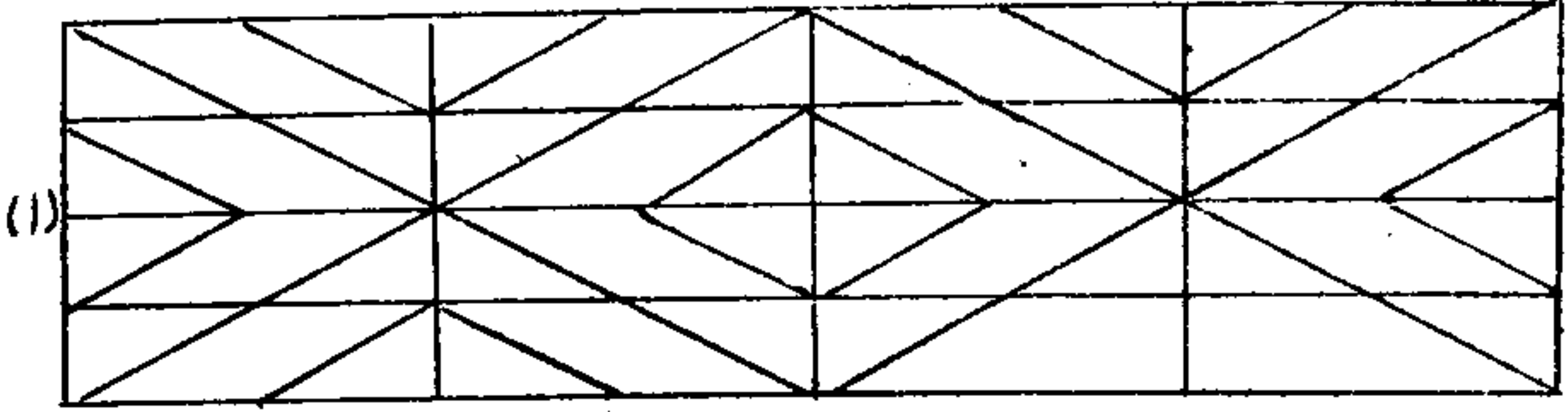


اسی طرح اگر مصرعہ بنانا ہو تو بغیر ہاشیہ کے بن جائے گا۔ لیکن اگر نقشہ کی پیمائش چیز کی پیمائش کا نصف ہو اور نقشہ محض بنانا ہو تو نقشہ نصف بنانے پر اس کا ایک کنارہ بغیر ہاشیہ کے ہوگا اور تین کناروں کے ساتھ ساتھ ہاشیہ بنانا ہوگا۔ اسی طرح اگر نقشہ کی پیمائش چیز کی پیمائش کے چوتھائی حصہ کے برابر ہو تو نقشہ بی چوتھائی حصہ کا بنانا پڑے گا۔ اور ایسے نقشہ کی چوتھائی

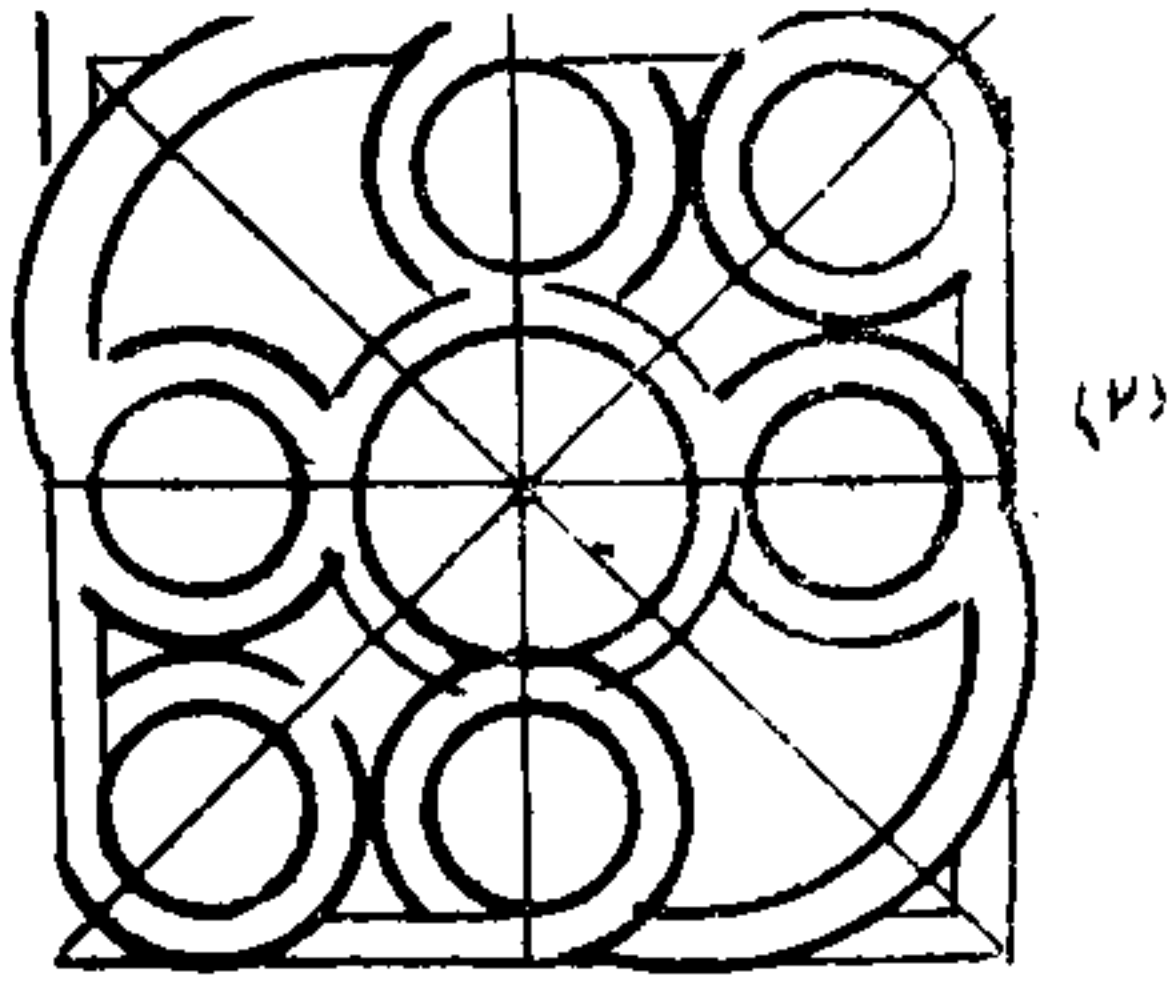
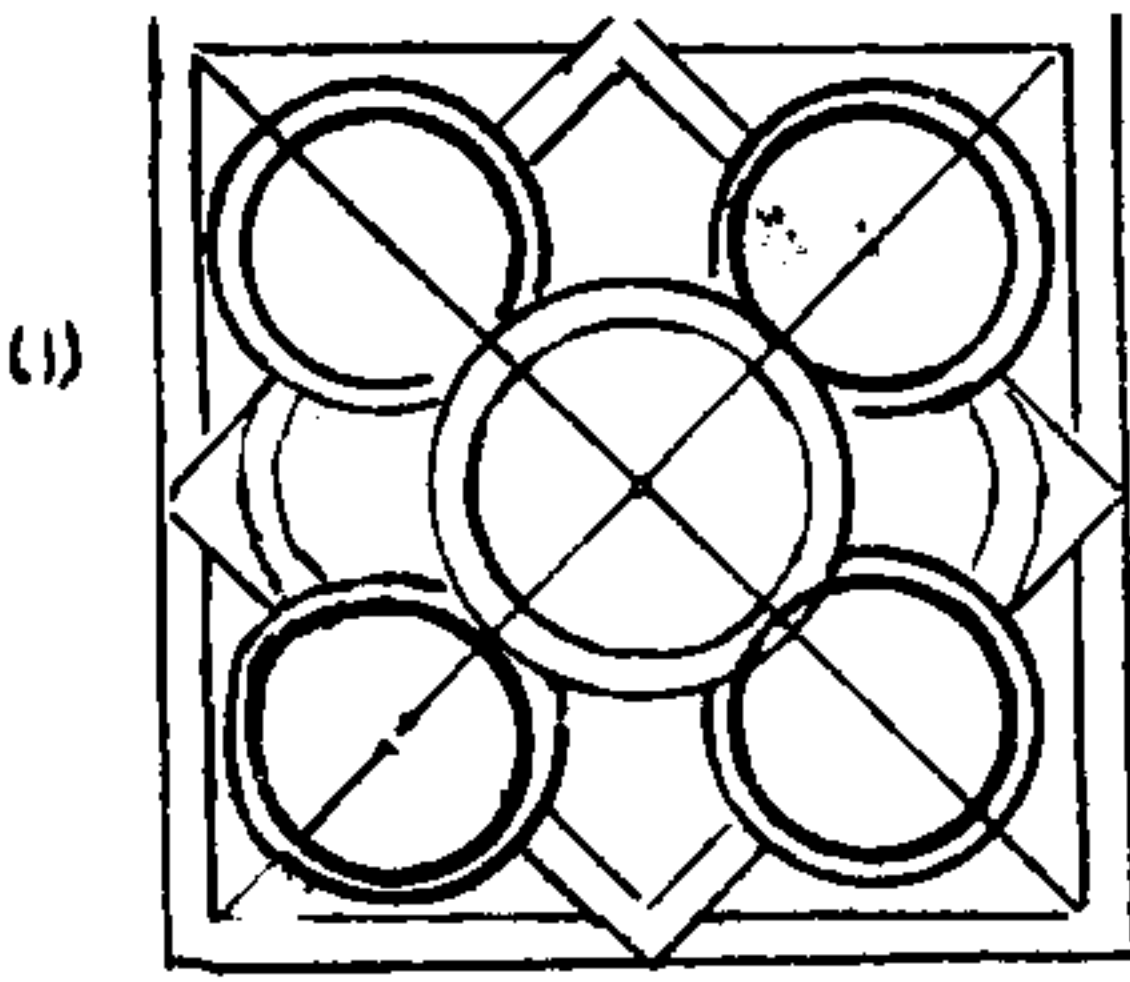
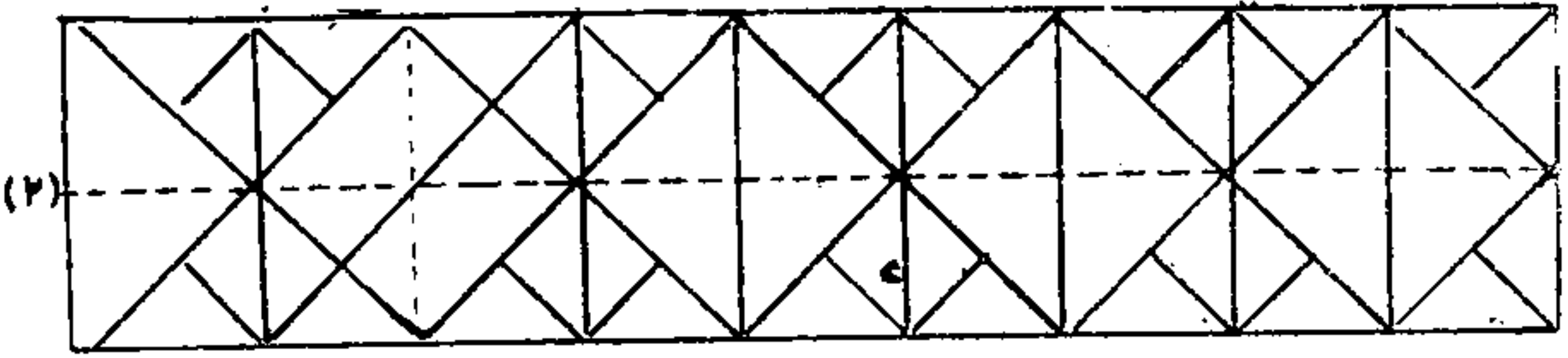


کے دو کنارے بغیر ہاشیہ کے ہوں گے اور باقی کناروں پر ہاشیہ لگنا پڑے گا۔ اس قسم کے نقشہ کو چوتھائی کہتے ہیں۔

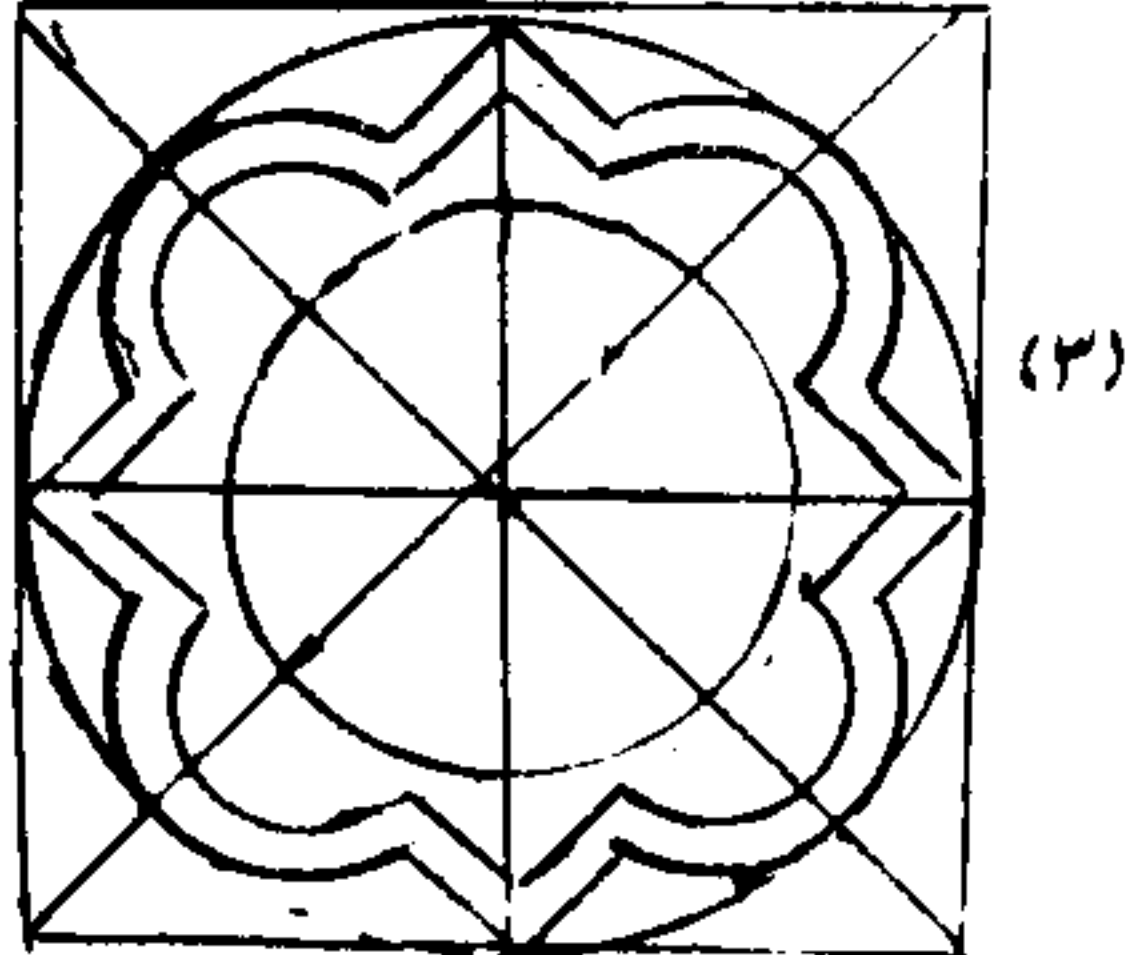
ذیل میں دی ہوئی شکلوں کی ترتیبوں کو سمجھ کر طرحوں میں استعمال کرنے کی خاطر ایسی ہی متعدد دلیکن مختلف شکلیں بنانے کی کوشش کیجیے۔

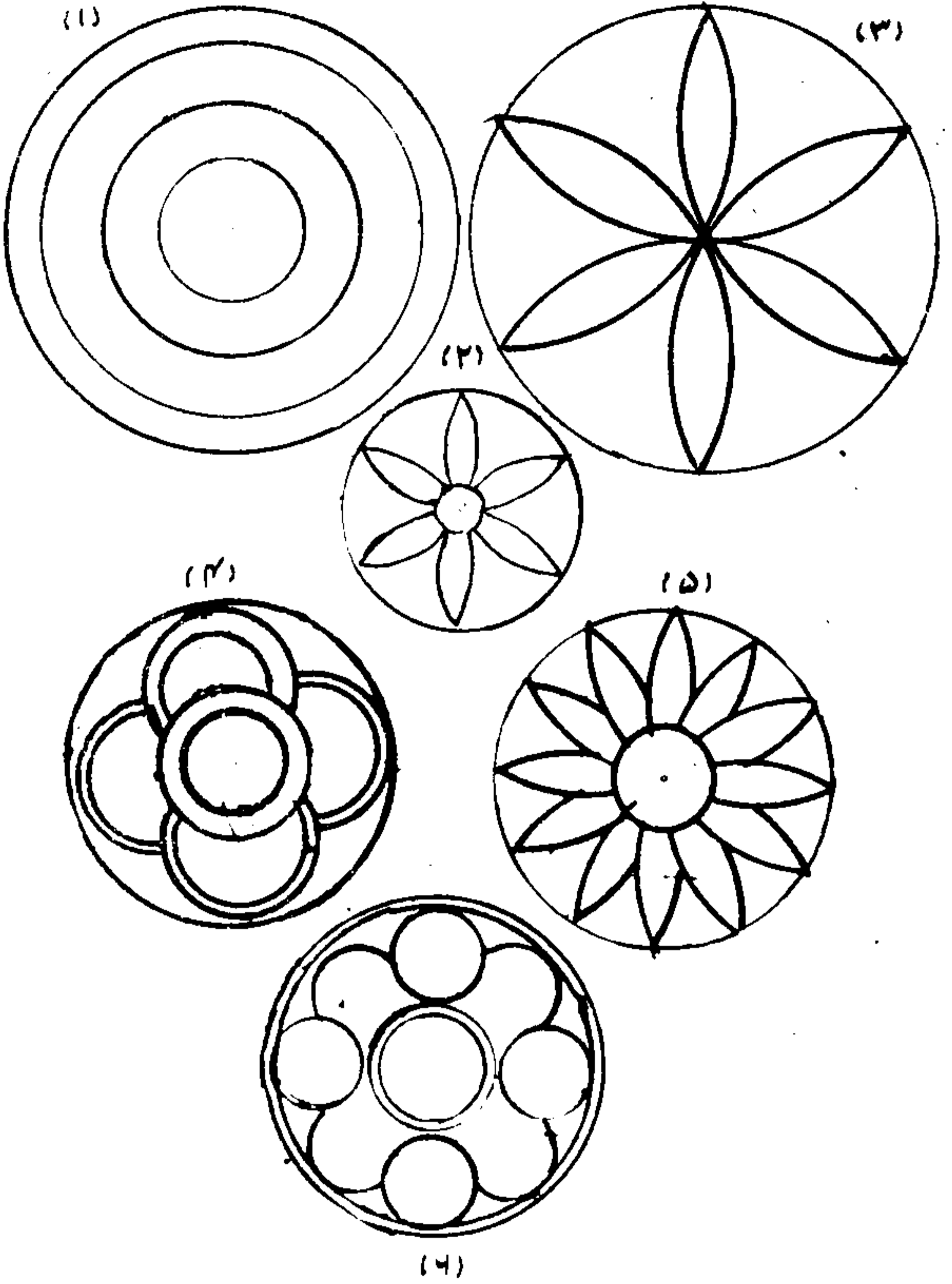


نمبر ۲، جو سیدھے اور ترچھے خطوں سے عمل میں آتے ہیں، ایسی بنیادوں پر متعدد طرح بنا سکیں گے۔ ایسی مختلف شکلوں کو عمل میں لانے کے لیے تجربے کریں۔



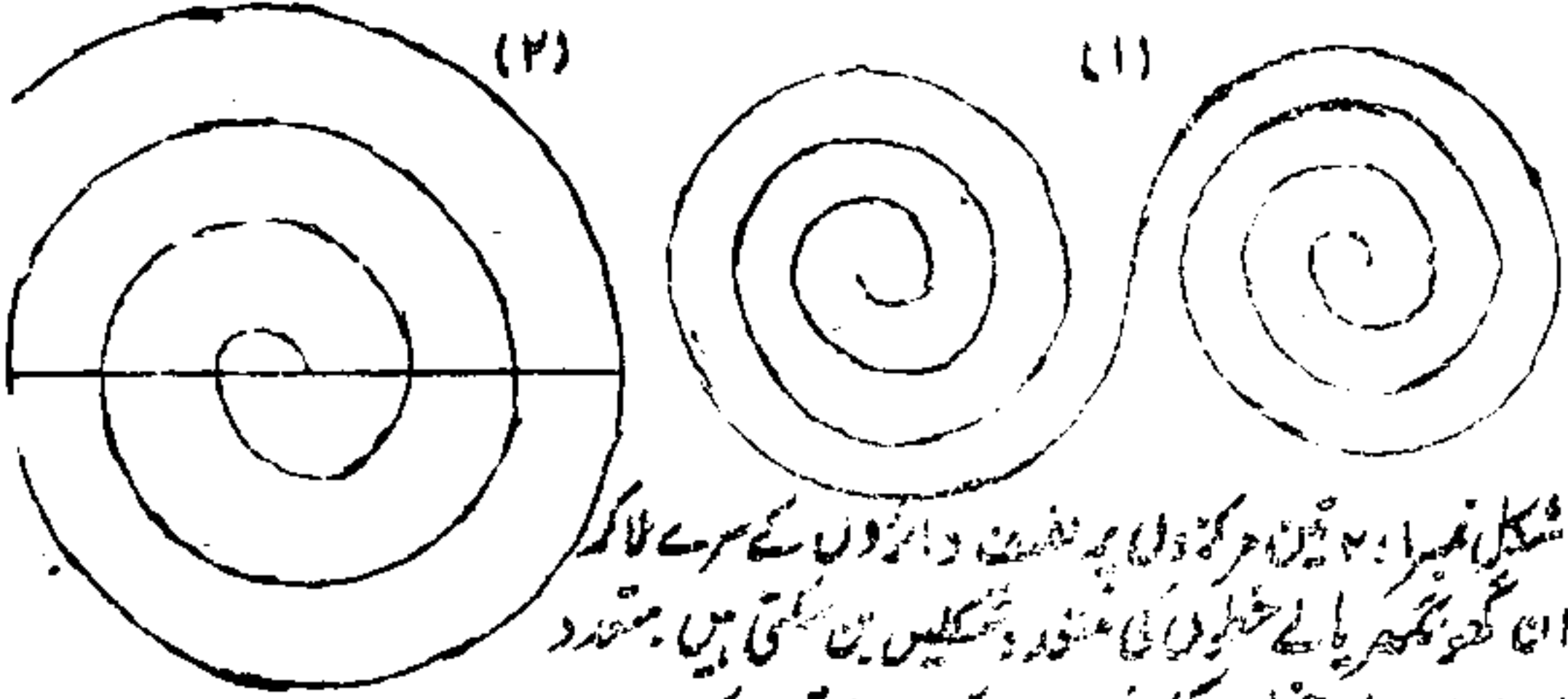
شکل نمبر ۱، ۲، ۳ دائروں اور نصف کو متعدد ترتیبیں دے کر ایسی شکلیں وجود میں آتی ہیں۔ ایسی مختلف شکلوں کو عمل میں لانے کی خاطر تجربے کریں۔



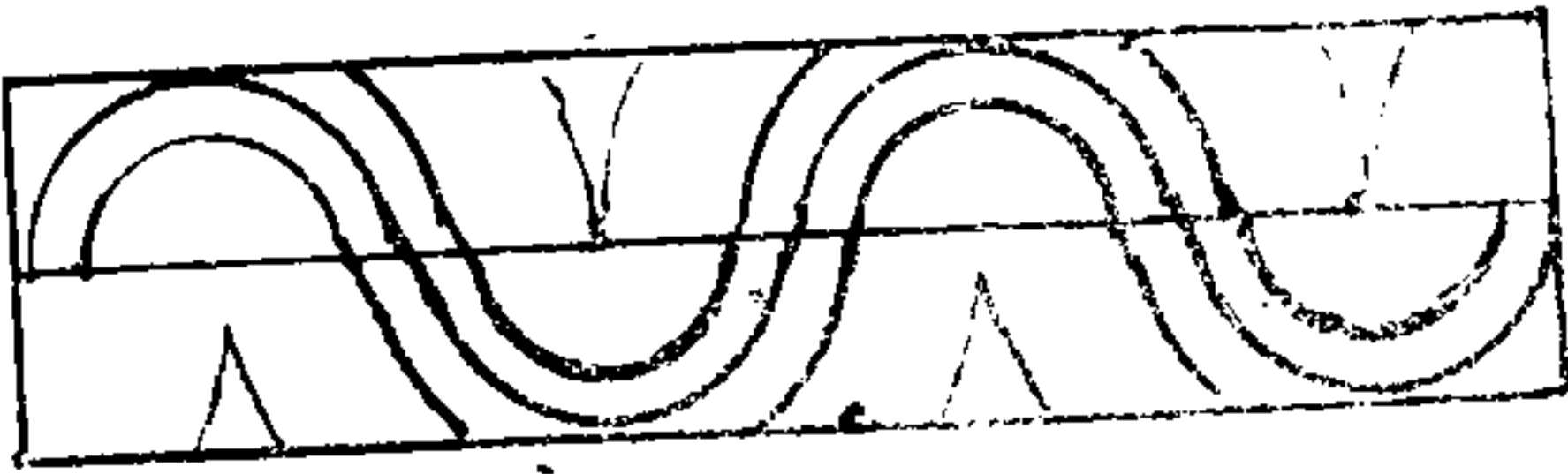


نمبر ۱، مرکزی دائرے جو اس وقت صرف دائرے کے خطوط نظر آتے ہیں آگے چل کر ایک طرح کی بنیاد ہوگی ایسے ہی متوازی دائرے دور کہلاتے ہیں۔ نمبر ۲، ۳، ۴، ۵، قوسوں اور نصف دائروں کے میلان سے پھولوں کے خاکے بنے ہیں۔ نمبر ۶، بنے ہوئے نقشے آگے چل کر کارآمد ہیں۔ متعدد تجربہ کر کے ذہن نشین کریں۔

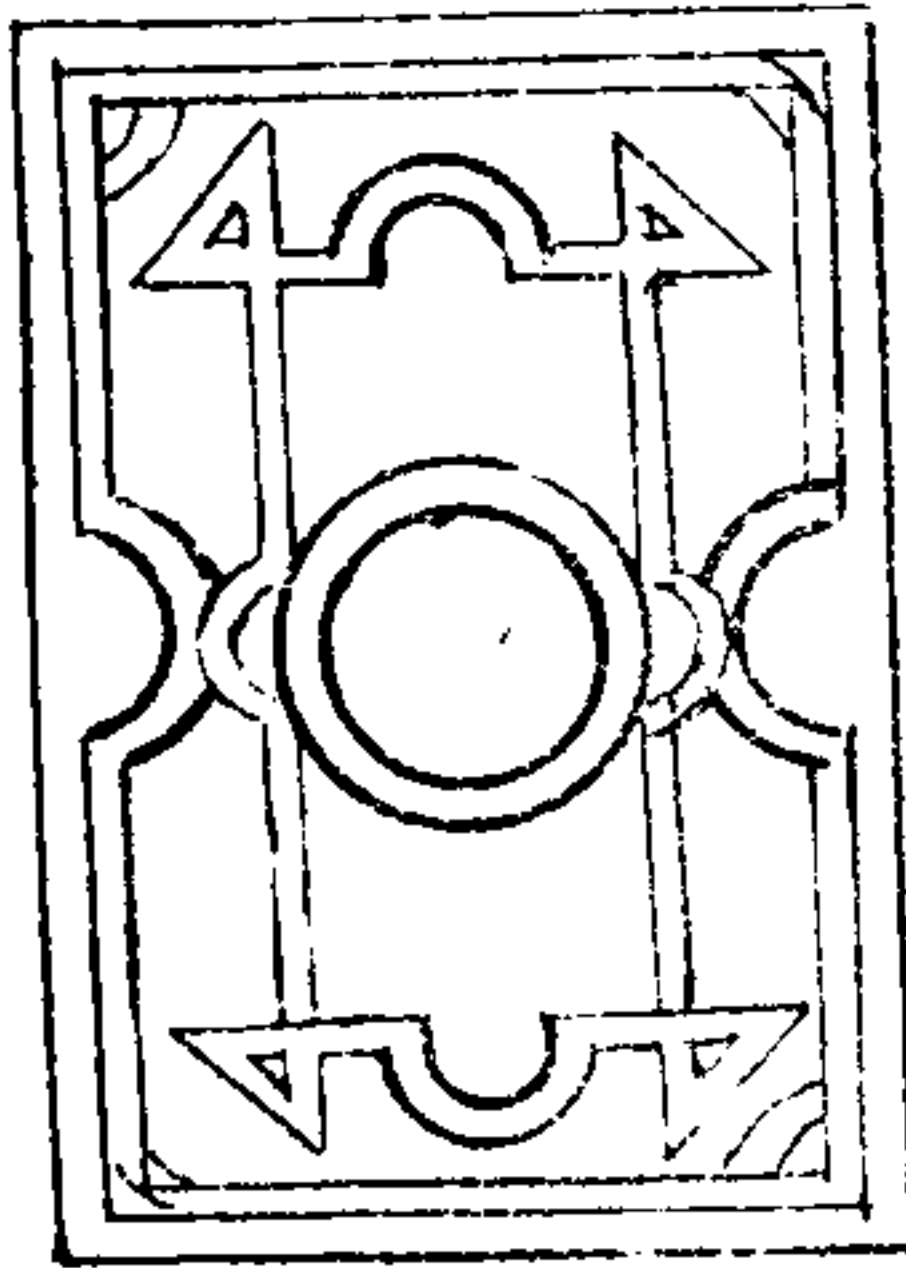
شکل نمبر ۲۰ تین مرکزوں پر نصف دائروں کے
سرے ملا کر ان گھونگھریاں ایسے خطوں کی ضرورت کی خاطر تجربے کریں۔



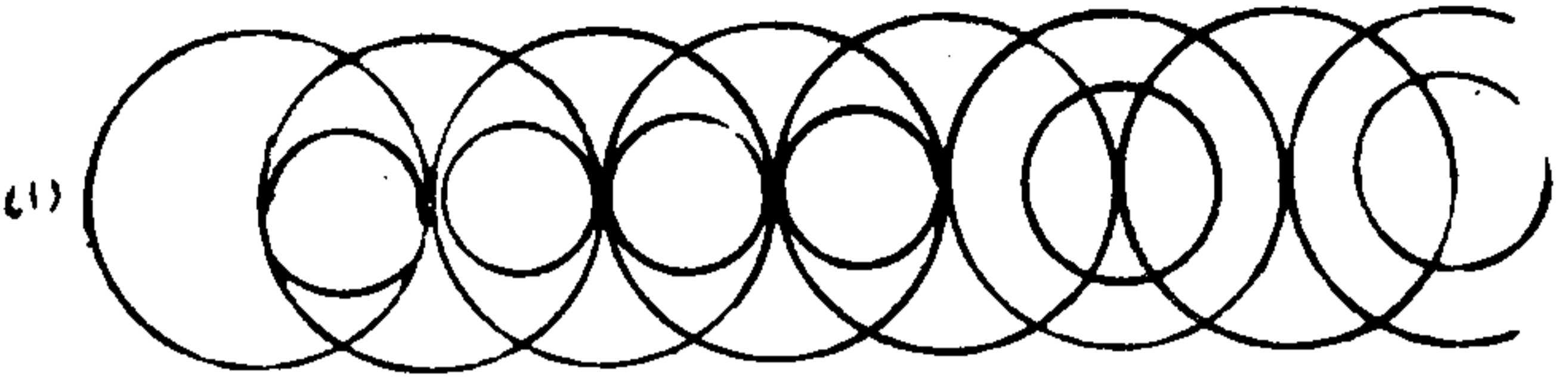
شکل نمبر ۲۰ تین مرکزوں پر نصف دائروں کے سرے ملا کر
ان گھونگھریاں ایسے خطوں کی ضرورت کی خاطر تجربے کریں۔
طرحوں میں ایسے خطوں کی ضرورت کی خاطر تجربے کریں۔



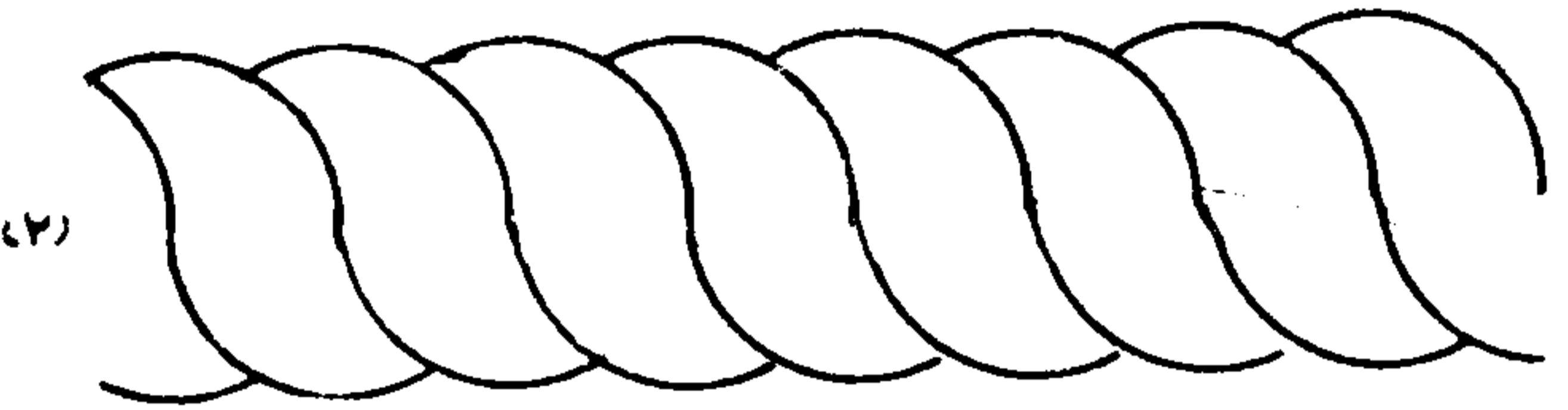
نوسوں اور خشتوں کے میلان سے ایسی مختلف شکلیں بنا کر طرحوں میں اضافہ کریں



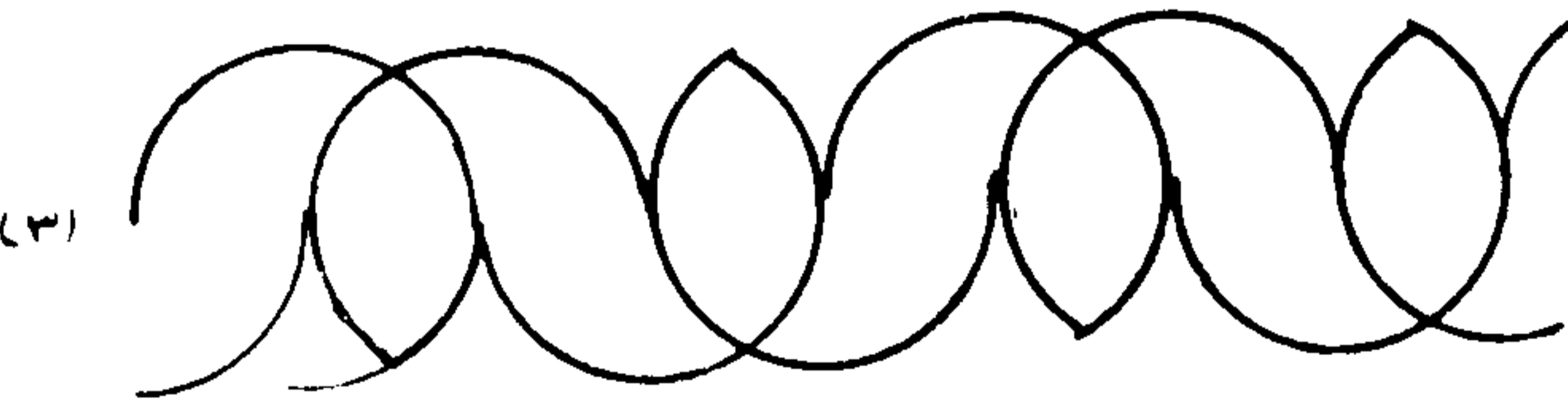
نصف دائروں کے میلان سے متعدد عا شیے بنا سکتے ہیں۔ تجربہ کریں۔



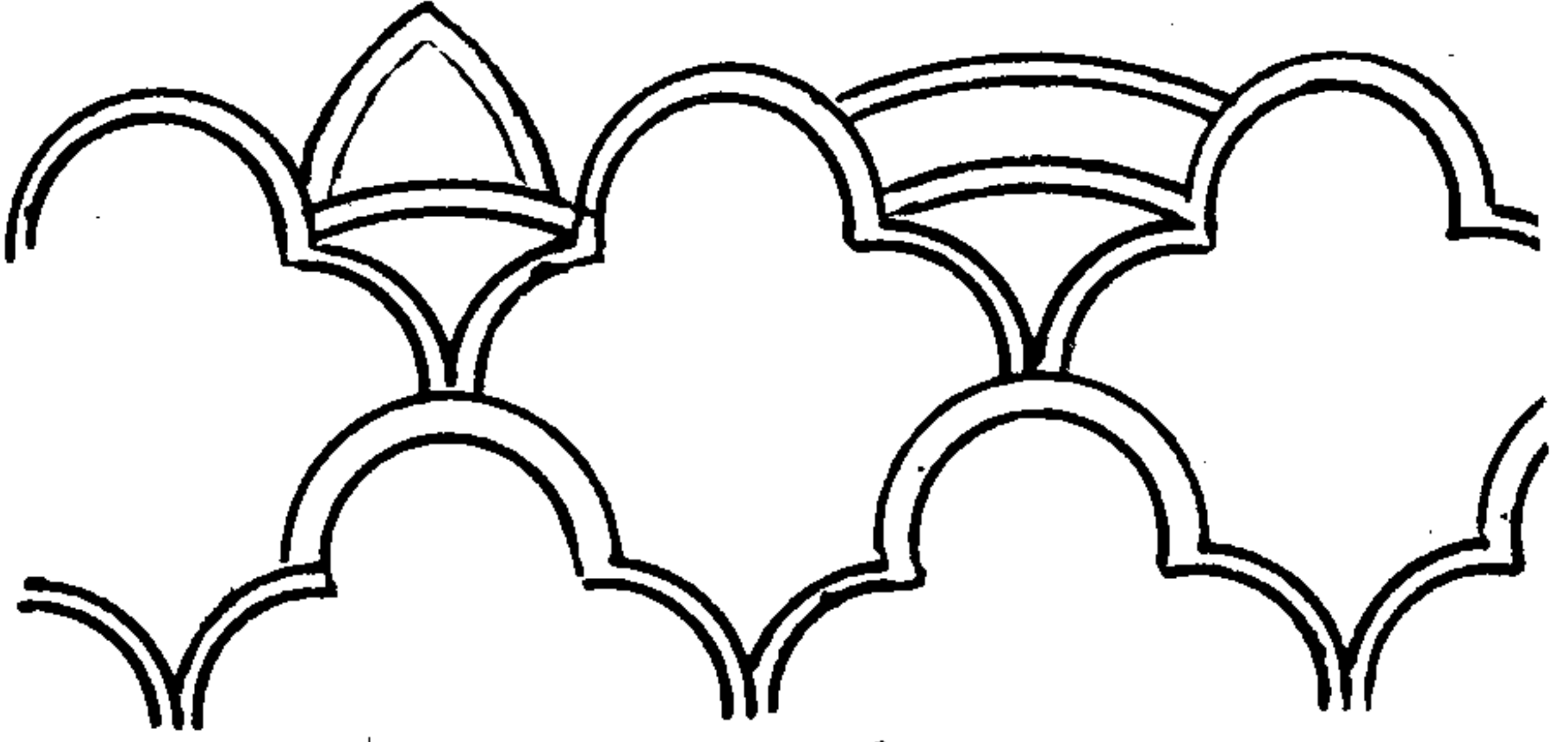
دائرہوں کا یہ میلان کسی قسم کے خاتوں کی بنیاد ہے



قوسوں سے بنا ہوا یہ رستی کا خاکہ جس کو انگریزی میں کیبل پیٹرن (CABLE PATTERN) کہتے ہیں۔ جو آگے چل کر پیپریشی کے گنڈری دار "طرح آزاد دست خاکہ" کی صورت میں بنانا ہے۔

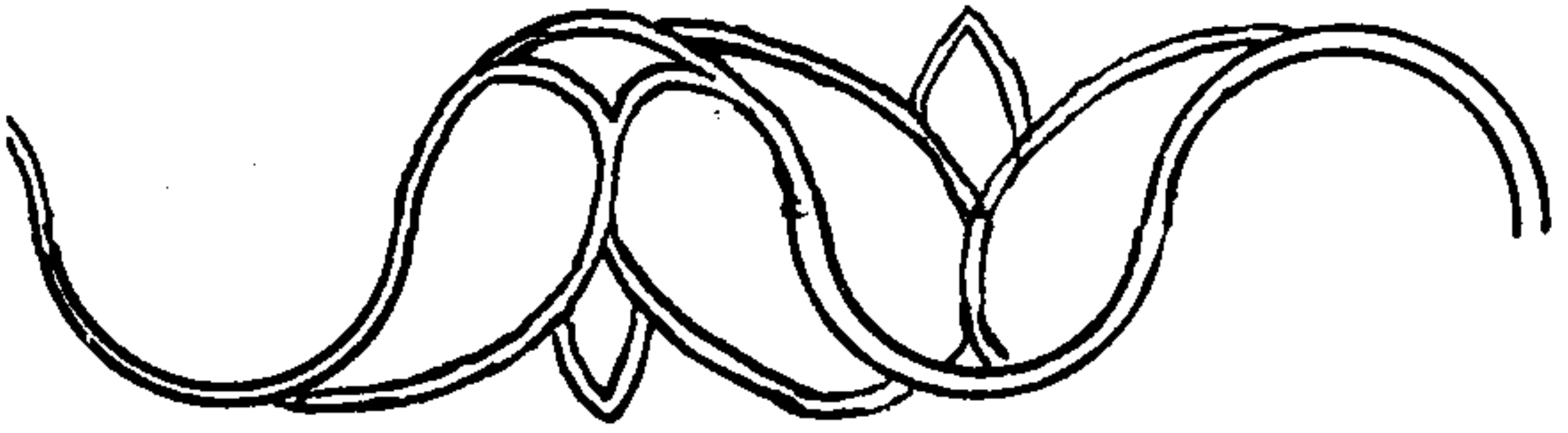


حاشیہ نمبر ۱، ۲، ۳ پر کار کے قوسوں سے وجود میں لائے گئے ہیں۔ یوں کو صرف یکسرہوں کی جمع بندی ہے۔ لیکن یہ خاکے آگے چل کر "دور دار" طرحوں میں کام آئیں گے۔ اور ضروری ہے کہ ایسے خاکے ذہن نشین ہوں۔ کیوں کہ طرحوں کی صورت دیتے وقت پرکار کا استعمال بالکل کر کیا جاتا ہے۔

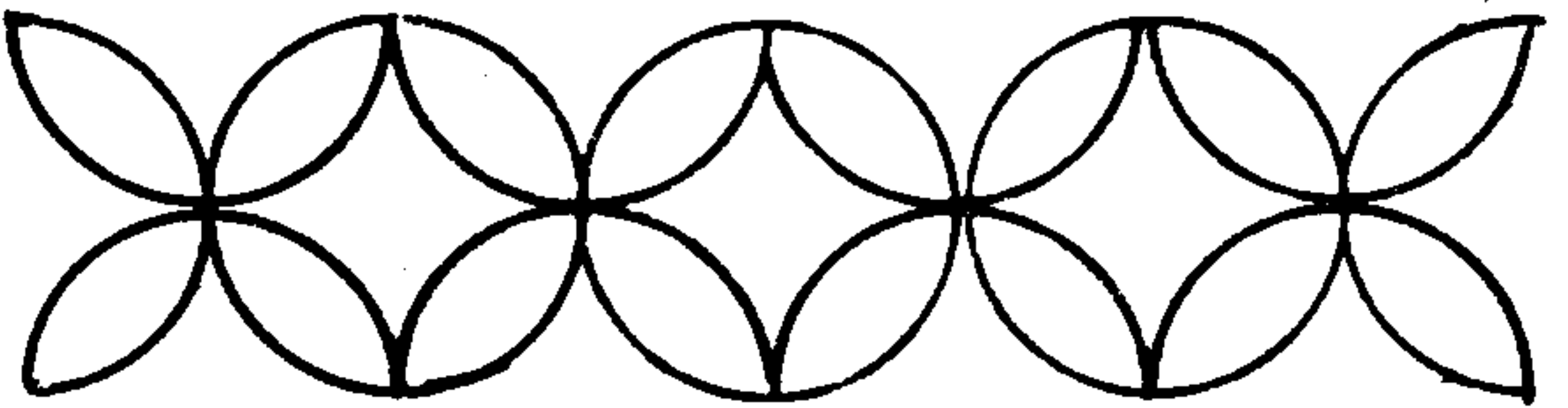


”بھاگ دائرہ طرح“

حدود اور غیر محدود جگہوں پر ایسی محرابی شکلیں چمن بندی کرنے میں بہت کام آتی ہیں۔ تجربہ کر کے بناؤں ترکیبوں کو ذہن نشین کریں۔



مختلف مرکزوں سے توسوں کا یہ میلان ”شال طرح“ کے باداموں کے بنیادی خاکہ کو ظاہر کرتا ہے۔



حاشیہ نمبر ۱ جو پورے نصف دائروں کے میلان سے بنا ہے۔ حاشیوں میں پھولوں کی ڈنھل کا کام دیتا ہے۔ ایسی ڈنھل کو چلتی بلیا کہتے ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ جو پورے اور نصف دائروں کے میلان سے بنا ہے۔ چار برگ دل لے پھولوں اور گئی قسم کے حاشیوں کی بنیاد ہے۔

حاشیہ نمبر ۱ جو

پھول بوٹوں کی خاکہ کشی



ہمارے ہنرمیں مختلف خطوط سے بنی ہوئی خاکہ کشی چین بندی وغیرہ سجاوٹی خاکوں کے علاوہ پھولوں کی خاکہ کشی سہا سیکھنا ضروری ہے۔ کیوں کہ پھول ہی ہمارے ہنر کی بنیاد ہیں۔ یوں تو پھولوں کی پنکھڑیاں شکلوں کے لحاظ سے زیادہ تعداد کی بنیاد ہیں۔ البتہ معمولی تبدیلی سے ایک پنکھڑی دوسری شکل میں تبدیل ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک شکل والی پنکھڑیوں کی تعداد کو گھٹانے اور بڑھانے سے بھی پھولوں کی شکلیں تبدیل ہو جاتی ہیں۔



عملی کام

صرف دو قوسوں کو مختلف لمبائیوں اور چوڑائیوں کا اختلاف رکھ کر ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر کئی پھول بنوں کو بنا یا جا سکتا ہے۔ جب ایک عمودی خطا پر سرے ملتے ہوئے مقابلہ کے دو قوسوں سے ایک پتی بن جاتی ہے ①

ایسی ہی پتی کے اوپر والی نوک کے بجائے ایک چھوٹے سے قوس ② کی شکل میں تبدیلی کرنے سے دوسری شکل کی پتی بن جاتی ہے۔ ③ اسی طرح نمبر ۱ کی شکل والی پتی کے اوپر والی نوک کو اندر کی طرف نوک والے ④ قوس کی شکل ⑤ میں تبدیل کریں تو تیسری پتی بن جاتی ہے۔ نمبر ۲ پتی کے قوس سرے کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف ⑥ ملائیں تو یہ پتی چوتھی شکل میں تبدیلی ہو گئی۔ نمبر ۱ ⑦ پتی کو اوپر والی نوک کے ساتھ دائیں بائیں دو نوں اور ⑧ میں۔ اسی طرح ⑨



یہ تپتی پانچویں شکل میں تبدیل ہوگئی۔




نمبر پتی کے یہ حصہ کو مٹا کر  دندانے دار  نقطے چار دندانے جیسے بنائیں۔ اس طرح یہ تپتی چھٹی شکل میں تبدیل ہوگئی۔

جب نمبر ۲ قوسی شکل والی پتی کے پانچ دندانے قوسی انداز میں بنائیں  تو یہ ساتویں شکل میں تبدیل ہوگی۔ اس طرح ہم نے سمجھ لیا کہ صرف دو قوسوں کے سرے مقابلہ میں لانے سے جو پتی بن گئی معمولی تبدیلی کرنے سے سات شکلوں میں  تبدیل ہوگئی۔

جیسا کہ کہا گیا ہے کہ پتیوں کی تعداد کو گھٹانے اور بڑھانے سے پھولوں کی شکلوں میں تبدیلی ہوتی ہے۔

ہم نے جو پنکھڑیاں سات شکلوں میں بنائیں ایک ایک پنکھڑی کے بڑھانے پر پھول مختلف شکلوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ پھول کی ہر پنکھڑی اٹل پھول کہلاتی ہے۔ جب کہ قدرت کے بنائے ہوئے ہر پھول کا مرکز چھوٹے دائرے کی شکل کا، درمیان میں نمایاں ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ترتیب دار مختلف تعدادوں کی پنکھڑیاں وابستہ ہوتی ہیں۔ جیسے تعداد کے بڑھانے یا گھٹانے سے پھولوں کی شکلوں میں تبدیلی ہوتی ہے اسی طرح پنکھڑیوں کی لمبائی اور چوڑائی بڑھانے سے بھی شکلوں میں تبدیلی ہوتی ہے۔ جب پنکھڑیوں کی تعداد کم یا زیادہ کی جائے تو بہت سے پھول بن جاتے ہیں اور ان کی شکلیں بھی مختلف بنتی ہیں۔ اور اگر پنکھڑیاں لمبائی میں زیادہ لمبی یا چوڑائی میں زیادہ چوڑی کی جائیں تو اس طرح گھاس کی مختلف پتیاں بن سکتی ہیں جس طرح

ہم نے پہلے نمبر پر پھول بنائی۔ اس شکل کے اکثر گھاس کی پتیاں ہوتی ہیں۔ فرق انہی دبستگی اور رنگوں میں ہوتا ہے۔  مثلاً نمبر پتی ایک عمودی خط کے سرے پر رکھ دیں۔ اور اس عمودی خط کے دائیں  بائیں چھوٹے تر چھ خط جوڑ کر ان کے

ساتھ پہلے کی طرح پتیوں کو وابستہ کر دیں تو یہ تینوں گھاس کے پتے کہلا جائیں گے  جب کہ عمودی خط کو اور لمبا کر دیاں بائیں چھوٹے تر چھ خطوں نے سروں کے ساتھ اسی طرح پتیوں کو وابستہ کریں تو ایک ٹہنی بن جائے گی  جب کہ نمبر پتی میں اسی انداز میں دندانے دار نوکیں بنادیں تو اس 

طرح پتی کی شکل تبدیل ہو جائے گی۔ اس طریقہ پر بنائے ہوئے پتوں کو پہلے
کی طرح عمودی اور ترچھے خطوں کے سروں پر بنائیں تو دوسرے قسم
کی گھاس کی ٹہنی بن جائے گی۔

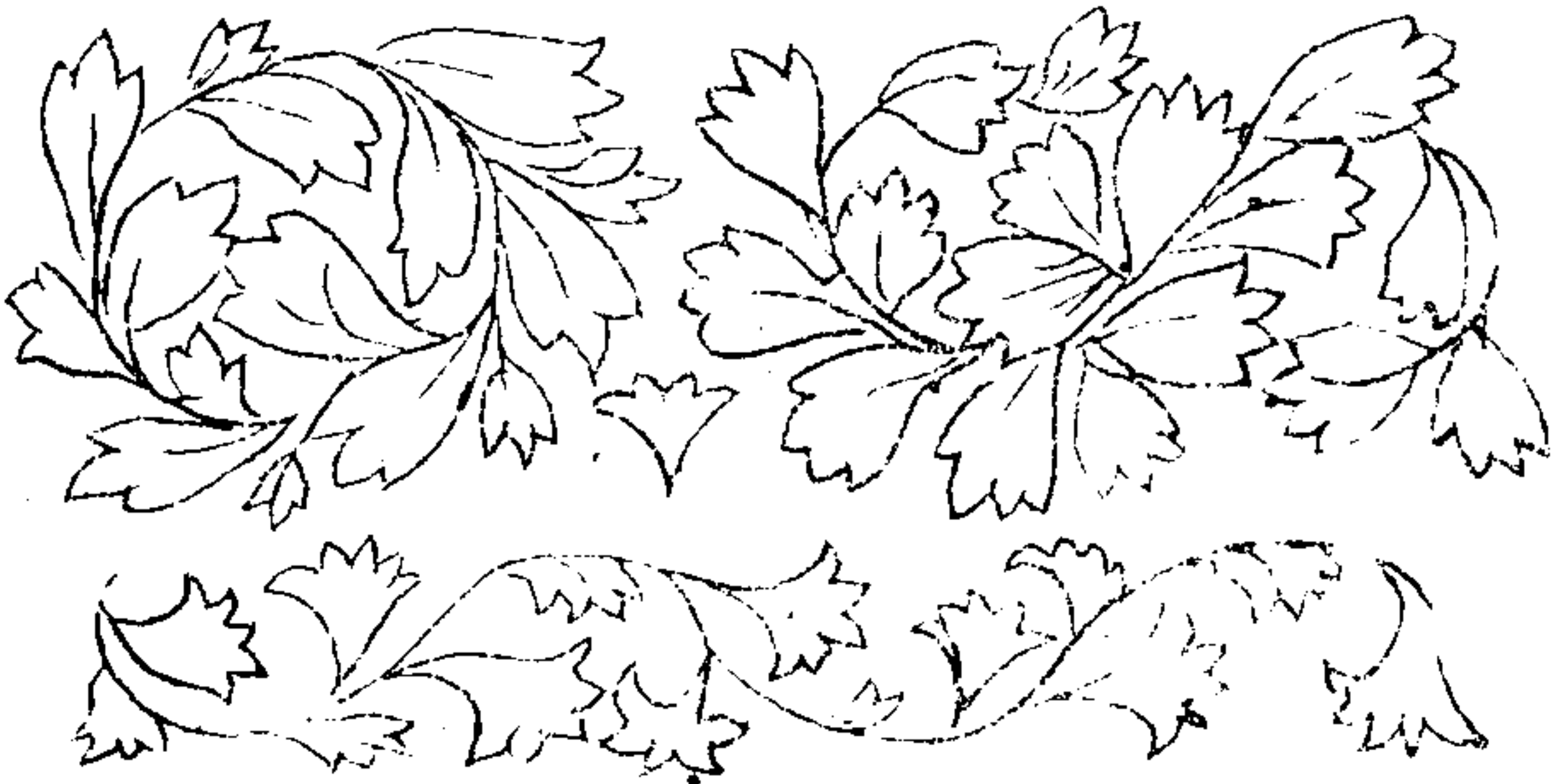
پہلے نمبر کی پتی کو ذرا چوڑی بنا کر (۱) اور اس طرح ترچھے
خطوں پر جوڑ کر تیسرے قسم کی ٹہنی بن جائے گی۔ ان دونوں شکل کی
پتیوں کی لمبائی زیادہ کر دیں تو اور دو قسموں کی (۲) (۳)

پتیاں بن جائیں گی۔ اگر دو قوسوں کو ذرا ایک ذرا ایک دوسرے سے دور (۴)
اور مقابل میں رکھیں اور سرے کے ساتھ ایک چھوٹے افقی قوس کو عمودی
قوسوں کے سروں سے ملا دیں۔ اور نچلے سروں کے ساتھ یا پانچویں ہندسہ
کے انداز پر ملا دیں تو (۵) ایک اور قسم کی گھاس کی پتی بن جائے گی۔ جب اس

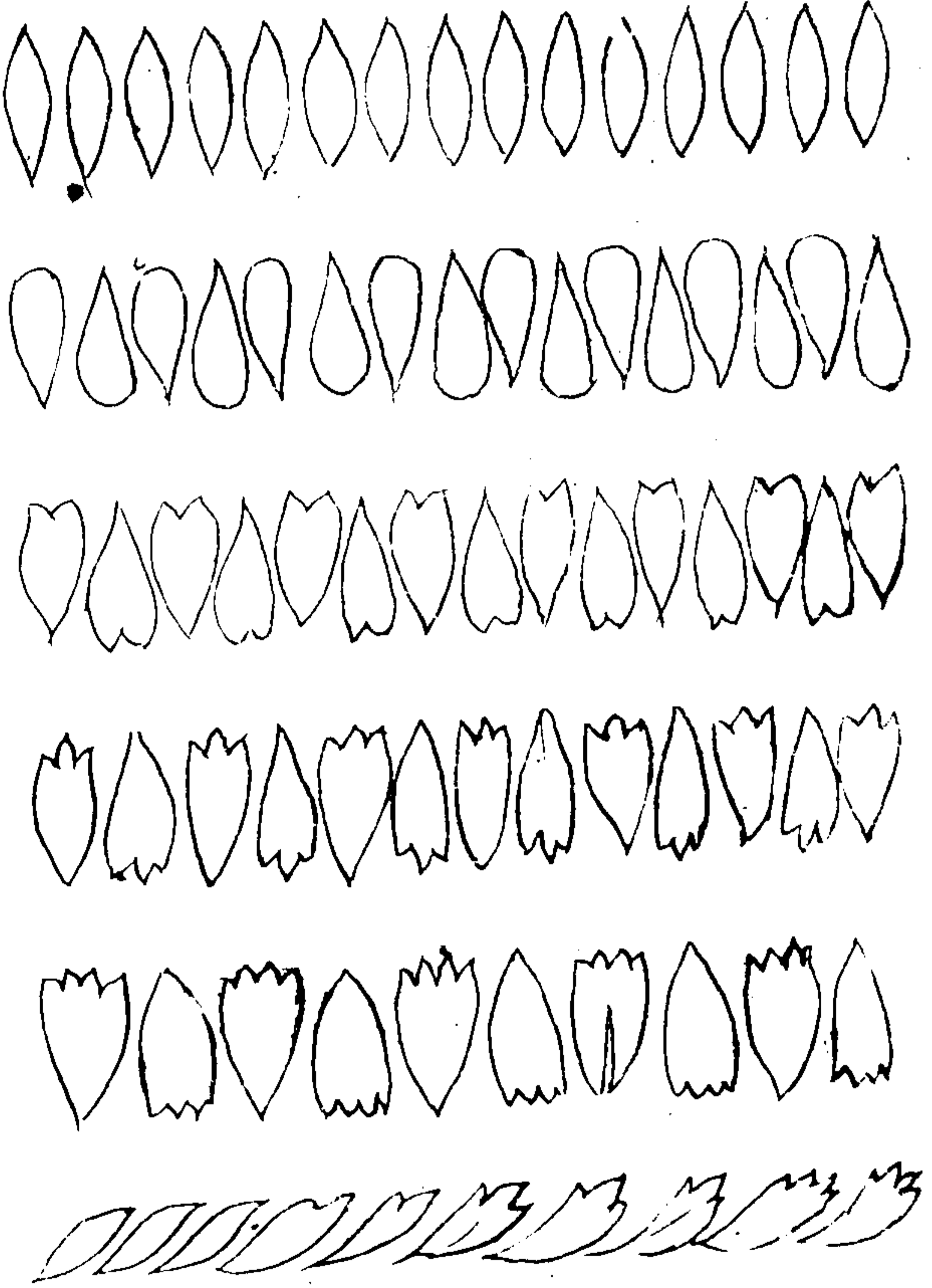
پتی کو دندانے دار بنائیں تو دوسری شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ (۶)
ایک عمودی خط کے دائیں بائیں جانب دو ترچھے خط لگائیں
ان کے باہر (ہر خط کے سرے کی) جانب پہلی شکل والی پتی
کی طرح قوسوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیں تو یہ ایک
اور شکل کا پتا بن گیا

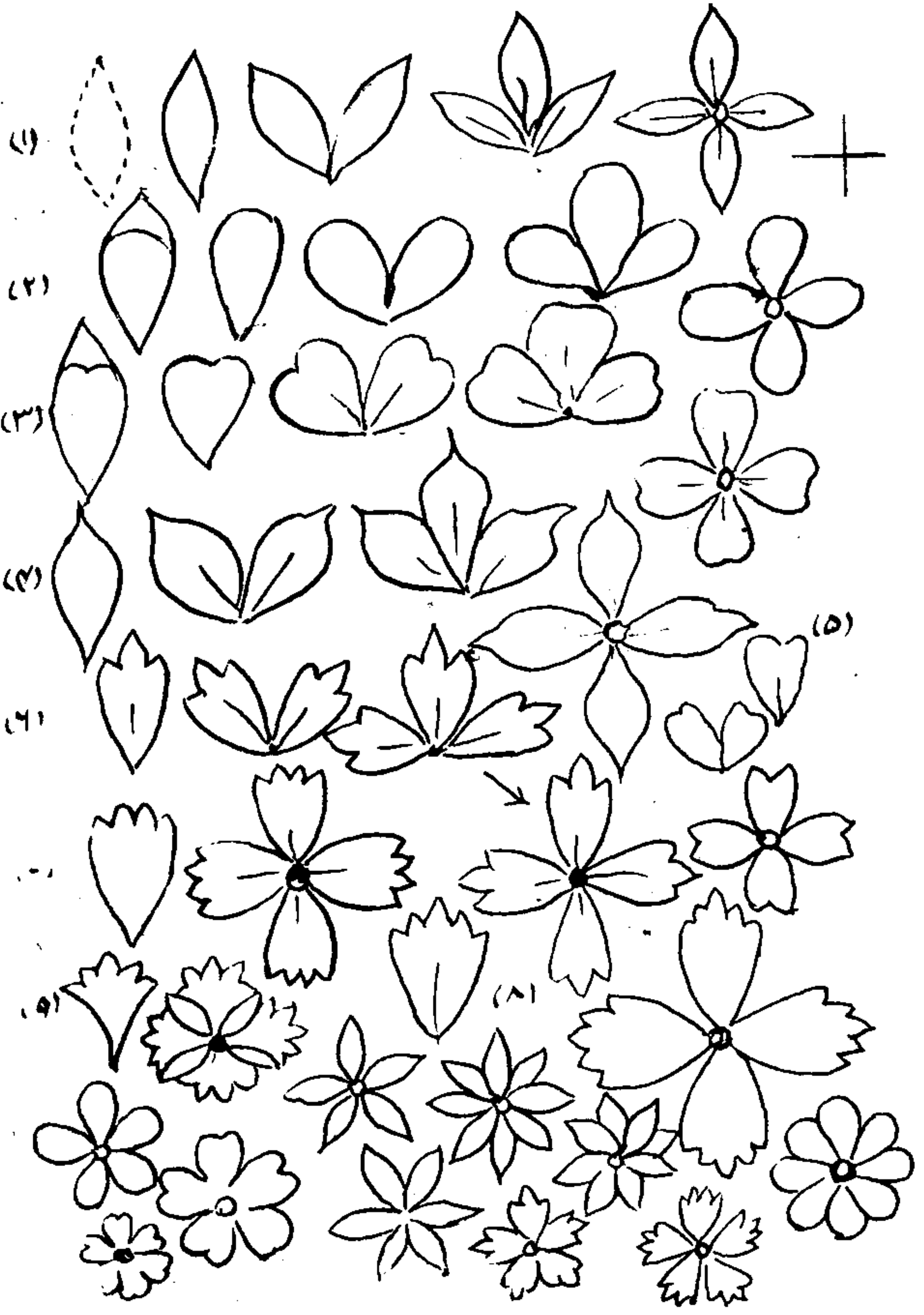
اسی پتے کے باہری خط کو دندانے دار بنانے
سے دوسری شکل بن جائے گی۔

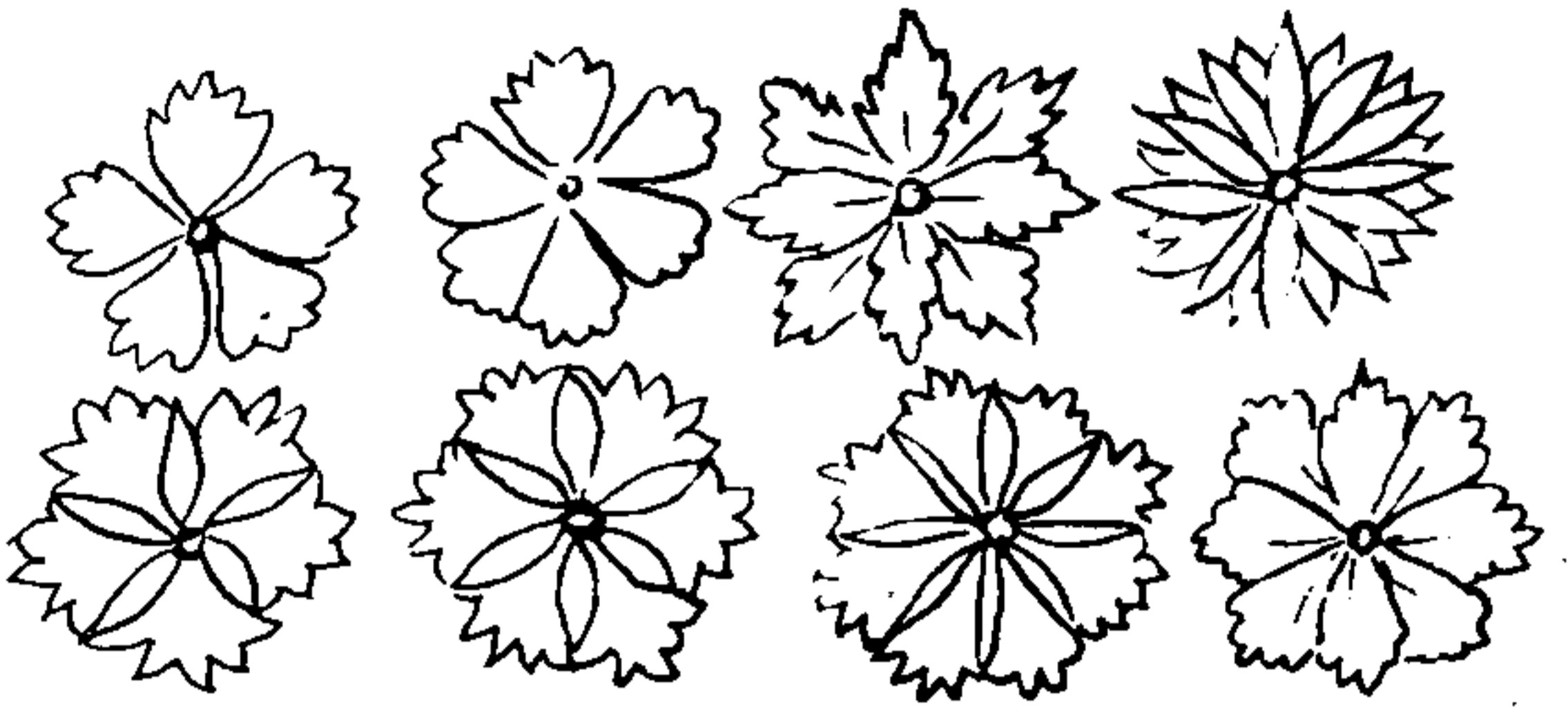
مطلب یہی ہے کہ ہر شکل معمولی تبدیلی سے دوسری،
تیسری شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بنائی ہوئی پتیاں مختلف بیلوں کے
ساتھ وابستہ رکھنے سے مختلف شکلیں تیار ہوتی ہیں۔ انکے ضلعے پر مندرجہ بالا
سبق کے مطابق پھولوں کے خاکے تیار کرنے کی ترکیبیں دکھائی گئی ہیں۔



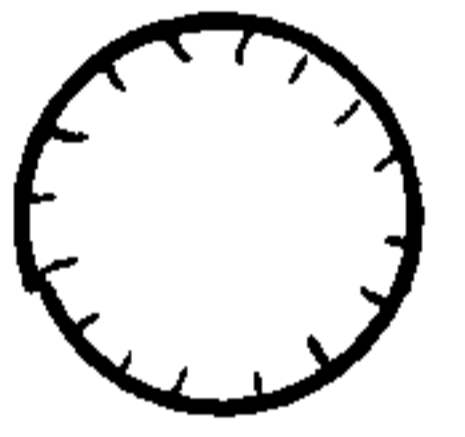
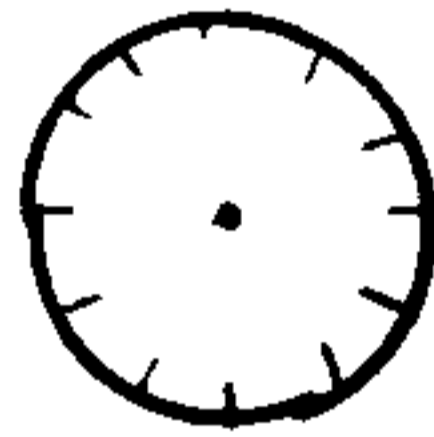
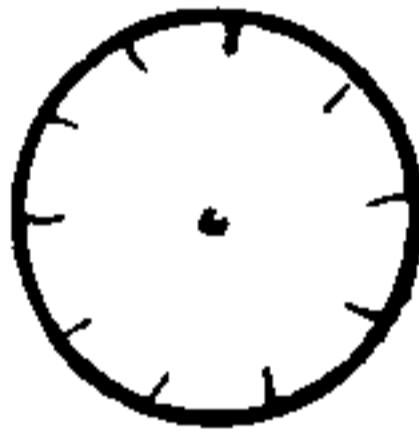
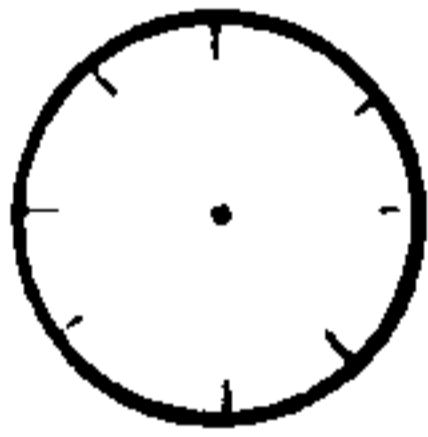
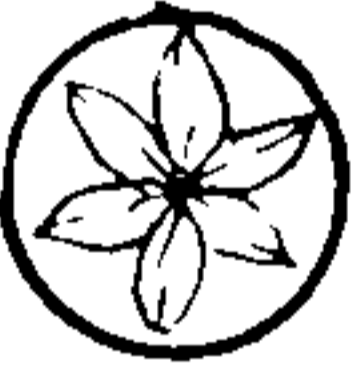
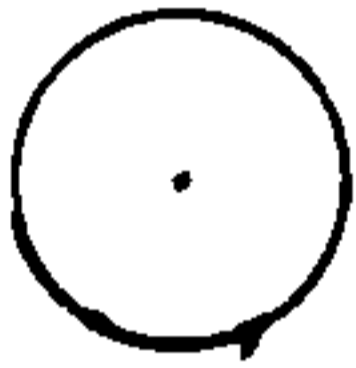
مختلف شکلوں کی پتیاں جو گھاس پتوں کی صورت میں بھی استعمال ہو سکتی ہیں اور پھول پتیوں کی شکل میں بھی۔ جب کہ الٹی سیدھی کر کے وہ بھی سادہ طرح سے عمل میں آ سکتی ہیں۔







ان پھول پیوں کو چار پنکھڑیوں کے پھول کی شکل دینے کی خاطر دو (مستقیم) افقی اور عمودی خطوں کا کراس لگائیں۔ اور خطوں کے سروں کی جانب پیوں کا سلسلہ تیار کریں۔ تو چار پیوں والے پھول تیار ہوگا۔ اسی طرح ایک نقطہ مرکز پر ایک عارضی دائرہ کا خط محیط لگا کر مرکز کے نقطے سے جہ برابر کے حصے بنائیں اور ان پر پیوں کا سلسلہ تیار کریں تو چھ پنکھڑیوں کا پھول تیار ہوگا۔ اسی طرح آٹھ دس بارہ سولہ حصے بنا کر مطلوبہ پنکھڑیوں والے پھول تیار ہو سکتے ہیں۔



ان تمام (ایک تہا، دوپتی اور تین پتی والے) شیٹوں کو اپنے اپنے متعلقہ پھولوں کے ساتھ وابستہ کرنے کا وہی ڈھنگ ہوتا ہے جو کسی بھی قدرتی طور پر کھلے ہوئے پھول بوٹے کا ہوتا ہے جہاں تک ان پھولوں کے خاکوں کو قدرتی شکل دینے کا تعلق ہے، مبتدئوں کے لیے زیادتی ہوگی۔ پھر بھی ایک، جہاں پیدا کرنے کی خاطر بالکل سرسری طور پر ان پھولوں کو چھوٹے بوٹوں کی شکل میں خاک کے تیار کرنے ضروری ہیں تاکہ آپ آسان سے آسان طرح "تیار کرنے کی صلاحیت اور جاگہ ہو سکے۔"

جب ہم ایک پتی کی شکل و صورت پر غور کریں۔ تو یہ بات عیاں ہوگی کہ جب ایک باغ کا مالی نئے پھول اگانے کی خاطر زمین میں تخم ریزی کرتا ہے تو اس تخم کی پتی پھوٹی ہوئی کلی ایسی ہی ایک پتی کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ جب یہ کلی دوسرے تیسرے دن پھولتی ہے تو یہ شگوفہ دو پتیوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح چوتھے پانچویں دن یہ شگوفہ تین پتیوں کا نظر آتا ہے۔ جو آخر کار ایک پورے پھول کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ خواہ یہ پھول چار پتیوں کا ہو یا چار سے زیادہ کا۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ہر پھول کی پتیاں لمبائی چوڑائی اور رنگت کے لحاظ سے دوسرے پھول سے مختلف ہوتی ہیں۔ پھر بھی مشاہدہ کرنے سے ظاہر ہے کہ کئی پھولوں کے پتے جسامت کے لحاظ سے بہت کم ذرخظ ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن جو فرق بالکل نمایاں ہوتا ہے وہ رنگت کے علاوہ شاخوں اور ٹہنیوں کی لمبائی اور موٹائی سے جو ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے میں زیادہ مدد دیتی ہے۔ اسی طرح ان بوٹیوں کے گھاس پتے (باوجودیکہ پھول پتے یکساں ہونے کے) ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

اس طرح ظاہر ہے کہ ایک ہی شکل کے پھول پتے والی بوٹی کے خاکہ کو تین طرح کے اختلاف سے ایک ہی طرح ڈیزائن (DRAWING) میں استعمال کر سکتے ہیں اول تو پتوں کی تعداد کے لحاظ سے۔ دوم رنگتوں کے لحاظ سے۔ سوم شاخوں اور گھاس پتوں کی لمبائی اور موٹائی کے لحاظ سے۔

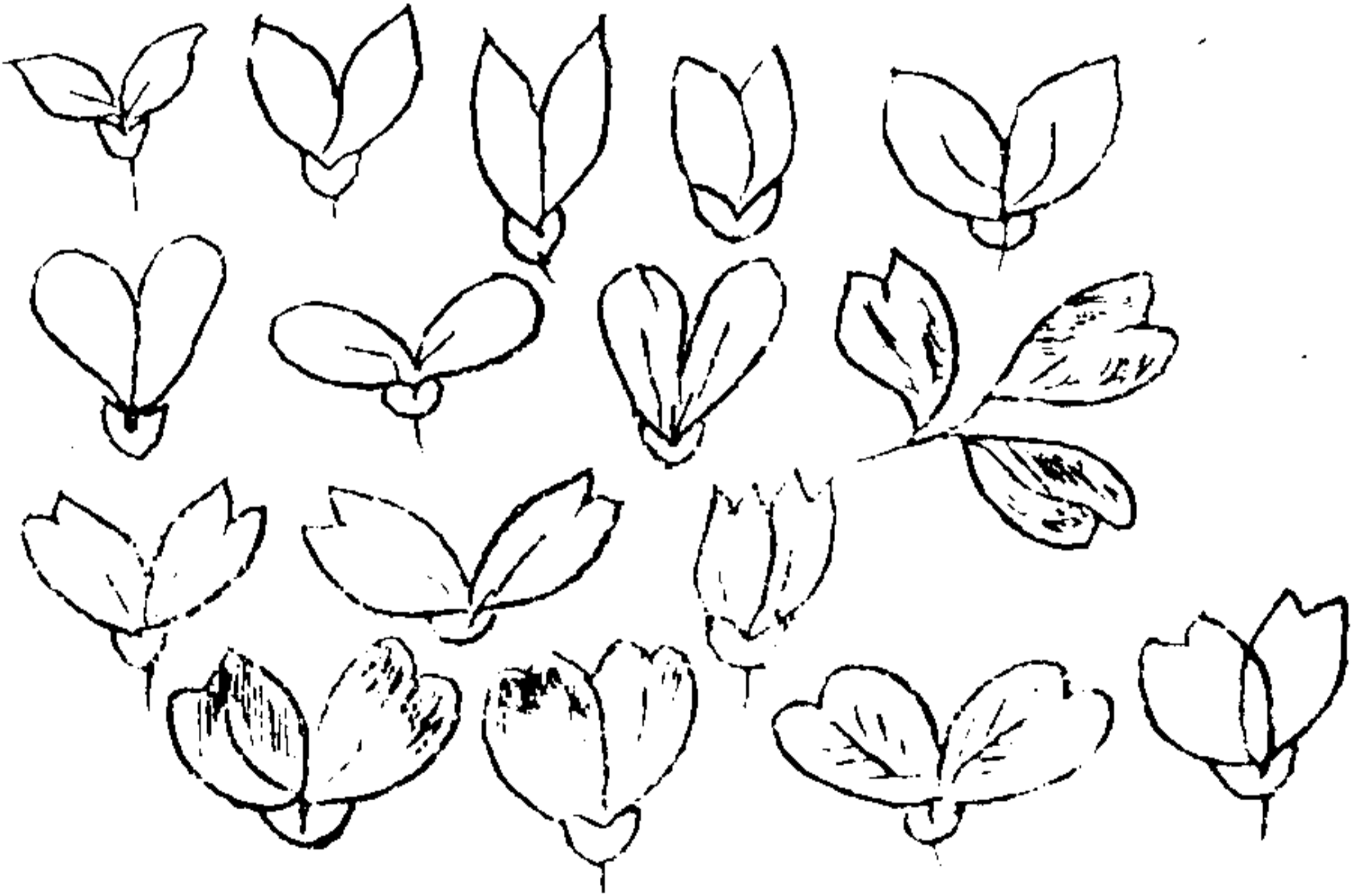
اگرچہ یہ تینوں تبدیلیاں ایک ساتھ عمل میں لانے کا تصور فی الحال سمجھ سکتے ہیں، لیکن ان تینوں تبدیلیوں کو تھویری شکل دینے سے پہلے ضروری ہے کہ پہلے ابتدائی منزل کو طے کریں جس کے ذریعے بتدریج طے کرنے کی صورت میں یہی پھول پتے آئیں گے جو ہم نے پہلے صفحوں میں تیار کیے۔ جن کو پھول بوٹیوں کی صورتوں میں لانے سے یہ بات ذہن نشین کرنا ہوگی کہ آگے چل کر کس طرح (کچھ شکل خاکوں والے) پھول بوٹیوں کے خاکے (PLANT DRAWING) تیار کر سکیں گے۔

جو پھول پتے ہم نے بنانے سیکھے ہیں، اگرچہ قدرتی پھولوں کے ہی خاکے ہیں لیکن بالکل عین قدرتی پھول بوٹیوں کے خاکے نہیں کہلا سکتے ہیں۔ کیوں کہ ابتدائی کوششوں میں قدرتی جالیات کا قطعی مقابلہ کرنا مناسب نہیں۔

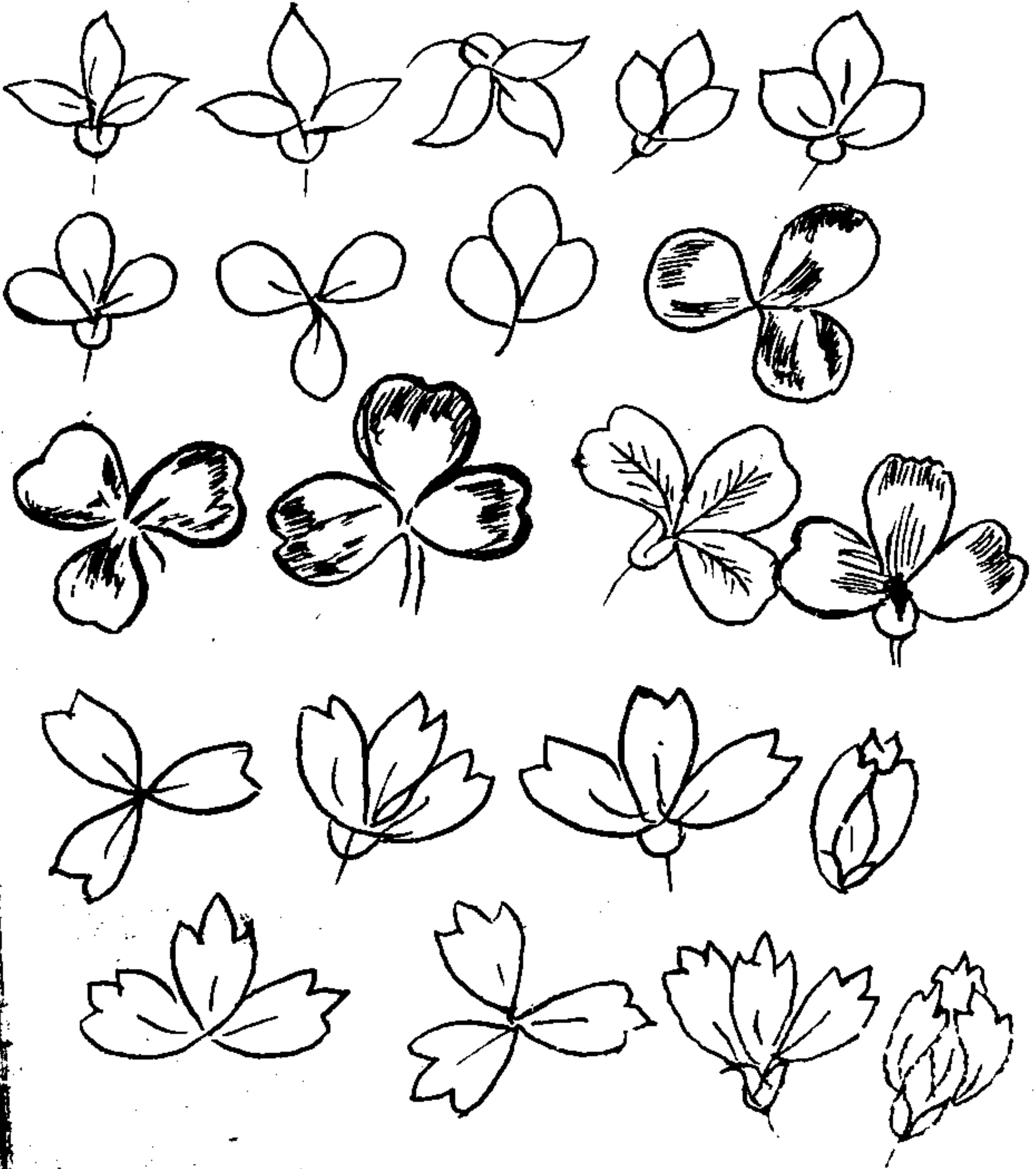
اس طرح ان پھول پتوں کے نام کسی حد تک فرضی ہیں۔ جب کہ ایک پتی کو
 یک برگگی، اسی طرح بتدریج دو برگگی، سہ برگگی، چوبہرگی، پنج برگگی، چھ برگگی وغیرہ
 جنہیں پتیوں کے تعدادی ناموں سے پکارتے.... ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے
 کہ جب ہم ان یک برگگی، دو برگگی وغیرہ کو کونپلوں یا شگوفوں کی صورت میں استعمال
 کریں گے تو ان کے نیچے ایک چھوٹی سی دو برگگی وابستہ ہوگی۔
 یک برگگی :- کونپل کے علاوہ گھاس پتوں کے خاکے ہی ہو سکتے ہیں۔ جن کو
 انکھڑیاں کہتے ہیں۔

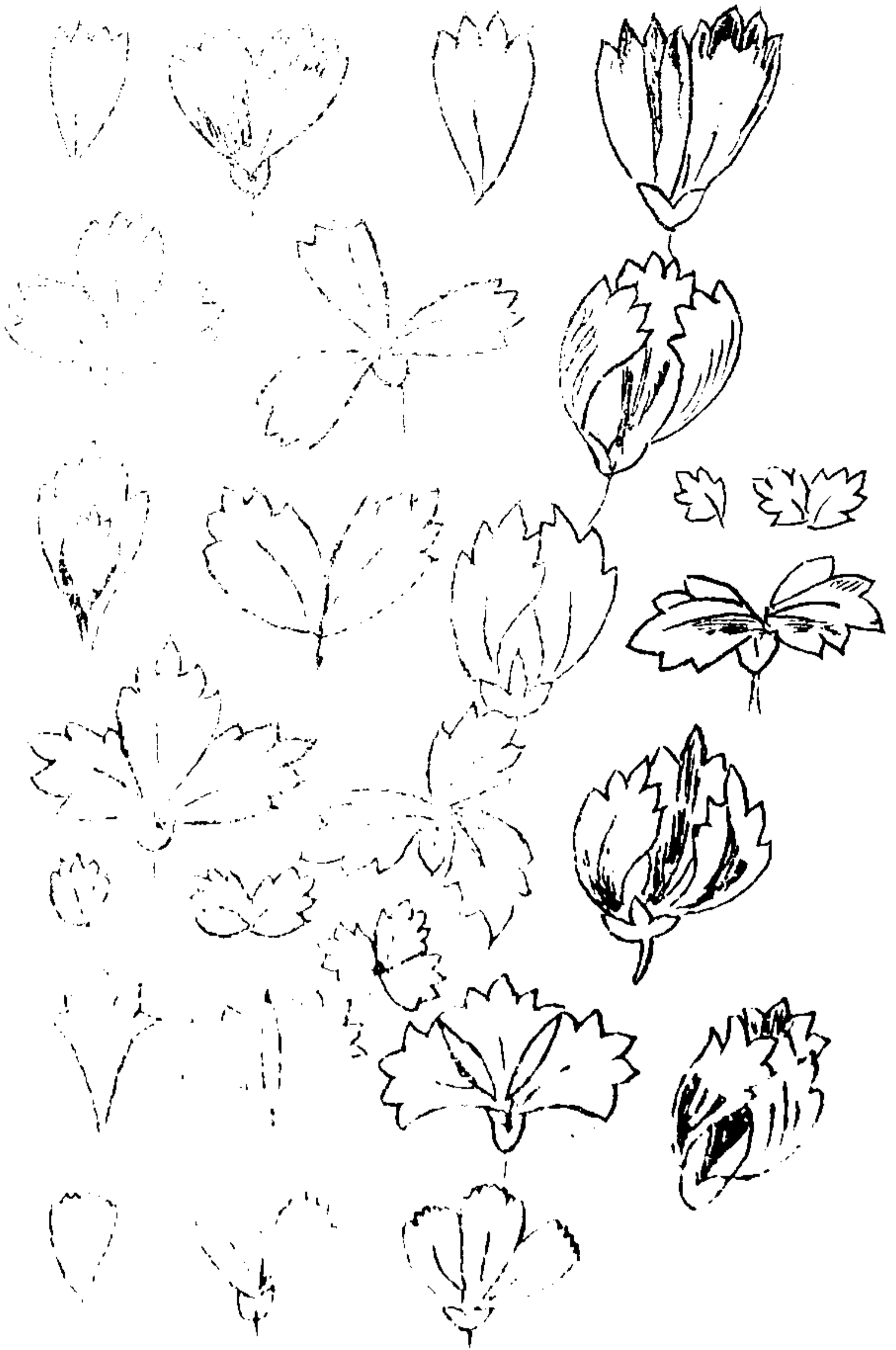


دو برگگی :- اگرچہ کونپلوں کے خاکے بھی ہو سکتے ہیں۔ پھر بھی جڑواں صورت
 میں دو برگگی بتے کنی قدرتی جھاڑیوں میں لگے ہوتے ہیں۔ جو کہیں پھول کی صورت میں اور
 کہیں گھاس پتوں کی شکل میں عیاں ہوتے ہیں۔

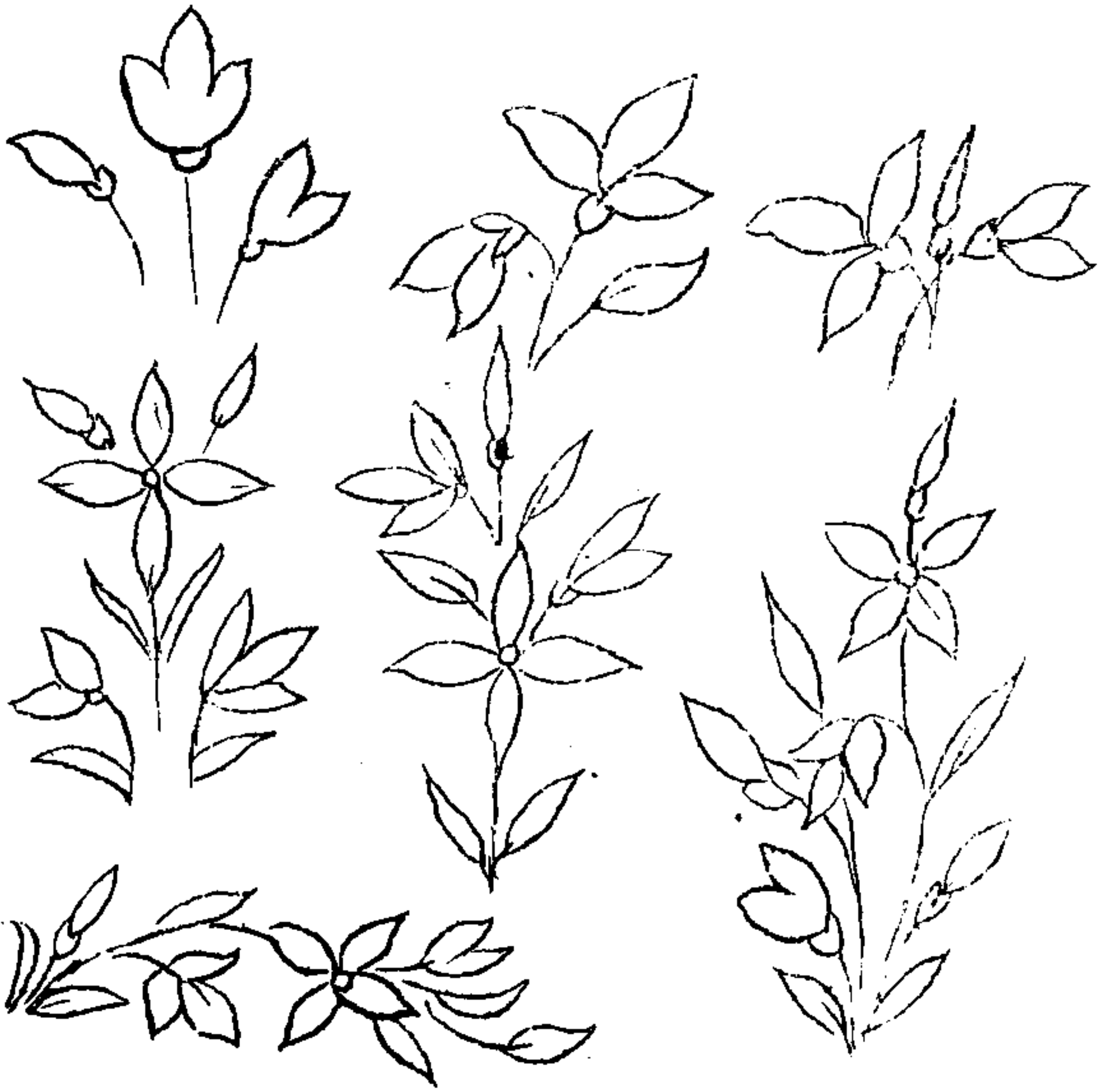


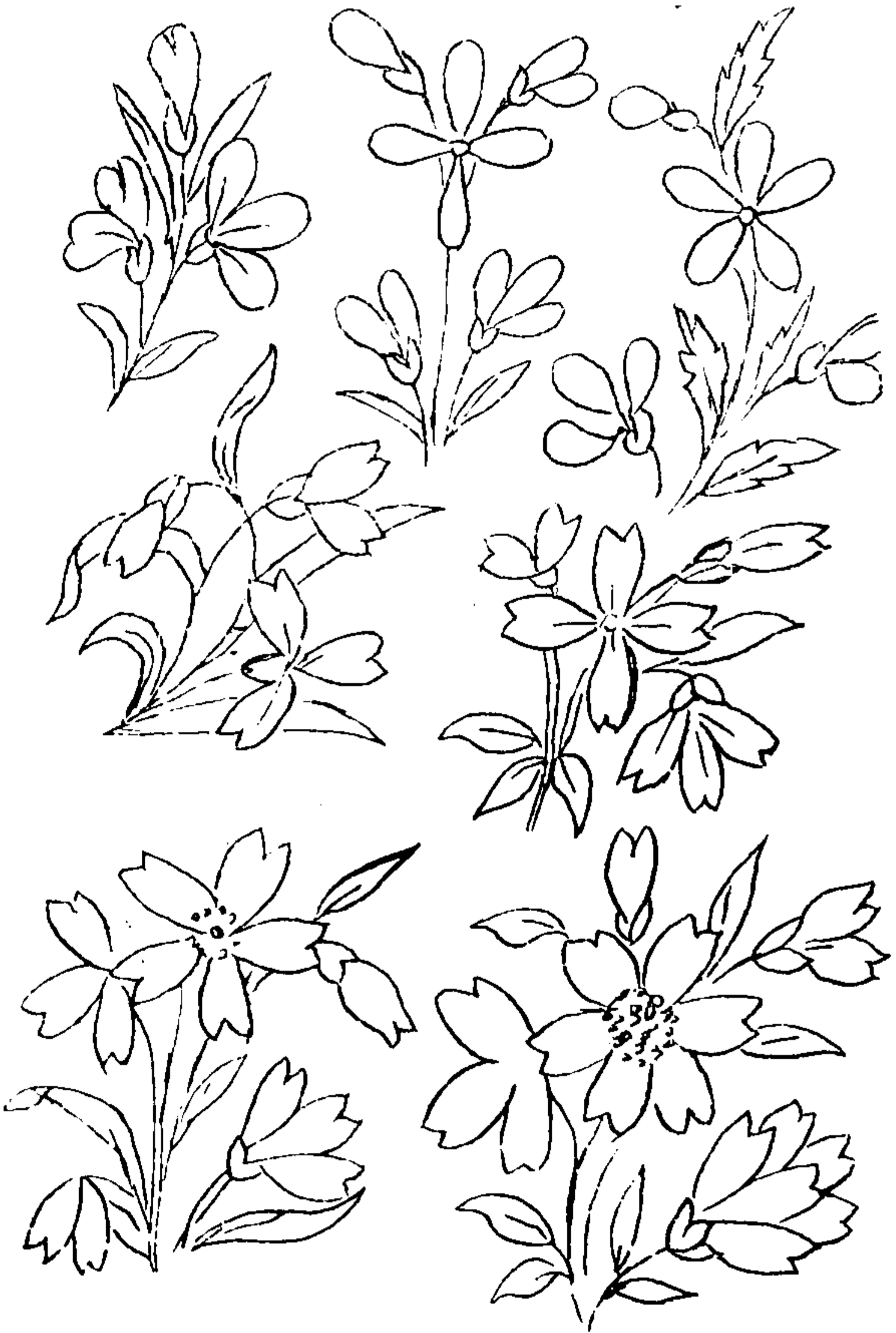
سہ برگ :- ایک پھول کا نام شام راک (SHAM ROCK) ہے جس کے
 صرف تین برگ (پتے) ہوتے ہیں۔ جو زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ میتھی
 (سبزی) کا پتہ بھی سہ برگ ہی ہوتا ہے۔ اور تھیل ڈل کے گھاس (کھڑ) میں بھی اسی
 شکل کے پتے ملتے ہیں جسے اکثر ”پتہ پتہ“ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

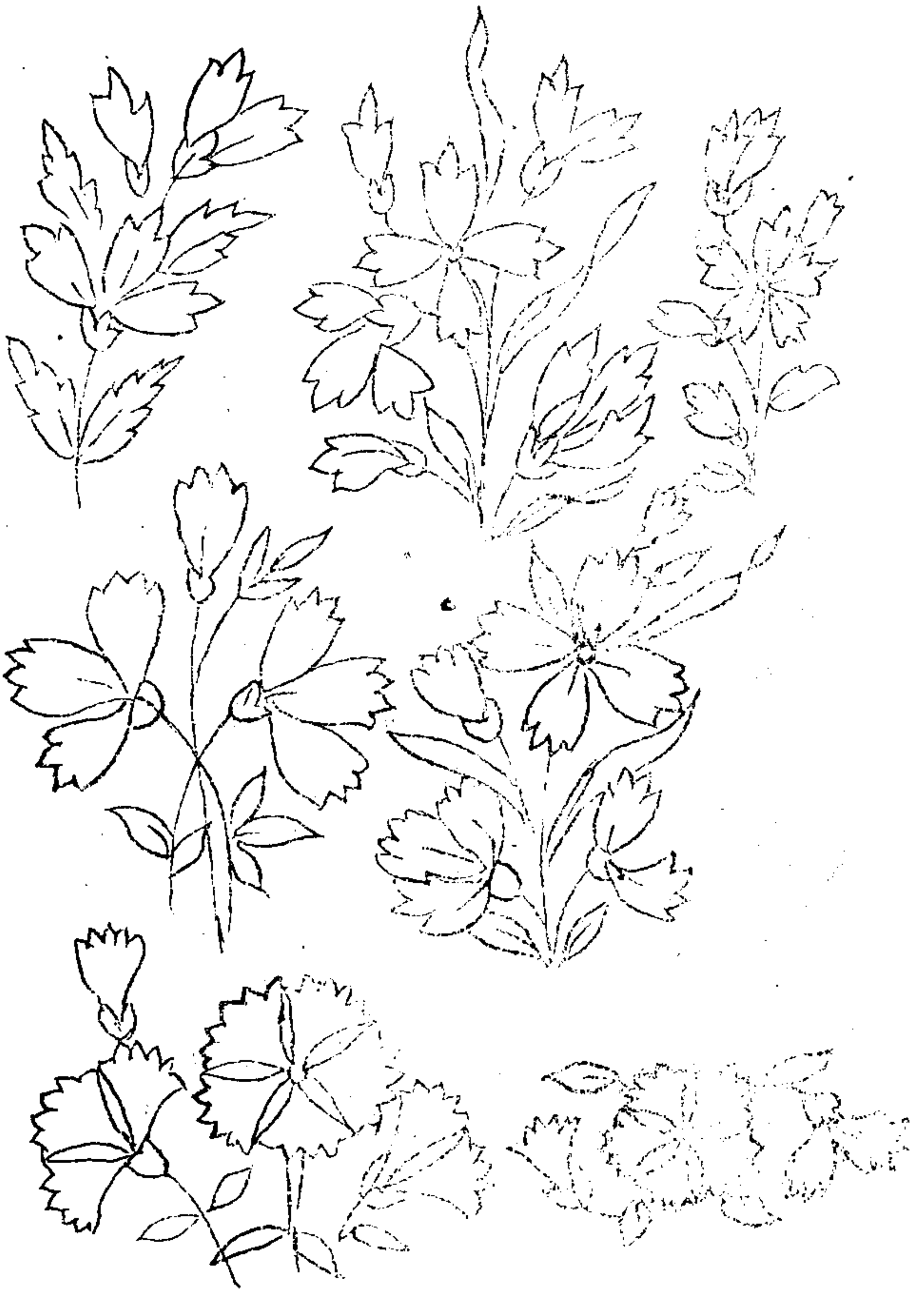




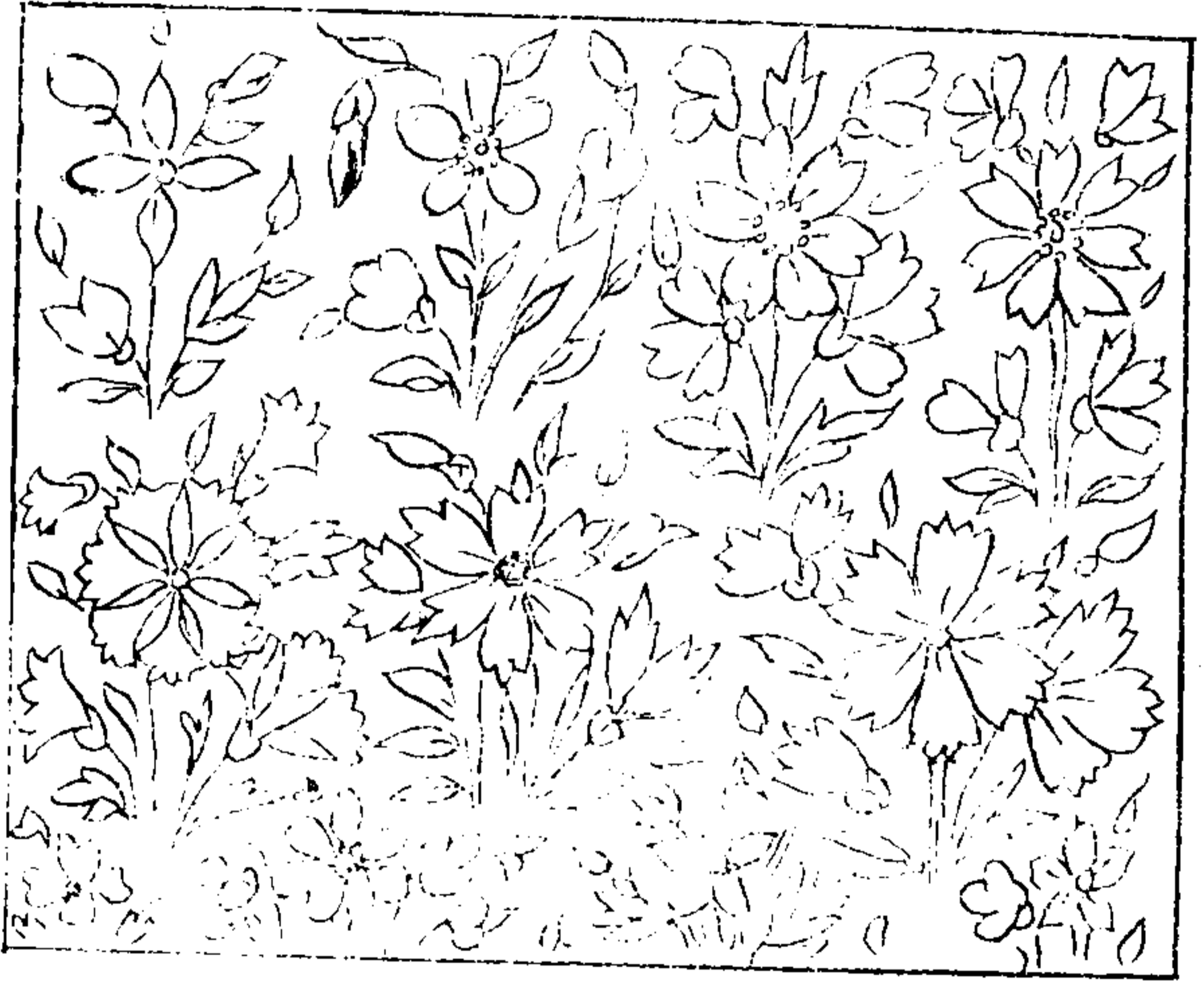
ابھی تک ہم نے ایک برگ، دو برگ، اور سہ برگ کو نیلوں، کلیوں اور شگوفوں
 کو متعین صورتوں میں علیحدہ علیحدہ دکھایا۔ اب ان کو نیلوں، کلیوں اور شگوفوں
 کے نلکے وہ پورے طور پر کھلے پھولوں کو جمع کر کے شاخوں اور تپوں کے ساتھ وابستہ
 کر کے پھول بوٹوں کی شکل میں ظاہر کریں گے۔



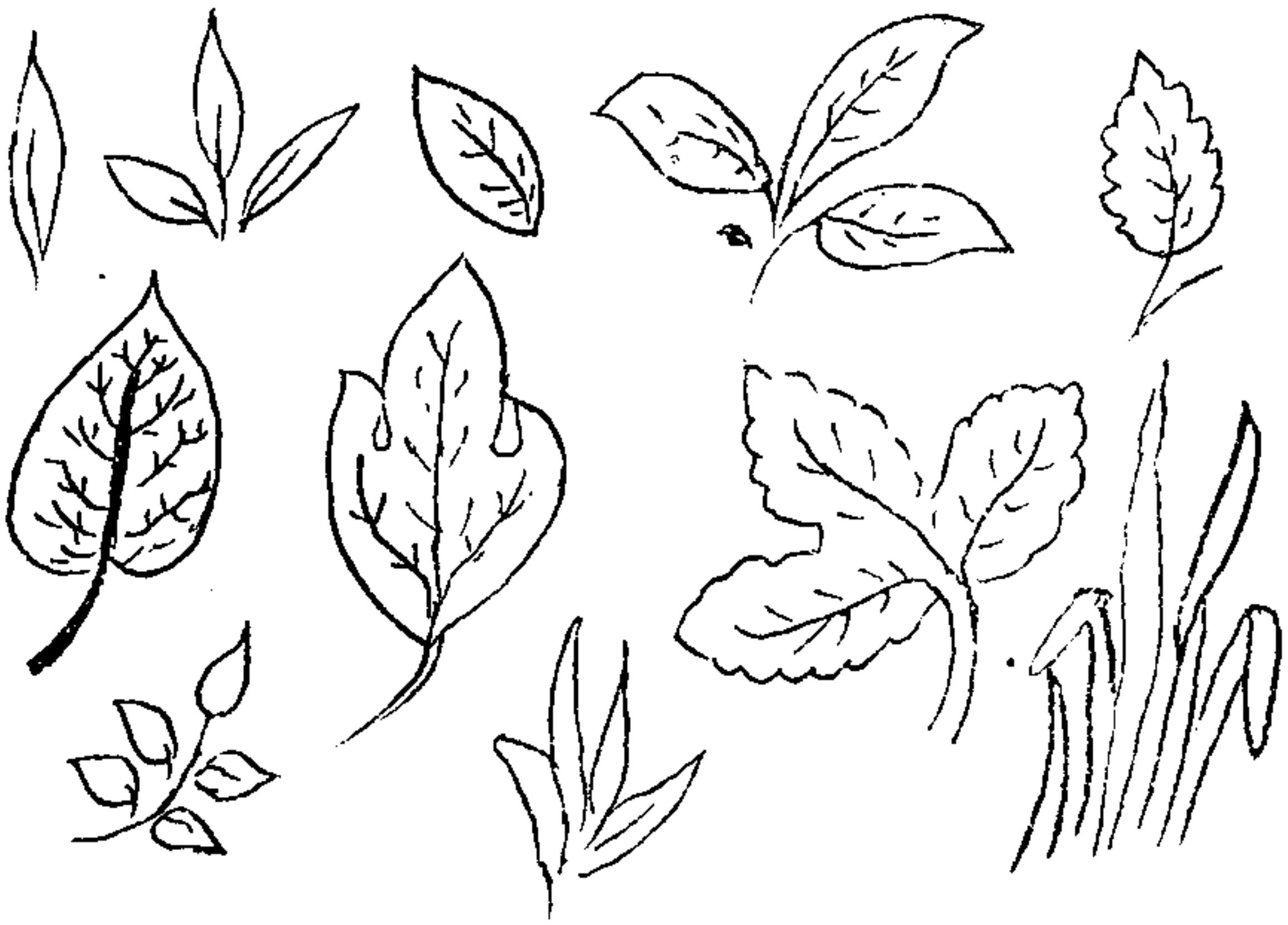


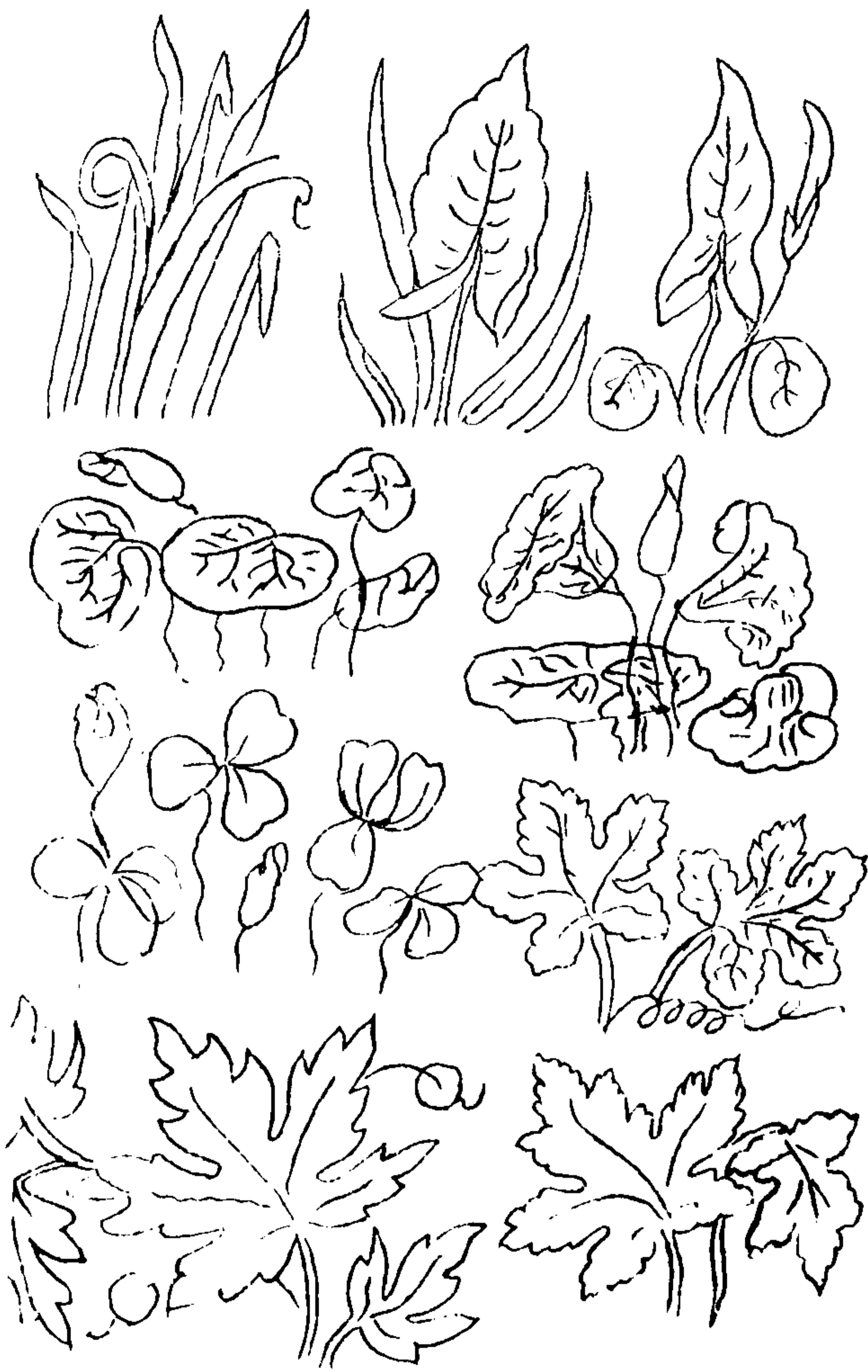


ابھی تک جو کلیاں شگوفے اور ان کے متعلقہ پھول وغیرہ جمع کر کے ہم نے پھول بوٹوں کی صورتوں میں پیش کیے۔ یہ تو ان کی اپنی علیحدہ علیحدہ صورتیں ہیں۔ جو اپنی اپنی نوعیت کے لحاظ سے میں اور کسی بھی موقع محل کے مطابق "طرح" (ڈیزائن) کی صورتوں میں استعمال کر سکتے ہیں۔ ذیل میں ان پھول بوٹوں کو ایک ساتھ مجتمع کر کے ایک طرح کی صورت دی جاتی ہے:



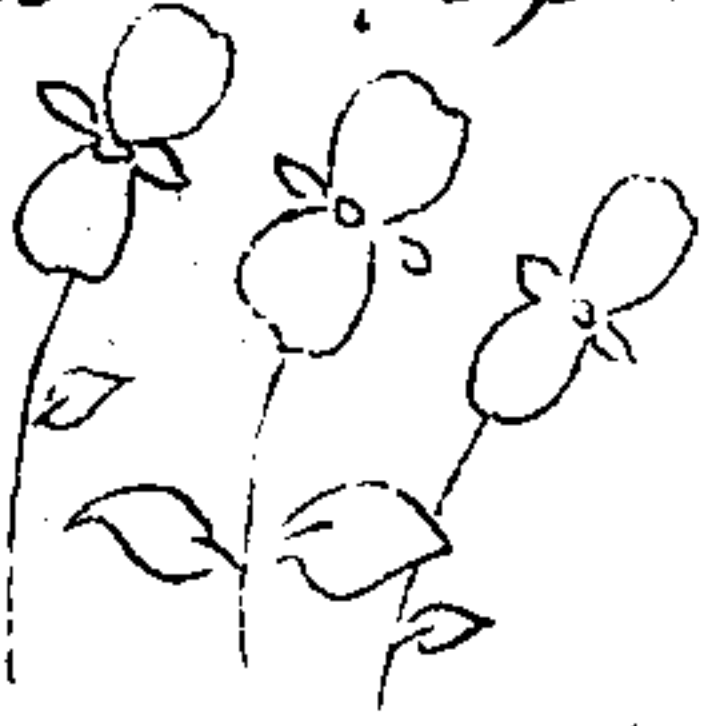
جس طرح پھول بوٹوں کے خاکے بالکل آزاد دستی (FREE HAND) کے تحت کھینچنے لازمی ہیں۔ اس طرح پھول بوٹوں جھاڑیوں اور درختوں کے مختلف شکلوں والے پتے بنانے اور ان کے خاکے کھینچنے کی مشقیں بھی لازمی ہیں۔ ذیل میں چند پتوں کے خاکے دیے جاتے ہیں۔ جن کی مشقیں کرنے کے علاوہ ان کو اصلی صورتوں میں بنانے کے لیے متعلقہ پھول بوٹوں جھاڑیوں اور درختوں کا اصل مشاہدہ بھی ضروری ہے۔ بلکہ ان خاکوں کے علاوہ جہاں کہیں کبھی پھول بوٹے وغیرہ مل جائیں۔ خاکے بنانے کی کوششیں جاری رکھنی لازمی ہیں۔





عملی کام

ہمارے سامنے جو بوٹی پتیوں اور ڈنڈیوں سمیت کھڑی ہے۔ اس کے



پھول کا نام بگونیا (BEGONIA) ہے۔ اس کے خاکہ

کو بغور دیکھیں تو یہ بالکل آسان ہے۔ کیوں کہ ہر چیز کا نقشہ صرف چار خطوں (راسی۔ عمودی۔ ترچھے اور منحنی)

سے مکمل ہو جاتا ہے۔ قدرت کی بنی ہوئی کوئی چیز ایک دم

ایک سیدھ میں نہیں ہے۔ دائرہ کا خط منحنی ہے۔ کیوں کہ یہ خط کہیں بھی ایک سیدھ میں

نہیں جاتا۔ اس کا کچھ حصہ منحنی ہے۔ اور قوس کہلاتا ہے۔ جب کہ ہم اس پھول بوٹی کو

بنانا شروع کریں۔ ہمیں چاہیے کہ پہلے پھول کو مرکز سے شروع کریں۔ پھول بنانے کے بعد

ڈنڈی، اس کے بعد پتیاں۔ اس طرح پھول بوٹی کا خاکہ مکمل ہو گا۔ پھول کا مرکز ایک

دائرہ \bigcirc ہے۔ اس دائرہ کے ساتھ دو بڑی پتیاں جڑی ہیں۔ بغور دیکھا جائے تو

یہ پتیاں لے لے سیدھے نون غنہ کی شکلوں میں دکھائی دیتی ہیں۔ پہلے پتلی پتلی کے لیے

اس دائرہ کے ساتھ نون غنہ کا نقشہ لکھ دیں۔ اسے اسی طرح اوپر کی پتلی الٹی شکل

میں نون غنہ کا نقشہ اس دائرہ کے ساتھ لکھ دیں۔ اس طرح پھول کی دو بڑی

پتیوں کی شکل آگئی۔ اب دو چھوٹی پتیاں (ایک دوسرے کے مقابل) ان درمیوں

کے درمیان ہیں۔ اس ایک پتلی کی شکل چھوٹے دو قوسوں کو ملانے سے بنتی ہے۔ لہذا

بڑی پتیوں کی دونوں جانب ایسے دو قوسوں سے ملانی ہوئی پتیاں بنائیں۔

اس طرح پھول کی چاروں پتیوں کا نقشہ بن گیا۔ اس پھول کی ڈنڈی

میدھے عمودی خط میں دکھائی دیتی ہے۔ اس ڈنڈی کے ساتھ درپتیاں ہیں۔

ان کو بغور دیکھیں تو ہر ایک پتلی ذرا چھوٹی بڑی قوسوں کو ملانے سے بنتی ہیں۔



اسی طرح دوسری اس طرح اس پھول بوٹی کا نقشہ مکمل کریں۔

سامنے جو دوسری پھول بوٹی ہے۔ اس کا نام اپلو ڈیوم (Aploum) ہے۔

دیکھتے ہیں بغور دیکھیں۔ پھول کے درمیان چھوٹا سا دائرہ ہے۔


ہر پتلیوں کے نقشہ کو دیکھیں تو ہر پتلی پتلی مائل بہ مرکز ہو کر پانچ کے


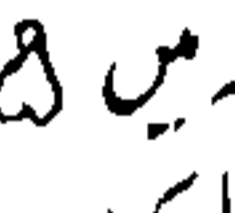




مندر سے مشابہ ہے اس پھول کی چار پتلیوں برابر حصوں میں منقسم ہیں۔



معلوم ہوتا ہے کہ جمع کی علامت — پر پانچوں ہندسہ کے نقشوں کی نوکوں کو دائرہ کے ساتھ لگاتے ہوئے بنادیں۔  پھول کے نیچے عمودی خط کی صورت میں ڈنڈی ہے۔ اور ڈنڈی کے ساتھ دو پتیاں جڑی ہیں۔ ہر تپ دو قوسوں کو لانے سے بنتی ہے۔  اس طرح یہ پھول بولی مکمل بن گئی۔



سامنے جو تیسری پھول بولی ہے اس کا نام "لینوم" (LINUM) ہے۔



اس کے پھول کی پانچ پنکھڑیاں ہیں۔ جن کے درمیان چھوٹا دائرہ ہے۔ ظاہر ہے کہ پھول ایک دائرہ کی صورت میں بن جائے گا۔  اوپر کے پھول کی طرح اس کی پنکھڑیاں بھی پانچوں ہندسہ کے ہو بہو درمیانی دائرہ کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔ اس دائرہ کو پانچ حصوں میں

تقسیم کریں  اور ہر حصہ میں  پانچ کے ہندسہ کی نوک درمیانی دائرہ سے ملائیں  اس طرح سے پھول مکمل ہوا۔ پھول کے ساتھ ایک نیم شگوفہ بھی ہے۔ بغور دیکھیں تو اس کے درمیان الٹی نوک والا پانچ کا ہندسہ ہے  اس کے دائیں بائیں ترچے انداز پر پانچ کے ہندسہ کو ملائیں  ان تین پتوں کے اوپر دو اور پتیاں چھوٹے خمیدہ قوسوں کی شکل میں بنی ہیں۔ 

ان کو ملا کر دیکھیں تو اس طرح نیچے دو چھوٹی () قوسوں سے بنی ہوئی شکل بنانی ہے۔ اس کو ملائیں تو یہ نیم شگوفہ مکمل ہو جاتا ہے  اس بولی کے ساتھ ایک کلی بھی ہے۔ جو دو قوسوں سے بنی ہے  اس کے

نچلے سرے کو چھوٹے نون غنڈہ جیسے قوس سے ملائیں تو کلی کی شکل مکمل ہوتی ہے  پھول اور نیم شگوفہ جن ڈنڈیوں پر کھڑے ہیں سیدھے ترچھے خطوں کی صورت میں ہیں۔ ان ڈنڈیوں کے ساتھ بتلی بتلی پتیاں ہیں جو دو قوسوں کے نزدیک لانے سے بنتی ہیں  اسی طرح اپنی اپنی جگہوں پر گھاس پتیوں کو بنا لیں تو پھول بولی مکمل ہو جاتی ہے۔

اب ہمارے سامنے جو پھول بولی ہے اس کا نام بیوم (BEUM) ہے۔



اس کی چھ پنکھڑیاں ہیں۔ لزوم پھول کی طرح یہ ایک دائرہ میں سما سکتا ہے۔ اور چھ حصوں میں تقسیم کر کے اس کی ہر پنکھڑی اسی طرح درمیانی دائرہ کے ساتھ نوک لاتے ہوئے گنتی کے پانچویں ہندسہ کے مشابہ ہے۔ درمیانی دائرہ = ۵ پھول کی

باہری شکل ایک دائرہ ہے (۵) دائرہ کے چھ حصے (۶) ہر حصے میں نوک ملتی ہوئی گنتی کا پانچواں ہندسہ (۵) پھول کے ساتھ کلی نون غنہ کی صورت میں

جس کے اوپر اٹھ چار چھوٹے قوس جڑے ہوئے ہیں (۶) اس کے نیچے چار پتیاں دو دو قوسوں سے بنی ہوئی ایک دوسری کے ساتھ جڑی دکھائی دیتی ہیں۔

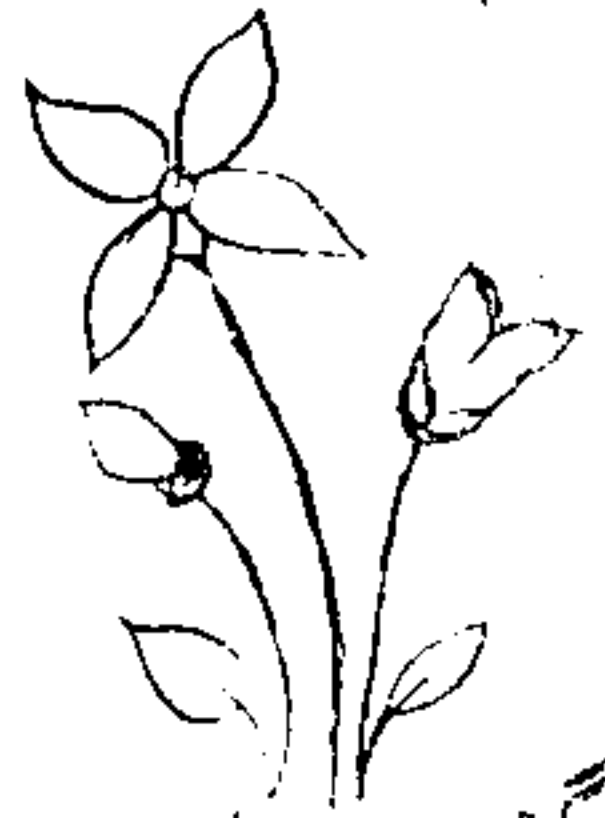
لہذا کلی کو ان پتوں کے ساتھ جوڑ دیں (۶) پھول اور کلی عمودی اور تر چھے خطوں جیسی ڈنڈیوں پر کھڑی ہیں۔ (۶) پھول اور کلی کی ڈنڈیوں سے جو گھاس پتیاں جڑی ہیں۔ دندائے دار دو قوسوں کی صورت میں ملانی گئی ہیں ان دونوں ڈنڈیوں کو اسی طرح دو پتوں سے ملائیں تو یہ پھول بولی مکمل

ہو جاتی ہے۔ (۶) خمیدہ نوک والی پتیوں کے پھول بنائے گئے۔ اب ہمارے سامنے تیز نوک دار چار پنکھڑیوں والی پھول بولی ہے اس کا نام سٹوریٹا (STOE RITA) ہے۔ اس کی نوکیں تیز ہیں۔ ورنہ تو چار پنکھڑیوں والا پھول ہم نے بتایا ہے۔ درمیانی دائرہ پر خمیدہ نوک چار پنکھڑیوں والا پھول ہم نے

جمع کی علامت + بہ بنایا تھا۔ اس طرح اس پھول کی پنکھڑی تیز نوک والی چھوٹی قوسوں کو ملا کے (۶) جمع کی علامت کے چار خطوں پر چھوٹے دائرہ کے ساتھ نوک جوڑ

کہ (۶) چار پنکھڑیوں والا پھول بن جائے گا۔ دو پتیوں والی کلی نون غنہ (۶) پر

گنتی کے آٹھ ہندسہ کو دو بار جوڑ کر (۶) نون غنہ کے نیچے درمیان ایک چھوٹا نون غنہ بنائیں (۶) اس طرح کلی کا نقشہ بن گیا۔ ایک پتی والی کلی نون غنہ کے اوپر آٹھواں ہندسہ (۵) بنا کر بن جائے گی۔ پھول کلیوں کو عمودی اور قوسی خطوں کی صورت میں بتا کر (۶) ڈنڈیاں دکھائی ہیں۔




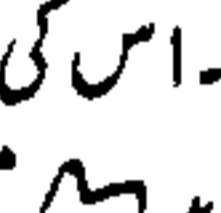
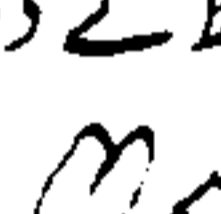




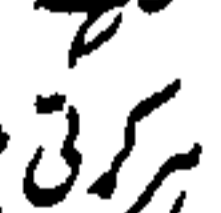

ایسا کر کے ان کو جوڑ دیں۔ ڈنڈیوں کے ساتھ ایک قوس کو مستحی خط سے جوڑ کر
سے پتے جڑے ہیں۔ اسی طرح دونوں ڈنڈیوں کے ساتھ ساتھ دونوں پتے
بنائیں۔ تو اس طرح پھول بوٹی مکمل ہو گئی۔



اب ہمارے سامنے تیز نوک دار
پانچ پنکھڑیوں والی بوٹی ہے۔ اس کا نام
"آنی مون" (ANEMONE) ہے۔
صاف نظر آتا ہے کہ یہ پھول ایک دائرہ

میں سما سکے گا۔ ہم نے پانچ پنکھڑیوں والا پھول نمبر ۳ بنایا ہے۔ اس پھول اور اس
پھول میں صرف اتنا فرق ہے کہ اس کی نوکیں تیز ہیں۔ اس سے اس کی بناوٹ میں
زیادہ فرق نہیں آئے گا۔ ایک مرکزی دائرہ کے باہر اس پھول کے برابر دائرہ بنا کر

اس کے پانچ حصے کریں  ہر حصے میں دو چھوٹے قوسوں کو ملائیں 

اور اس بنی ہوئی پنکھڑی کا سرا درمیان چھوٹے دائرہ کے ساتھ ملائیں  اس طرح پھول تیار ہوا۔ اس کی دو کلیاں ہیں۔ داہنی طرف کی کلی نون غنہ کے
اوپر چھوٹا سا مستحی خط ہے  مستحی خط کے درمیان ایک چھوٹے ترچھے خط سے
عمودی شکاف لگا ہوا دکھائی دیتا ہے  اس کلی کے نیچے دائیں بائیں دو چھوٹی
پتیاں دو چھوٹے چھوٹے قوسوں کو ملا کر بنی ہوئی ہیں  اس طرح یہ کلی بھی بن
گئی۔ بائیں کلی نون غنہ کے اوپر دو قوسوں یا آٹھویں ہندسہ سے ملا کر بنائیں  نون غنہ کے درمیان آٹھواں ہندسہ لکھیں  اور نون غنہ کے بازوؤں کو آٹھ
کی نوکوں سے ملائیں  اسی طرح اس کلی کے نیچے صرف دو قوسوں سے بنی ہوئی
دو پتیاں بنی ہیں۔  اس طرح یہ کلی بھی مکمل ہو گئی۔ ان کی ڈنڈیاں مستحی اور
ترچھے خطوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ ان کا جوڑنا بالکل آسان ہے۔ اس کی پتیاں دو
قوسوں کو  ملا کر اور قوسوں کے خطوں پر دندنے  نکال کر بنائیں تو
اس طرح یہ پھول بوٹی مکمل بن گئی۔

اب ہمارے سامنے تیز نوک دار چھ پنکھڑیوں والی پھولی بوٹی ہے۔ اس کے

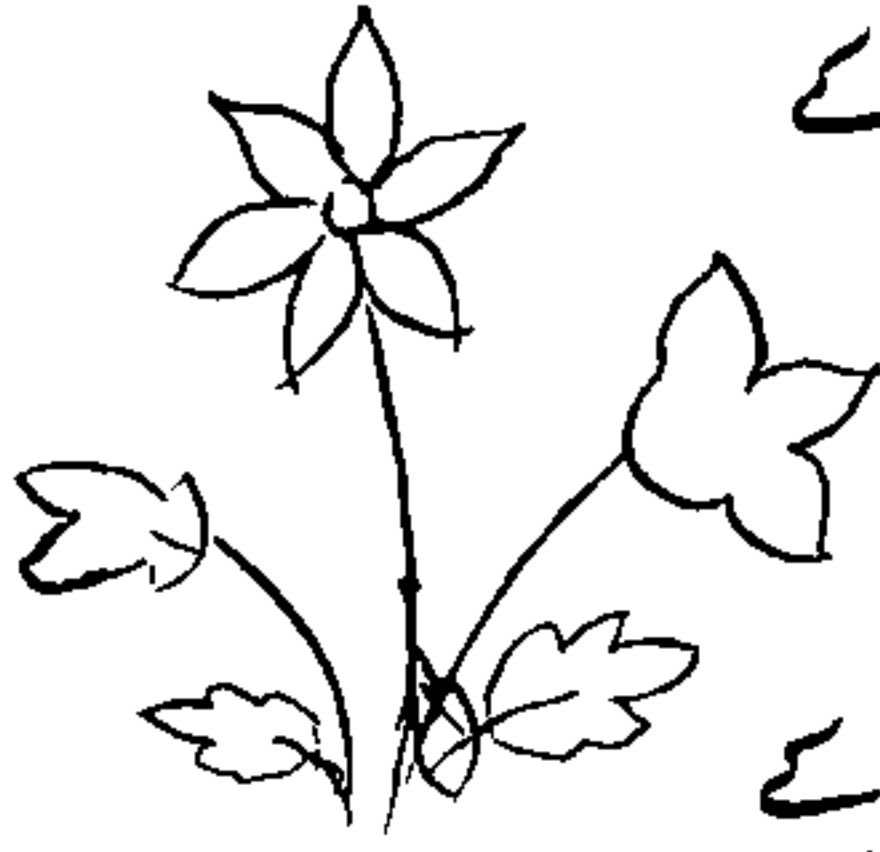
پھول کا نام "انڈروسکل" (ANDROSACLE)

ہے۔ اس کی بناوٹ پانچ پنکھڑی والے پھول کے عین مطابق ہے۔ صرف دائرہ کی صورت بنا کر

چھ حصوں میں تقسیم کر کے دو دو قوسوں کو اسی

طرح ملانا ہے۔ جس طرح ہم نے اسے پہلے والے پھول

کی پنکھڑیوں کو بنایا۔ دائیں کلی نون غنہ کے



اوپر درمیان میں گنتی کا آکھواں بندسہ بنائیں۔ آٹھ کے دونوں بازوؤں کو نون کے سروں سے سرکتے ہوئے ملائیں

نون غنہ کے نیچے درمیان میں چھوٹا نون غنہ ملائیں اس طرح پھول کے دائیں طرف کی کلی بن گئی۔ اب بائیں طرف کی کلی اس طرح دو قوسوں کو کھینچ کر () نیچے چھوٹا نون غنہ لیا بنا کر اوپر کے

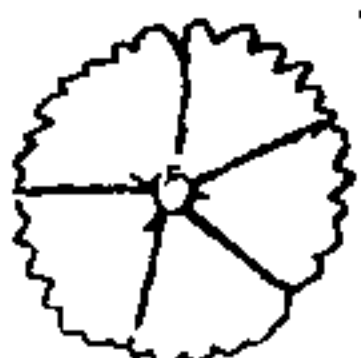
سروں کے اوپر دو چھوٹے چھوٹے قوس ایک دوسرے کے مجازی کھینچنے سے یہ

دوسری کلی بھی بن گئی یہ پھول عمودی خط اور دائیں بائیں کلیاں ترچھے خطوں

والی ڈنڈیوں پر کھڑے ہیں اسی طرح ابھی یہ بوٹی پتوں کے بغیر ہے۔ یہ

پتیاں دندانے والی (صورت میں) دو قوسوں سے دائیں بائیں جانب سرکتی

ہوئی بنائیں اس طرح یہ پھول بوٹی مکمل ہو گئی۔



یہ پھول بوٹی جو ہمارے سامنے ہے اس کی پانچ

پنکھڑیاں دندانے دار ہیں۔ اس کا نام "ڈائنٹھس"

(DAINTHEES) ہے۔ اس کا پھول بھی دائرہ کے

شبابہ ہے۔ جس کے درمیان میں ایک چھوٹا دائرہ ہے

پانچ پنکھڑیاں بنانے کے لیے دائرہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کریں۔

دائرہ کے خط پر آری کے جیسے دندانے بنائیں اس طرح پھول بن گیا۔

اس پھول کے ساتھ ایک کلی ہے۔ ہم نے اس شکل کی کلیاں دو قوسوں کو ملا کر بہت

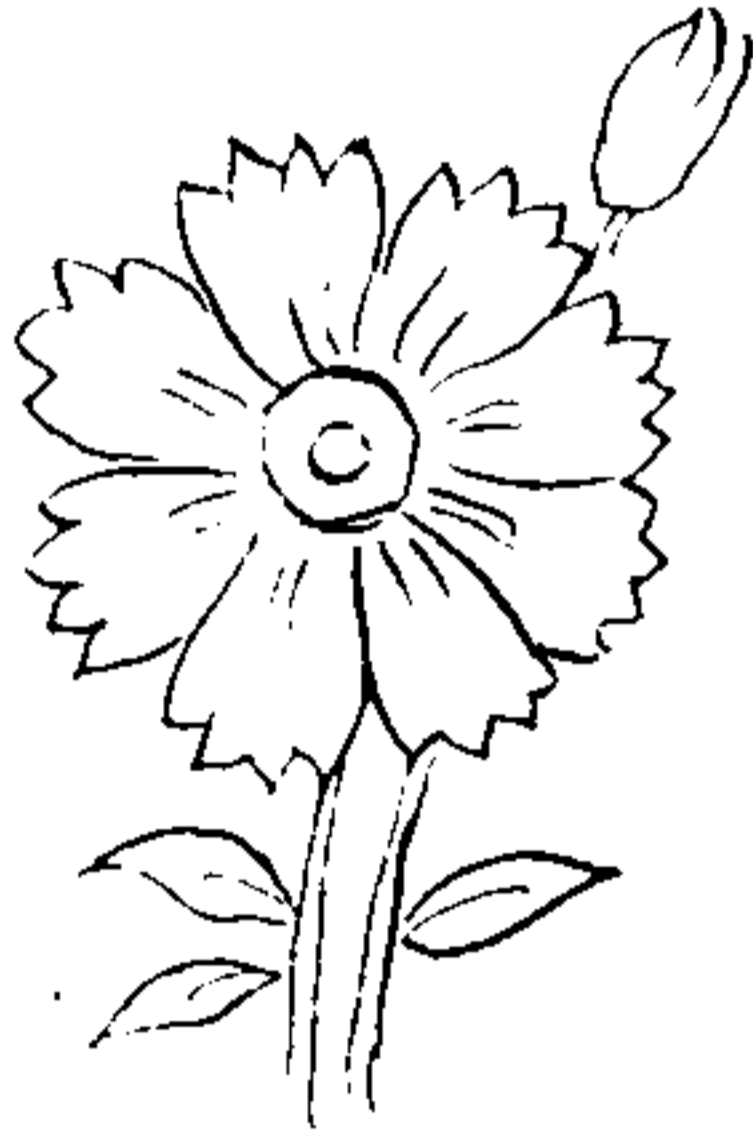
بتائی ہیں اس کے نیچے اور دو چھوٹے قوس ملتے ہوئے بنائیں لہجہ دائیں اور

بائیں اسی طرح دو چھوٹے قوسوں کو ملا کر جوڑ لیں درمیان میں بھی انہی

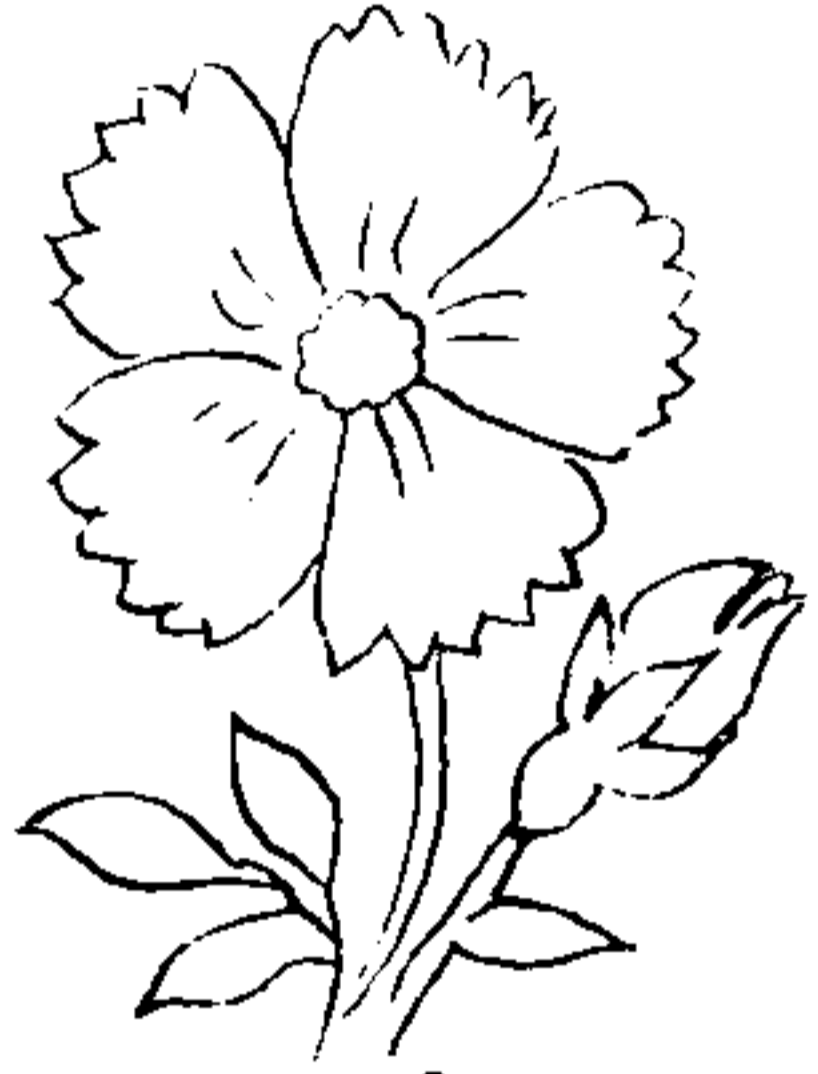
دو قوسوں کو ملا کر پی بن جائے گی اس طرح کلی بن گئی۔ پھول بوٹی ایک

عمودی اور دو چھوٹے بڑے ترچھے خطوں جیسی ڈنڈیوں پر کھڑی ہے۔

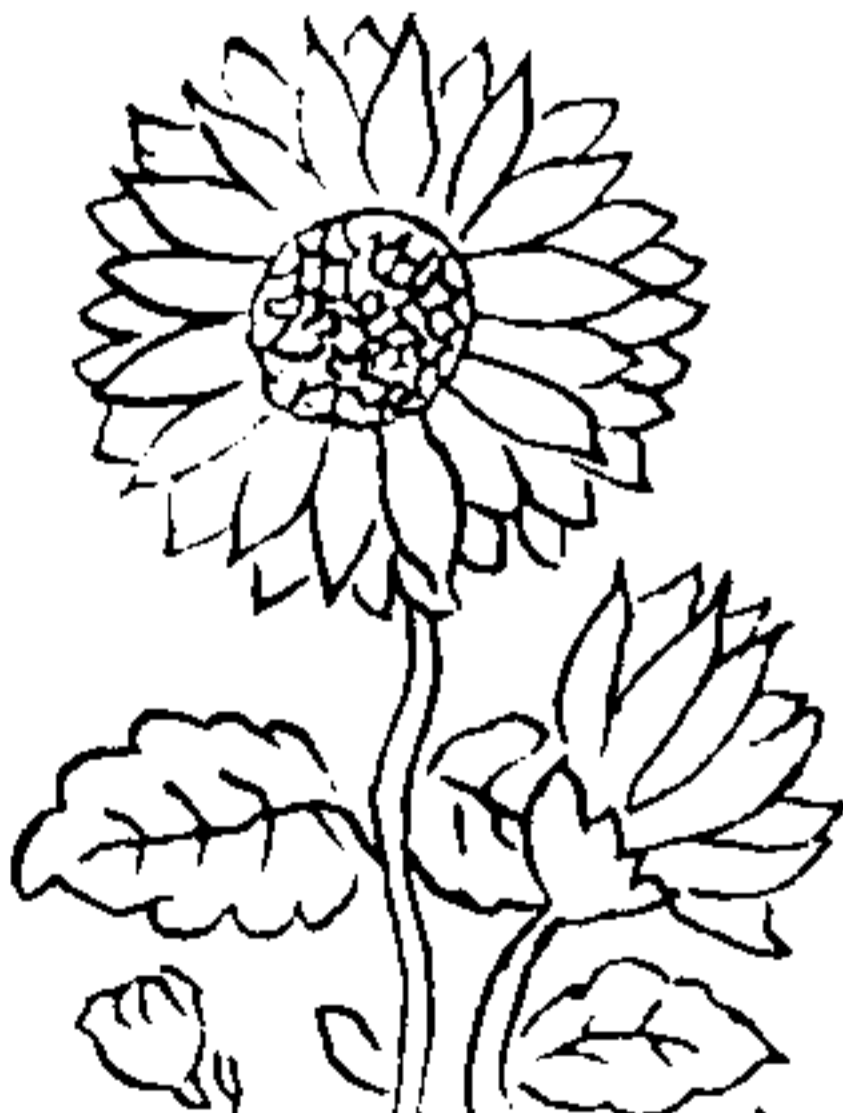
یہ قدرتی پھولوں کے خاکے اس لیے دیئے ہیں تاکہ موقع پر پلانٹ ڈرائنگ (PLANT DRAWING) کرنے کے لیے تربیت حاصل ہو۔ پہلے جیب کہ کتاب میں مختلف پنکھڑیوں کی مختلف سمتوں اور اندازوں میں خاکہ کشی کی گئی ہے۔ جس سے ان کی خاکہ کشی کوئی مشکل مرحلہ نہیں بنے گی۔



Cosmos Double



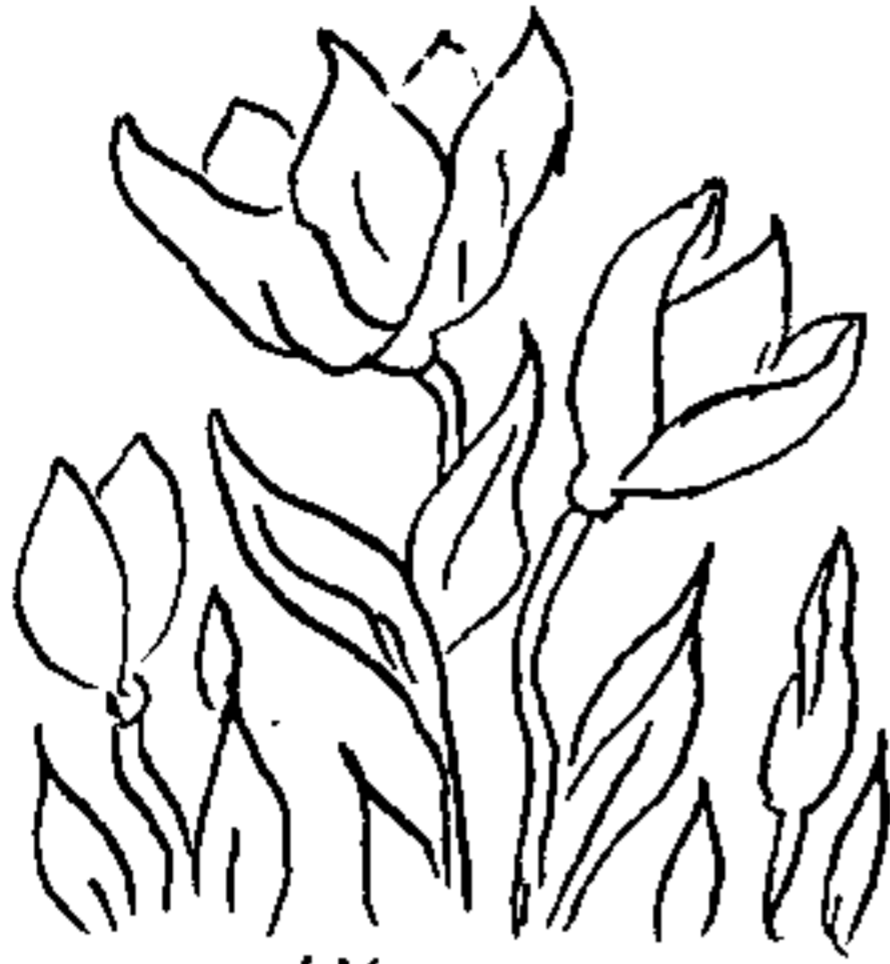
Dianthus



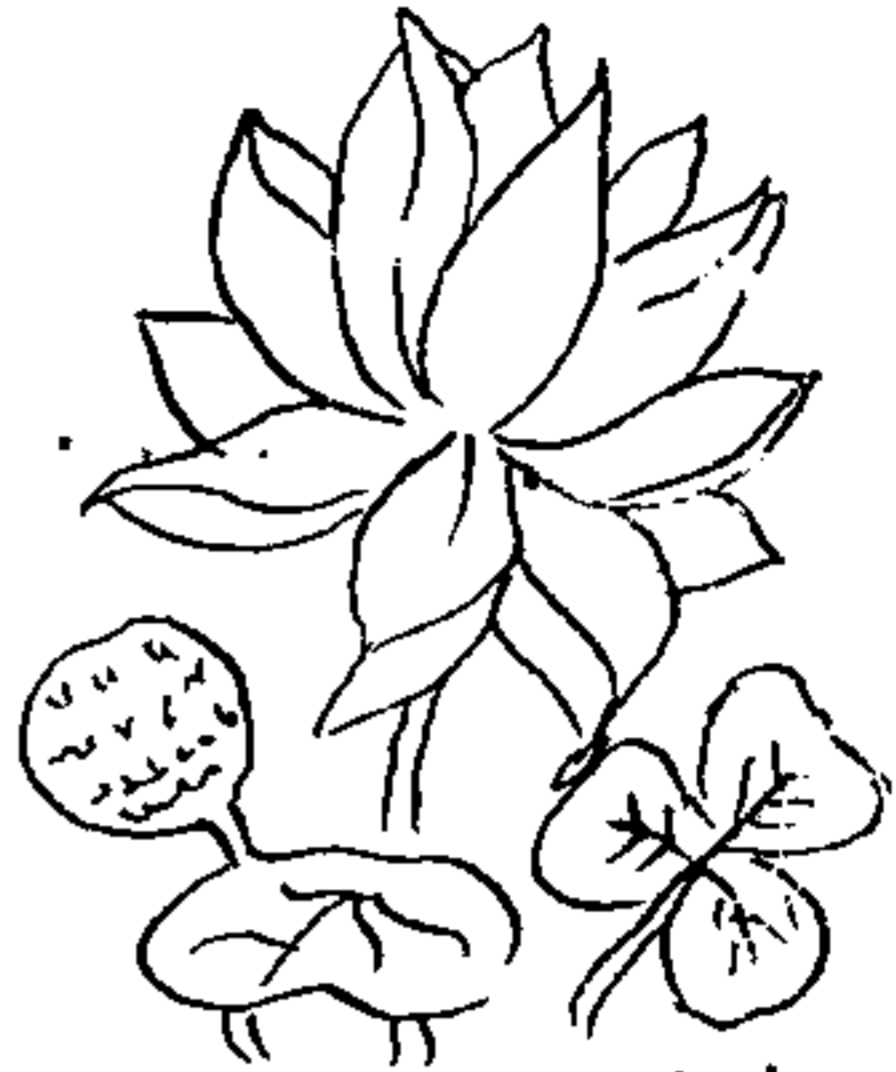
گل آفتاب Sun flower



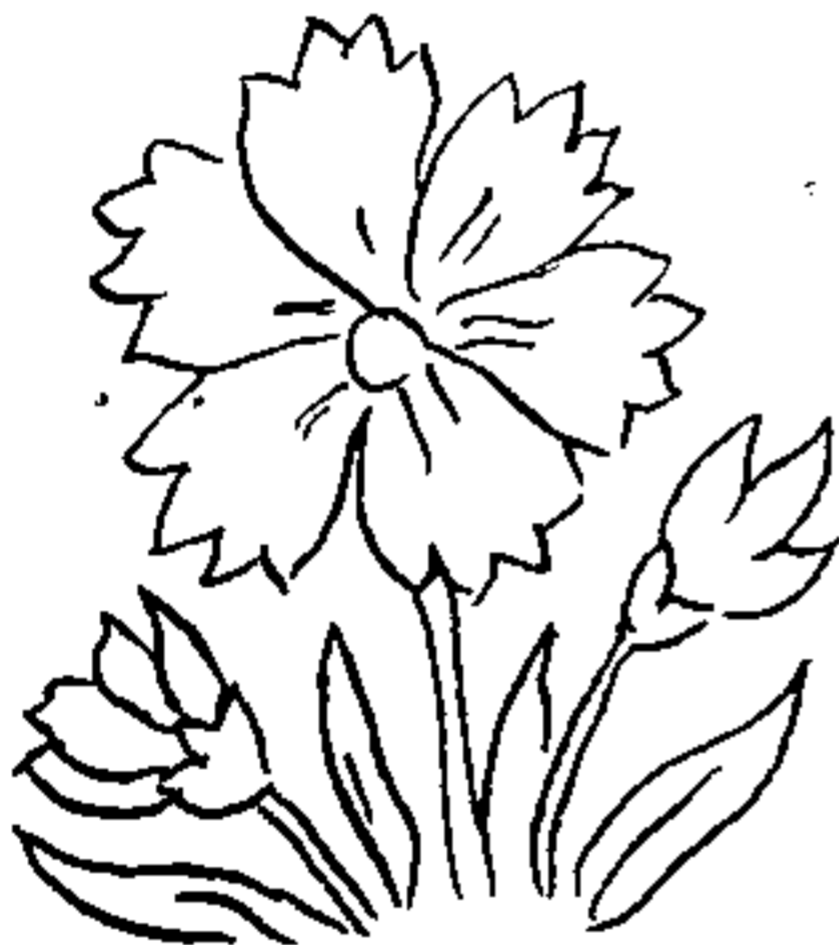
گل زعفران Sabbar



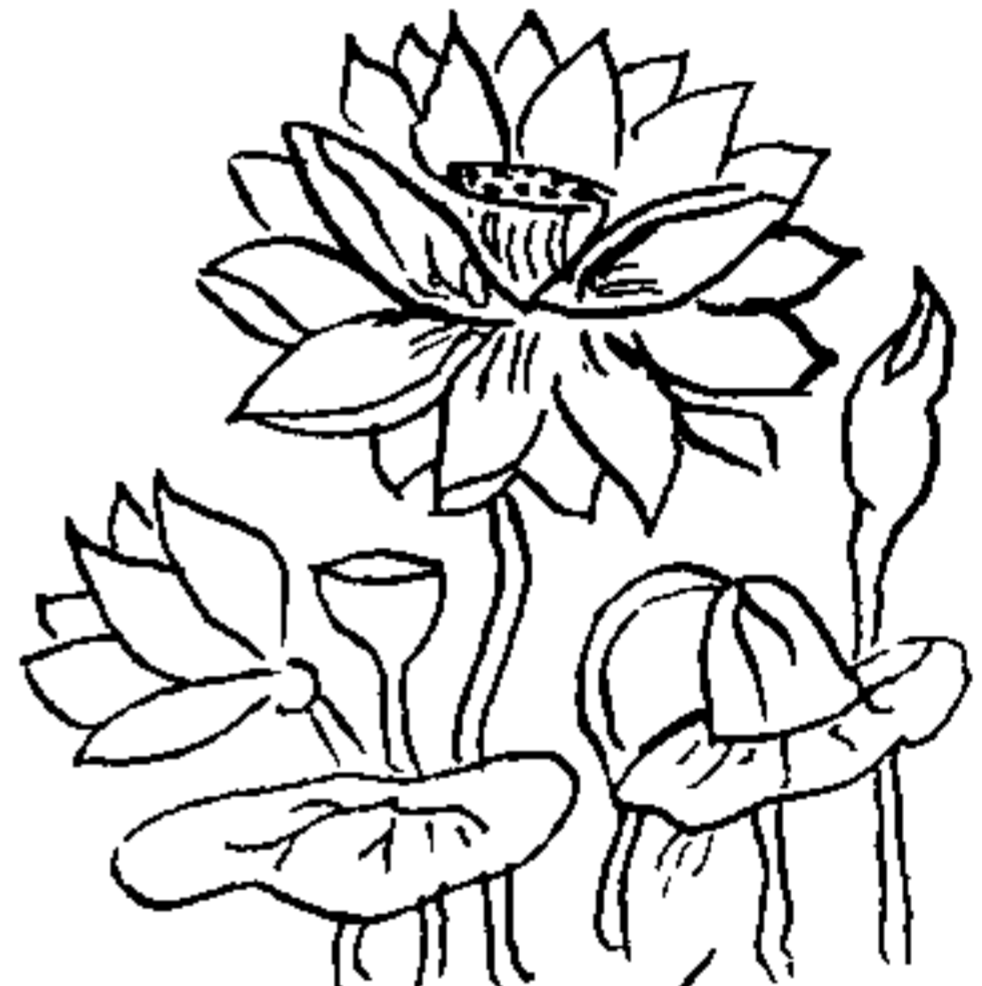
Tulip ٲٲ



water lily بنو فر



collinsia

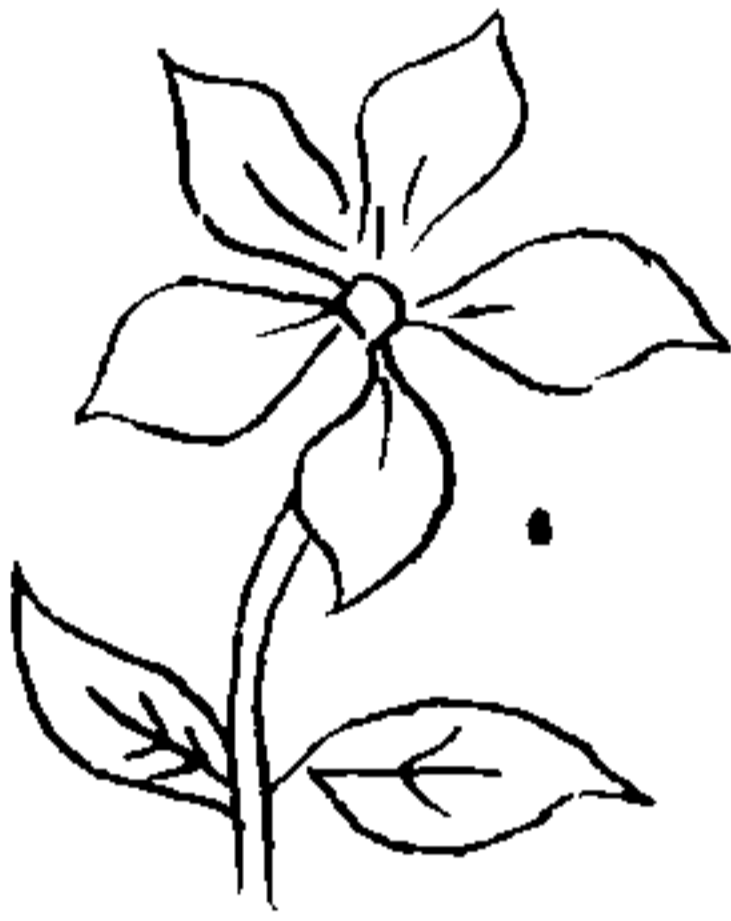


LOTUS کنول



Cerbera

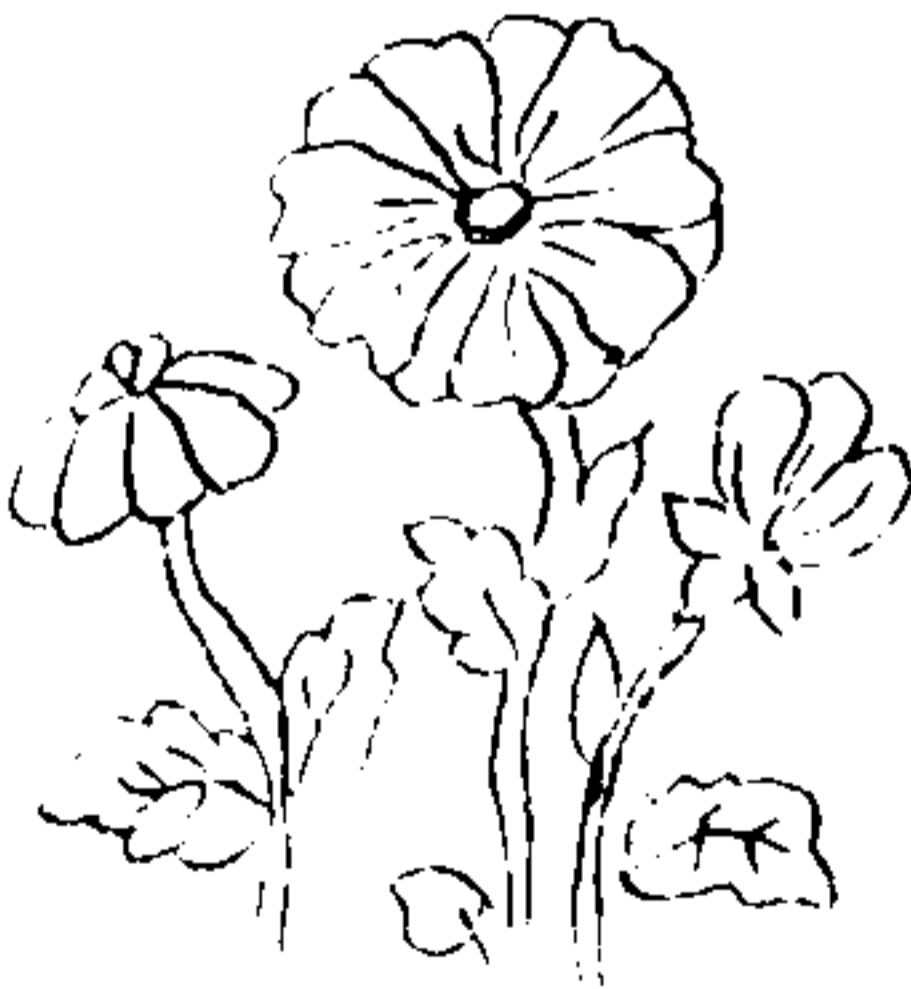
یہ قدرتی پھولوں کے خاکے اس لیے دیے گئے ہیں تاکہ ان کی خاکہ کشی کر کے اپنے ہاتھ کو آزاد دست (FREE HAND DRAWING) خاکہ کشی کے لیے تیار کر کے ایسے پھولوں کو "طرحوں" کی صورت دے کر نئی چیزوں پر استعمال کر سکیں۔



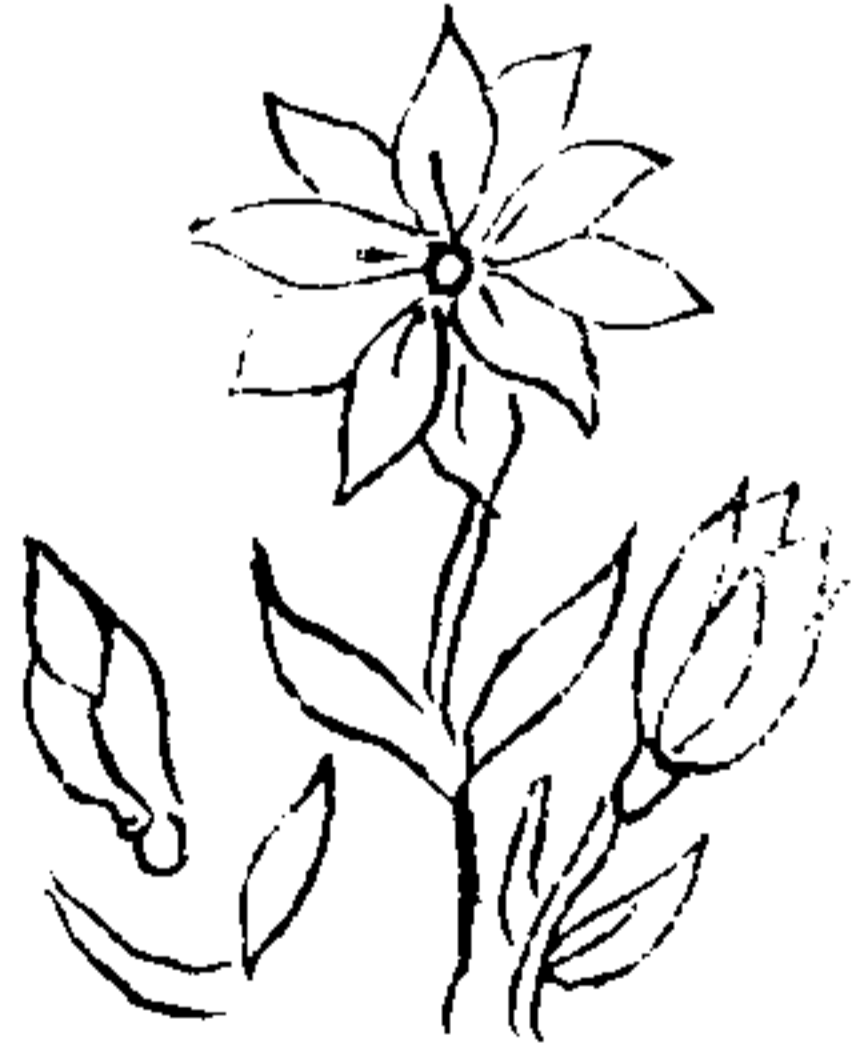
Vulcan



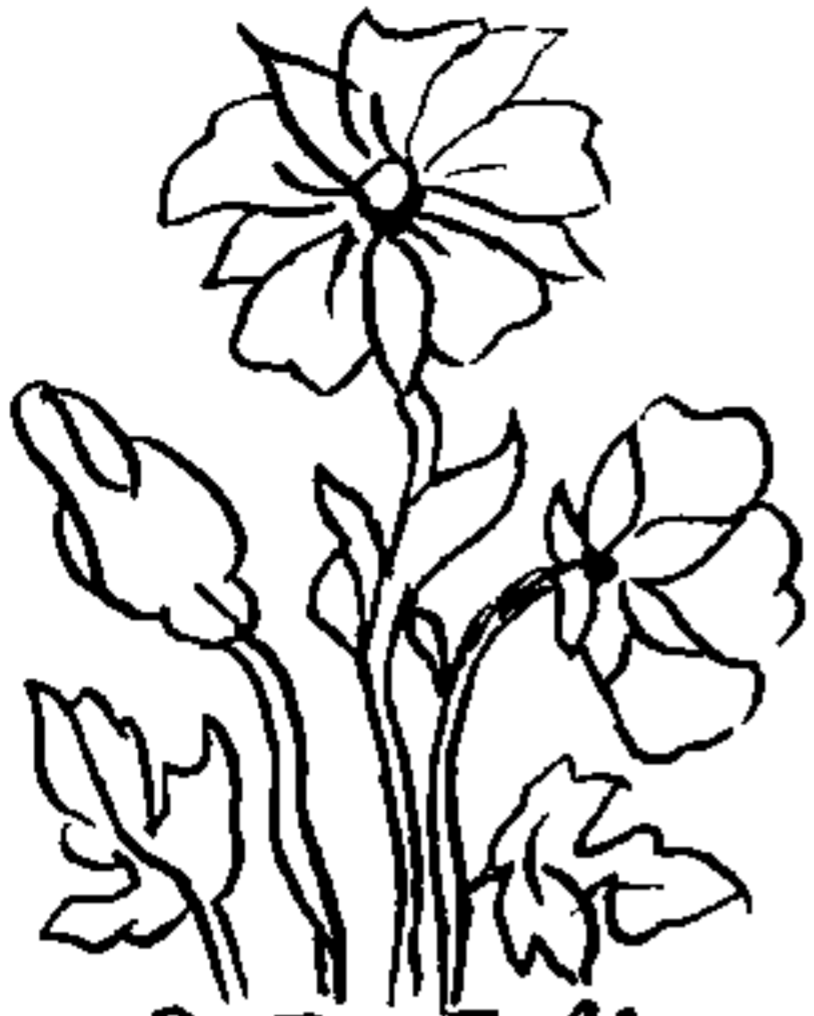
Anemone



Rudbeckia



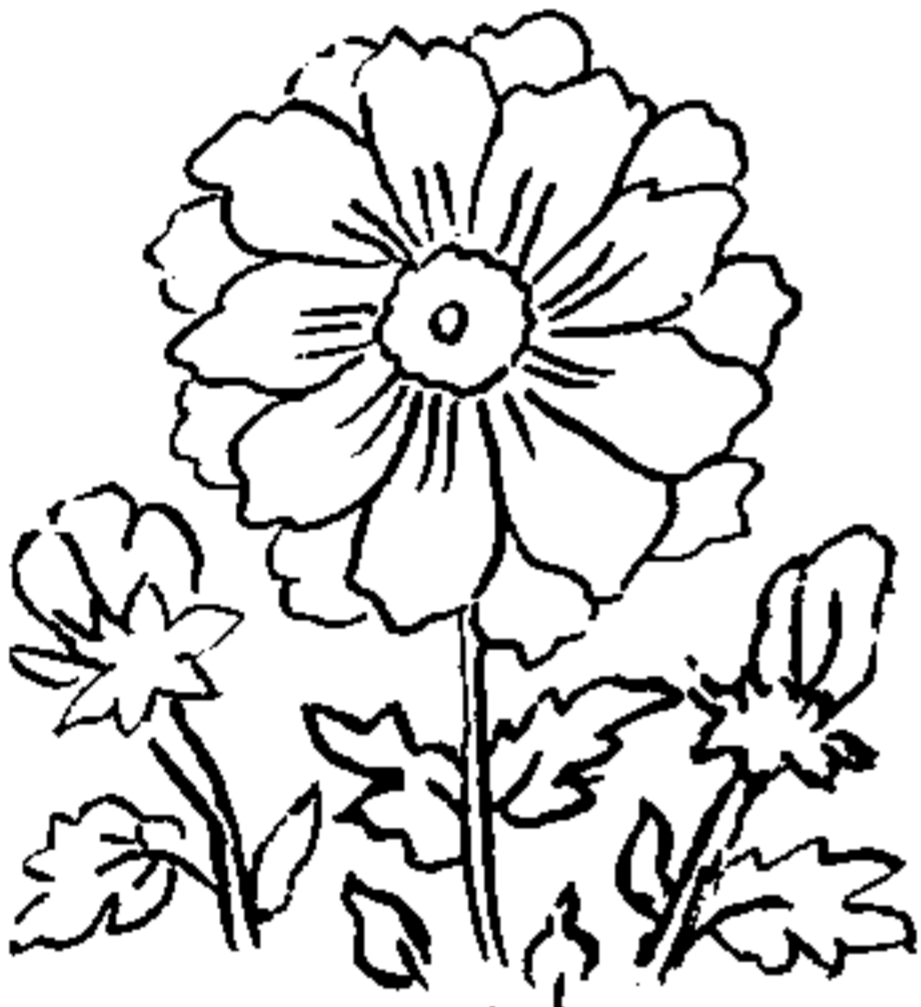
Sunflower



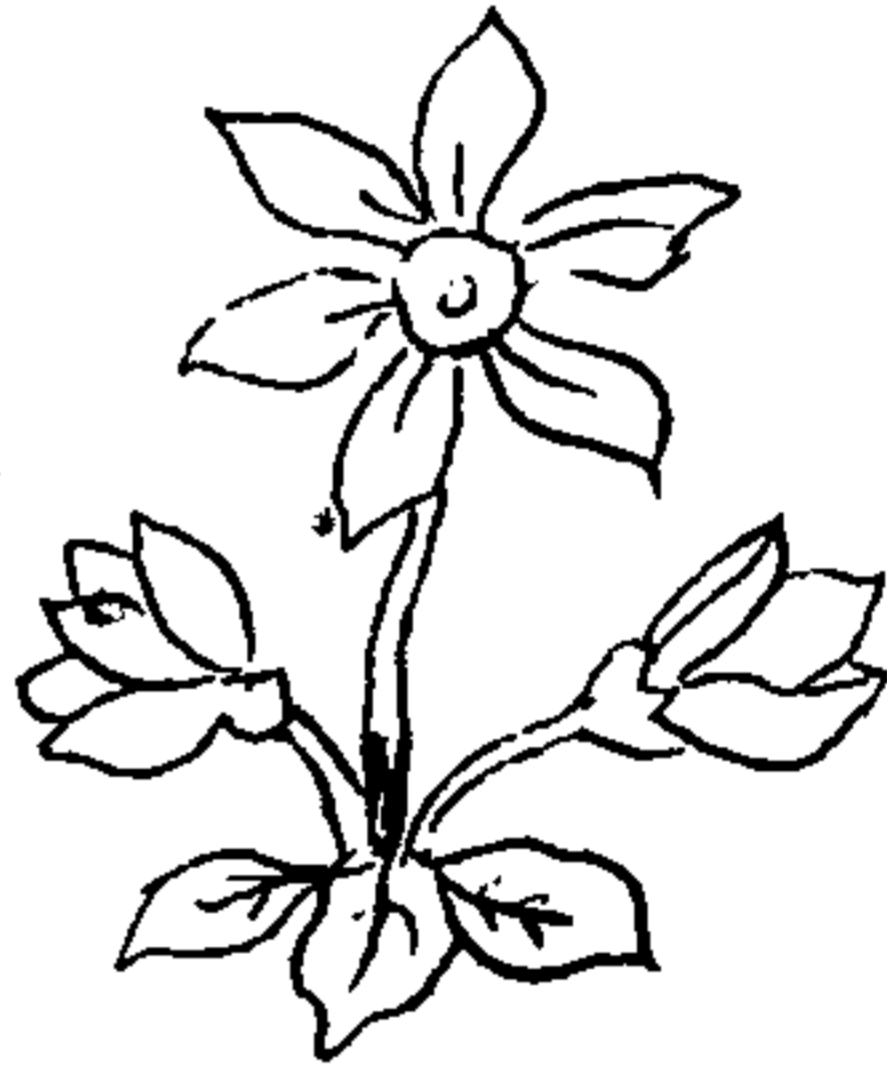
Pansy



Narcissus



Chrysanthemum



Freesia



Alyssum

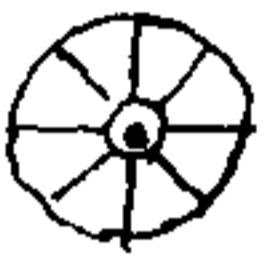
بائیں طرف کی ڈنڈی پر دو قوسوں سے جڑی ہوئی شکل میں تین پتیاں ہیں اور ایک
بتی پھول کی ڈنڈی کے ساتھ جڑی ہے دو گوشوں کو ملا کر اس طرح بن
سکتی ہے۔ اس طرح اس پھول بوٹی کا خاکہ مکمل ہو گیا۔



سامنے جو پھول ہے اس کی تین نوک والی آٹھ

پنکھڑیاں ہیں۔ اس کا نام کاسمیا (COSMOS) ہے۔

یہ پھول بھی دائرہ کی صورت میں دکھائی دیتا ہے۔ اس کے درمیان میں ایک



دوسرے کے اندر دو چھوٹے بڑے دائرے ہیں۔ پھول کی آٹھ

پنکھڑیاں بنانے کے لیے دائرہ کو آٹھ حصوں میں تقسیم کر دیں۔

دائرہ کے خطا پر دندانے دار خطوں سے ان آٹھوں حصوں کو علیحدہ علیحدہ کریں

گے۔ اس طرح پھول بن گیا۔ پھول ایک عمودی خط کی صورت میں ڈنڈی

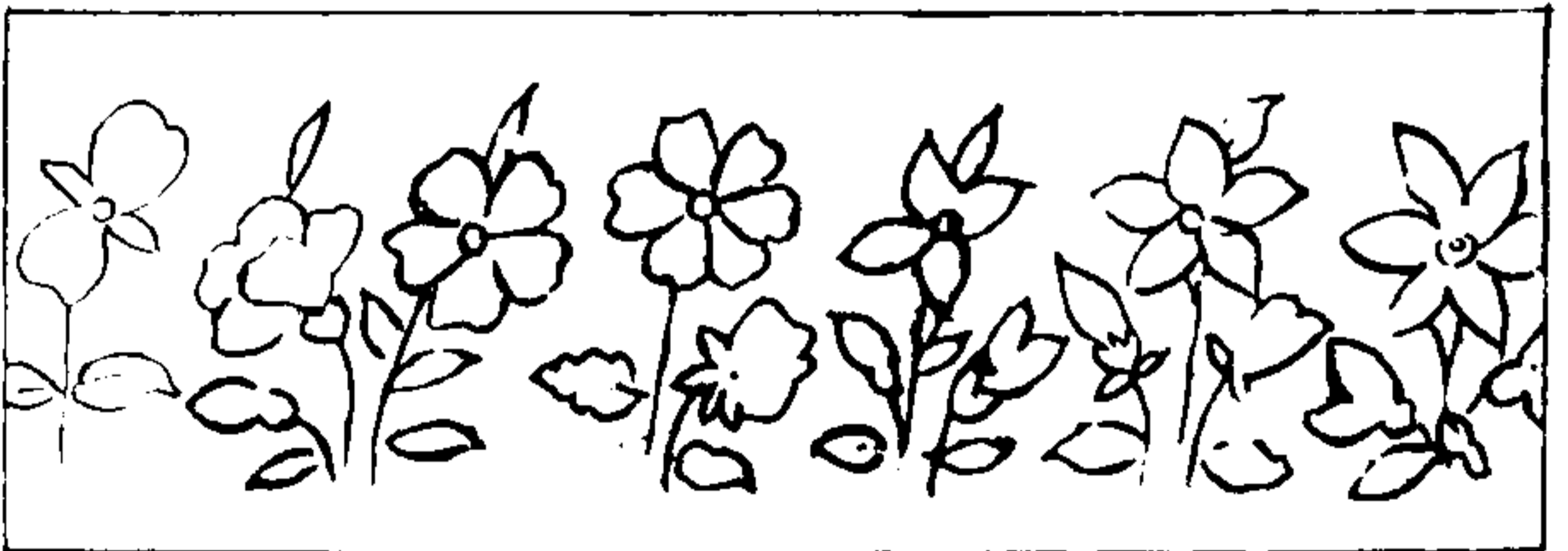
پر کھڑا ہے۔ اس ڈنڈی کے دائیں بائیں دو قوسیں آپس میں جوڑ کر پتیاں بنتی

ہیں ایسا کر کے پھول بوٹی کو مکمل کریں۔

اب تک ہم نے نو قسم کی پھول بوٹیاں بنائیں۔ ان پھول بوٹیوں کو ایک

ساتھ قطار میں رکھیں گے اس طرح دو متوازی خطوں کے درمیان پھول بوٹیوں کی

ایک قطار بن جائے گی۔ پھولوں کی یہ قطار حاشیہ کہلاتی ہے۔ جیسا کہ پہلے ہم نے



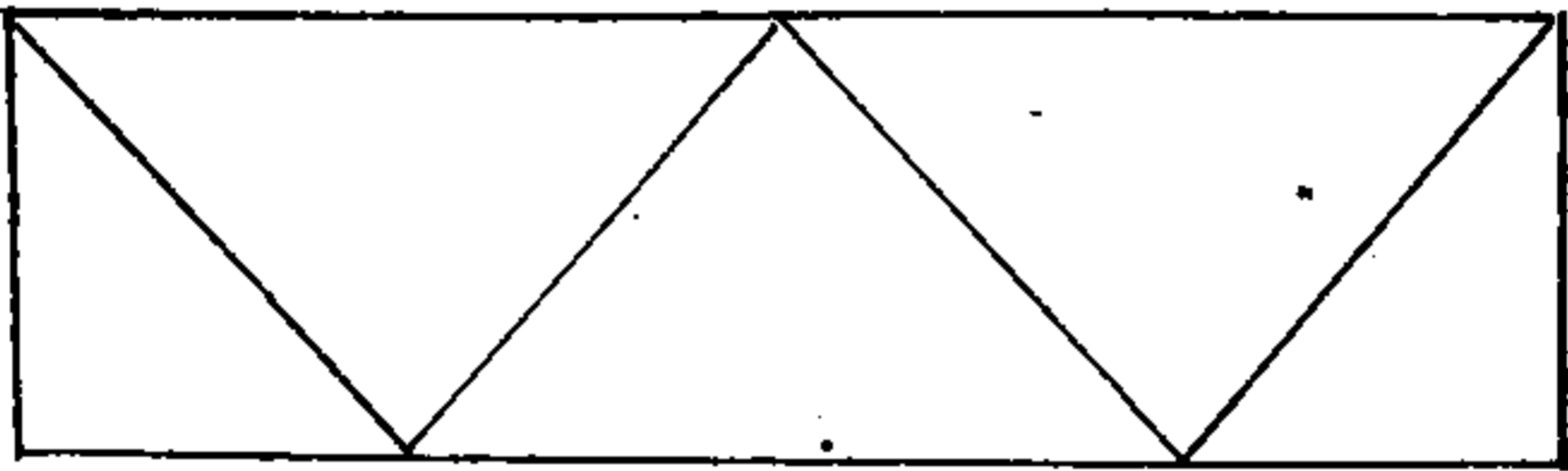
بڑھا ہے کہ ہر چیز کے کنارہ کو جب کسی قسم کی پھول بوٹیوں سے آراستہ کیا جائے، تو

ایسا کنارہ حاشیہ کہلاتا ہے۔ ہمارے سامنے جو حاشیہ بنا ہوا ہے۔ اس کے اندر

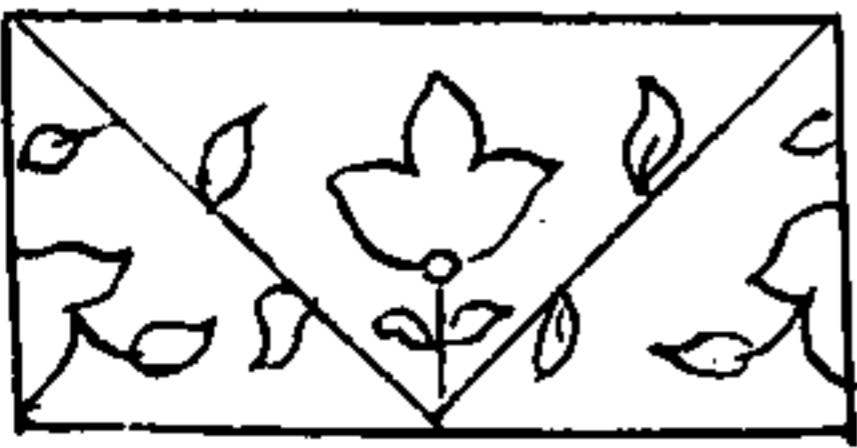
ایک ہا سیدھ میں پھول اور ان کی ڈنڈیاں عمودی صورت میں

میں بھدی سی دکھائی دیتی ہیں۔ خوش زمانی کا تقاضا ہے کہ اس حاشیہ کے متوازی دونوں خطوں کے ساتھ ساتھ پھول ہوں۔ ایسا کرنے سے کیا ہی خوشنما حاشیہ دکھائی دے گا۔ اسی لیے استادوں نے حاشیوں میں طریقوں سے پھول سجانے اور وابستہ رکھنے کی خاطر ڈنڈیوں کو موڑدار پچیدہ۔ گھونگھروالی شکلوں میں بنایا ہے۔ اور ایسی شکلوں والی ڈنڈیوں کا نام "ہیل" رکھا ہے۔ یوں تو بوٹی "پھولوں کلیوں اور پتیوں کو اپنی شکل و صورت میں دیکھتے وقت کہتے ہیں۔ لیکن استادوں نے ان بوٹیوں کو مختلف شکل کی ہیلوں کے ساتھ وابستہ کرنے کے بعد بھی "بوٹے" ہی کہا ہے اسی لیے جب کہیں کسی چیز پر پھولوں کو ڈنڈیوں سے وابستہ دیکھتے ہیں تو اکثر یہی کہتے ہیں۔ کہ اس چیز کے ہیل بوٹے اچھے ہیں اس طرح واضح ہوا کہ پھول کو بوٹا اور کسی شکل میں دکھائی آگئی ڈنڈی کو "ہیل" کہتے ہیں۔ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ حروف تہجی کو تغیر و تبدل کرنے سے نثر نظم میں اور نظم مختلف اصناف میں تبدیل ہوتی ہے۔ اسی طرح ہمارے پھول وہی اور اسی گنتی کے ہوتے ہیں اس طرح ہیل بدلنے سے ہی مختلف حاشیوں کے نقشوں میں تبدیلی آئی ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ ایسی ہیلوں کو بنائیں۔ جن کے ساتھ انہی پھولوں کو وابستہ رکھ کر مختلف قسموں کے حاشیے بن جائیں۔

(۱) اس قسم کی ہیل کا نام تکونی ہیل ہے۔ انگریزی میں ایسے خط کو زگ زیگ

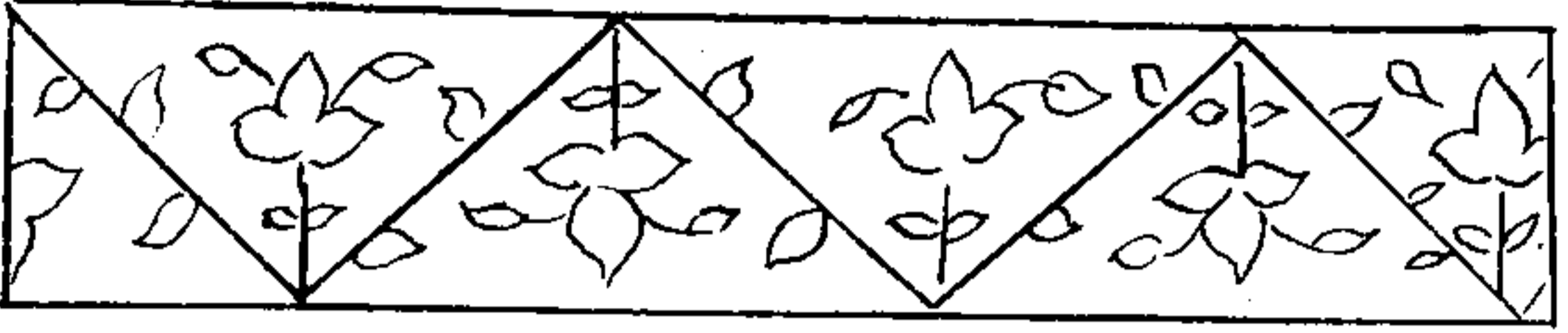


(ZIG ZAG) کہتے ہیں۔ ایسا خط ہم اسکیل کی امداد سے 45° کے زاویہ پر مثلث کے دو برابر حلقوں کو ایک دوسرے کے مخالف طانے سے ایسی ہیل بنا سکتے ہیں۔ غیر متوازی خطوں سے جو مثلث نما شکل بن جاتی ہے۔ اس میں ہم ایک ایک پھول جڑ



سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ہیل کے زاویوں میں پھول کی ڈنڈیوں کو ہیل کے ساتھ وابستہ کر سکتے ہیں۔ پھولوں کو وابستہ کر کے بھی ہیل کے

ساتھ ساتھ کچھ خالی دکھائی دیتی ہے۔ اس لیے ایسی جگہوں کو تپوں سے بڑھ کر سکتے ہیں اور ایسا کرنے سے حاشیہ مکمل ہو گیا۔



۱۲) اس قسم کے ہیل کو کناری ہیل کہتے ہیں۔ ایسی ہیل اکثر حاشیوں کے کناروں



کے ساتھ ساتھ بنائی جاتی ہے اور اس قسم کی ہیل کی چوڑائی بالکل کم ہوتی ہے۔ اور کھپول بھی

اکثر نیم تنگونی میں لگاتے ہیں۔ بلکہ ایک دو یا تین تپوں والی کلیوں کو ہی ایسی ہیل



کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں۔ اور جگہ سج جانے پر چھوٹی چھوٹی پتیاں

وابستہ رکھی جاتی ہیں۔ حاشیہ کے ساتھ لگنے والی اس قسم کی ہیل کو کنگری ہیل بھی کہتے ہیں۔



۱۳) اس قسم کی ہیل کو سلپی ہیل کہتے ہیں۔

اور ہیل تمہرے کی طرح حاشیہ کے ساتھ بنائی

جاتی ہے۔ اسی طرح ایک دو یا تین تپوں والی کلیاں وابستہ کی جاتی ہیں جب کہ چوڑائی

میں زیادہ رکھی جائے تو اس میں کلیوں کے علاوہ گھاس کی پتیاں بھی وابستہ کی

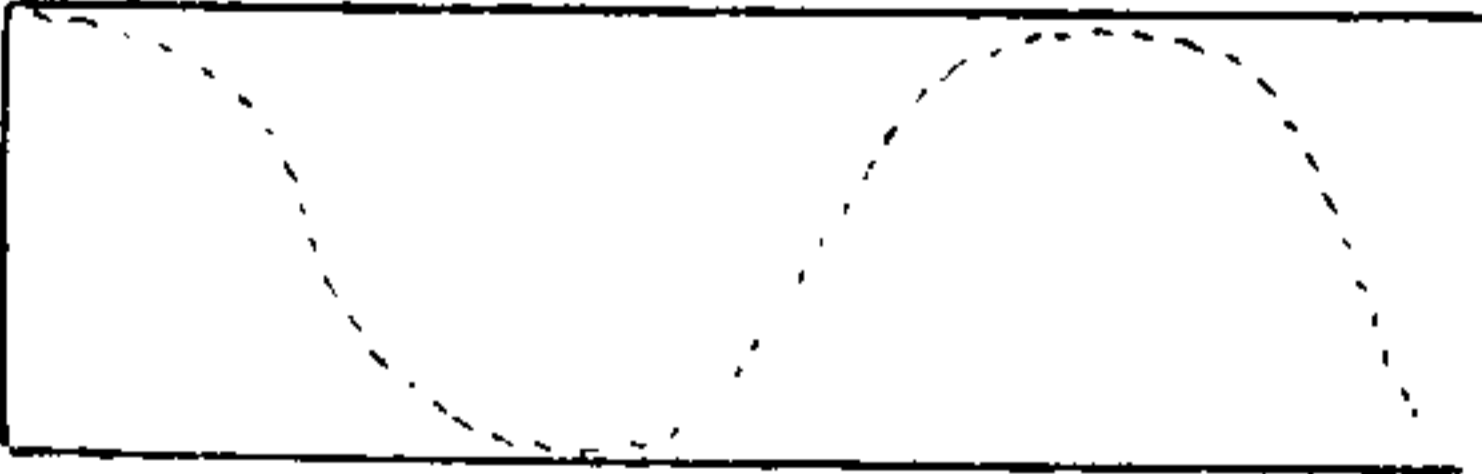


جاتی ہیں۔ کسی باریک اور

چھوٹے سائز کے نقشہ کو

بڑھا کر حاشیہ کے بدل بھی

لگائی جاتی ہے۔



۱۴) اس قسم کی ہیل

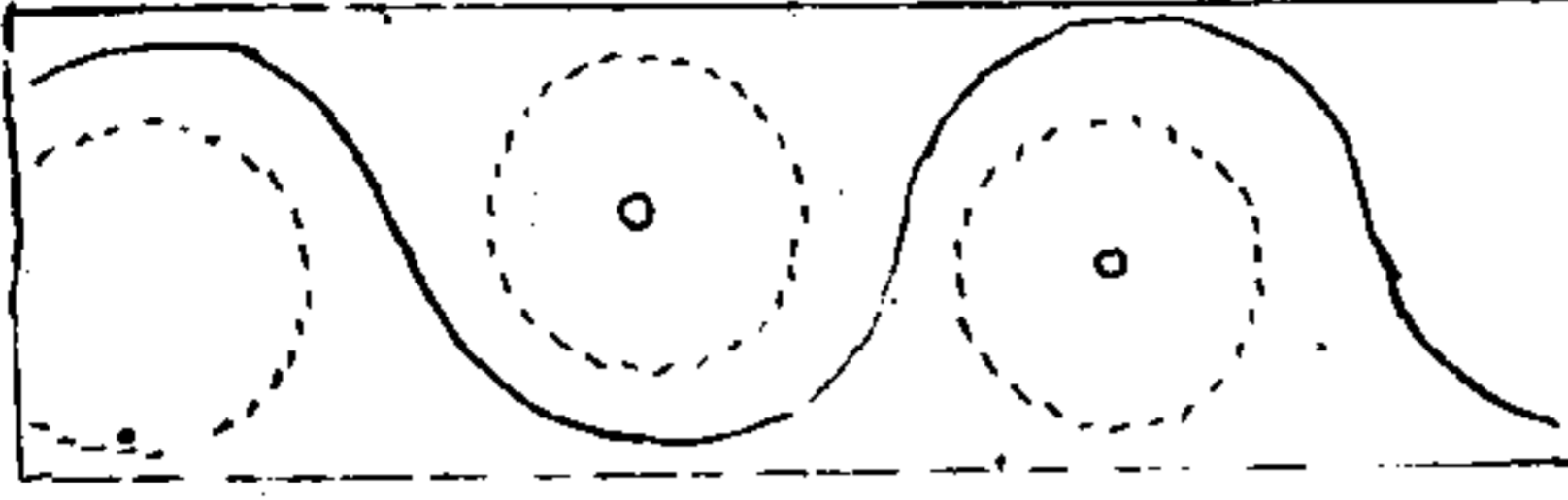
کا نام "اسلیسی" یا "اریج" ہے۔ اس ہیل کو جس خط میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کو

توسی کہتے ہیں۔ کیوں کہ ایسا خط اوپر اور نیچے ایک ہی پیمائش کی توسی لانے سے بنتا

ہے۔ دو متوازی خطوں کے درمیان مربع کے برابر حصے بنا کر الٹی سیدھی توسیوں کو ملائی

(جیسا کہ پرکار سے ایسی ہیل کا بنانا سیکھا ہے) جن میں ہر قسم کے پھولوں کے خاکے بنا سکیں گے۔ جب ہم پھولوں کو دیکھنے ہیں کہ ہر پھول دائرہ کی صورت میں دکھائی

دیتا ہے۔ اسی لیے



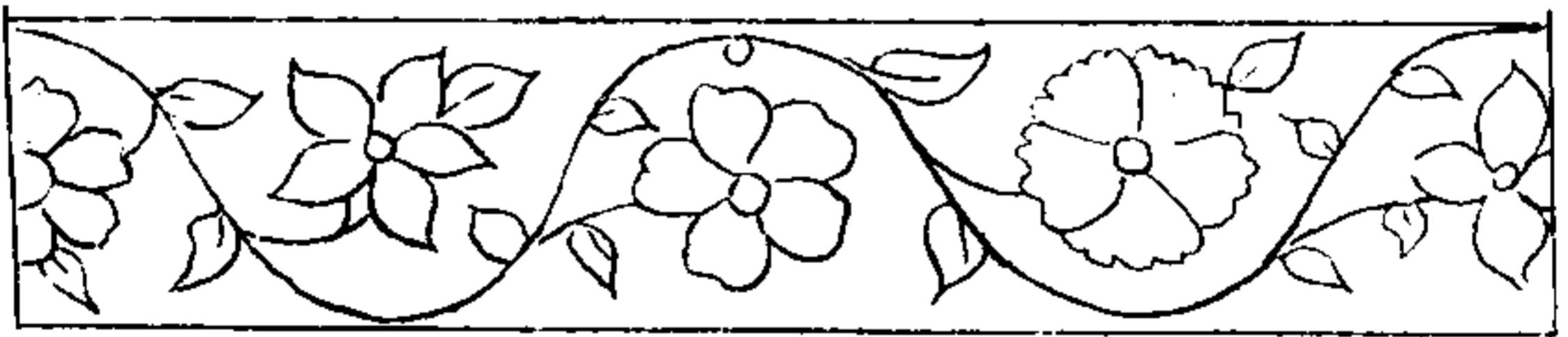
قوسوں کے درمیانی

حصوں میں پھولوں

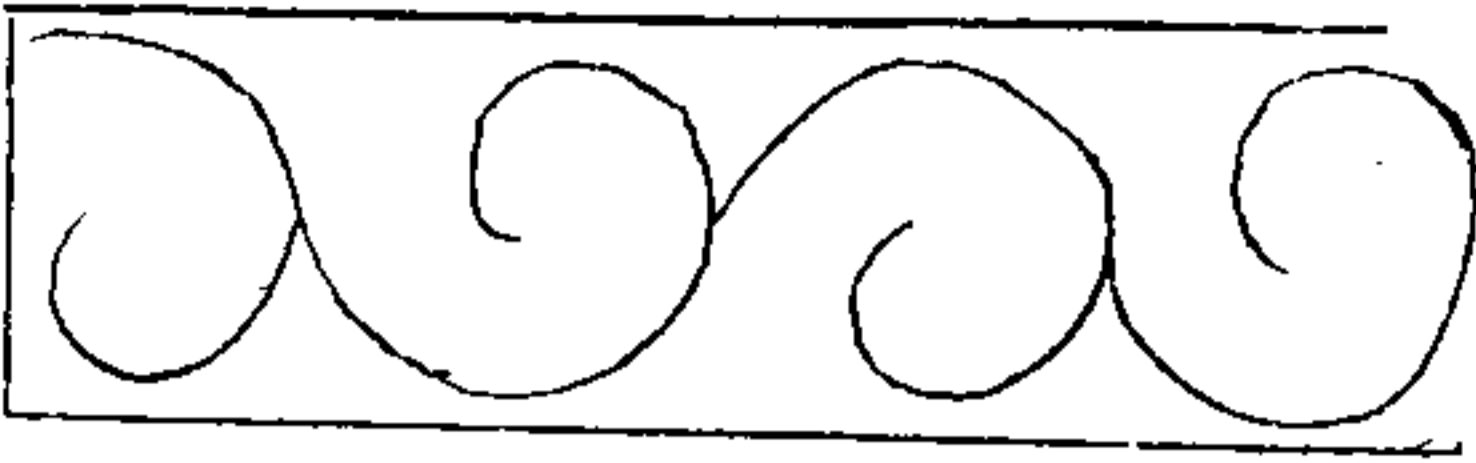
کی بجائے دائروں

کے نشان رکھے۔ اب ہمیں ان پھولوں کی ڈنڈیوں کے ساتھ وابستہ رکھنا ہے۔ یہ ہر رامنشا کہ ہم ان پھولوں کی روانی دائیں کو دکھائیں یا بائیں کو لیکن اس وقت ان پھولوں کی قطار ہم دائیں کو دکھائیں گے۔ یہ فطری بات ہے کہ ہر بوٹے کے ساتھ کلی اور پتیاں ہوتی ہیں اس لیے سجاوٹی نقشوں میں کلیاں وہاں دکھائی جاتی ہیں جہاں نقشوں میں پھولوں پتیوں اور ہیل دکھانے کے بعد کچھ ایسی جگہ بچے۔ جس میں کلی سماسکے۔ لیکن پودے کے مرجھانے کے بعد بھی گھاس پتی بعد میں مرجھاتی ہے۔ اور اکثر پھول کے نکلنے سے گھاس کی پتیاں نکلتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ پھول کے بعد گھاس پتی اور ہیل بنا کر اگر جگہ بچ جائے تو کلی کو دکھایا جائے۔

ہمارے حاشیہ میں گھاس پتیوں کے لیے ابھی جگہ ہے اور ہم نے دو دو قوسوں کو ملا کر الٹی سیدھی چھوٹی بڑی مختلف شکلوں میں پتیاں بنانا سیکھا ہے۔ لہذا اسی طرح بنا کے دکھائیں۔



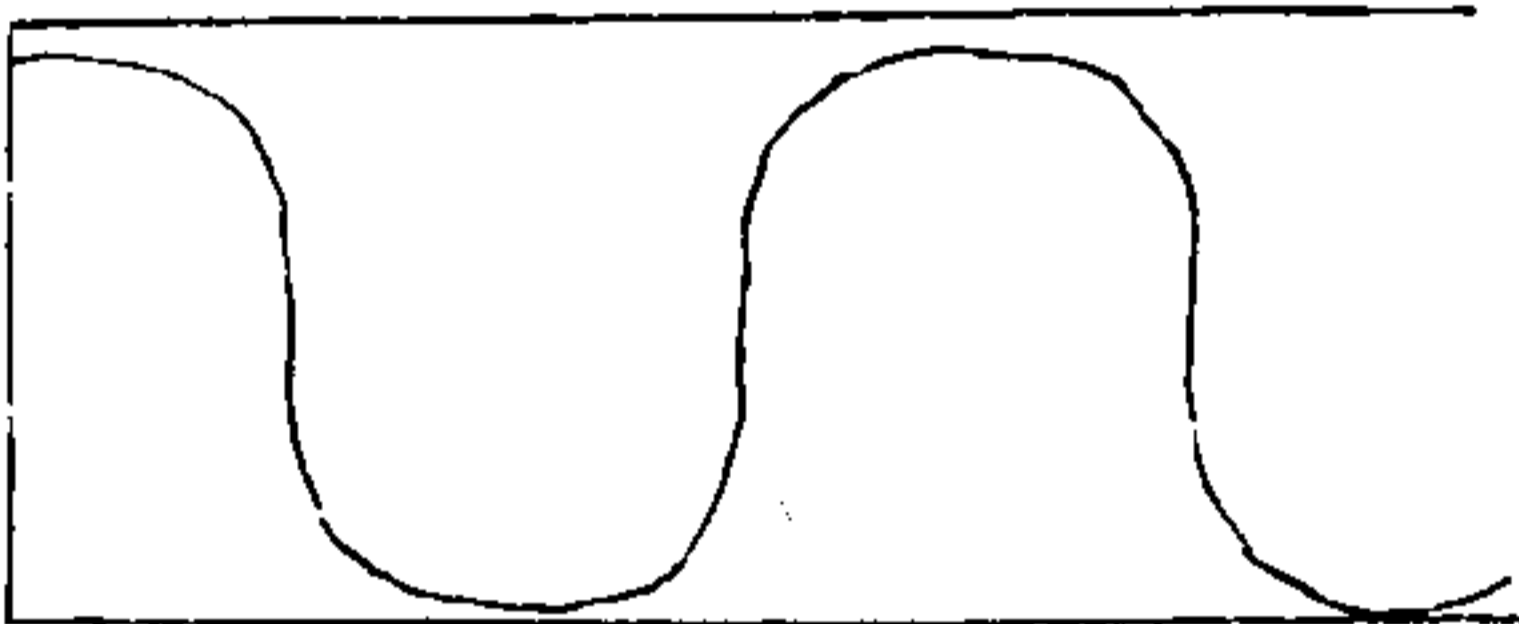
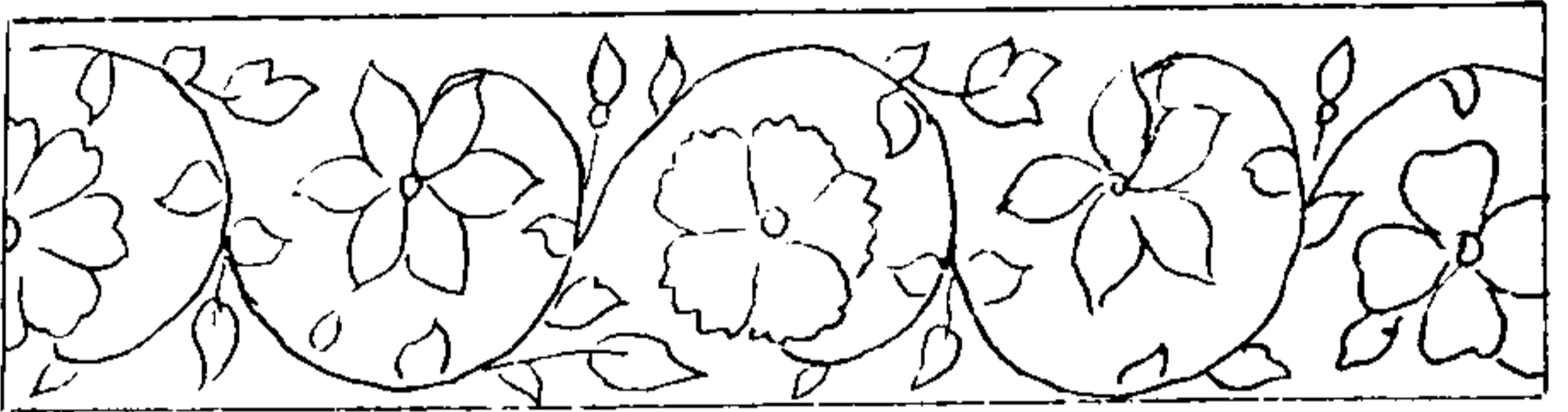
اس طرح ایک خوشنما حاشیہ بنا۔ اس کے ہر پھول کا اپنا اپنا رنگ ہے۔ اپنے اپنے رنگ کے اوپر باریک باریک لکیریں ذرا تیز اور شوخ رنگوں سے دی جائیں تو یہ حاشیہ اسی طرح قدرتی پھولوں جیسا دکھائی دے گا۔ جیسے باغ سے پھول جن کر اس قطعہ پر سجائے گئے ہوں۔ ہمیں ایسا حاشیہ ست مرتبہ بنانا چاہیے تاکہ ہم دیکھے بغیر



اس قسم کے ہیل بوٹوں والا
حاشیہ بنا سکیں۔

(۵) اس خط میں

نی ہوئی ہیل کو گھونگھریالی ہیل کہتے ہیں۔ نقاشوں کی اصطلاح میں اس کو کا بنج "بھی کہتے ہیں۔ یہ ہیل پھولوں کو وابستہ رکھنے کے لیے پہلے ہی پیچیدہ صورت میں چلنے والی ہیل دکھاتی ہے۔ کیوں کہ گھونگھر کے سر ابھی کھلے ہیں۔ اس لیے پھول انہیں سروں کے ساتھ وابستہ ہوں گے۔ پہلی ہیل کی طرح اس ہیل نے بھی پتیوں کے لیے جگہ چھوڑ دی ہے۔ لہذا خالی جگہوں پر چھوٹی چھوٹی پتیاں اسی طرح جوڑیں گے جس طرح پہلے جوڑا تھا۔

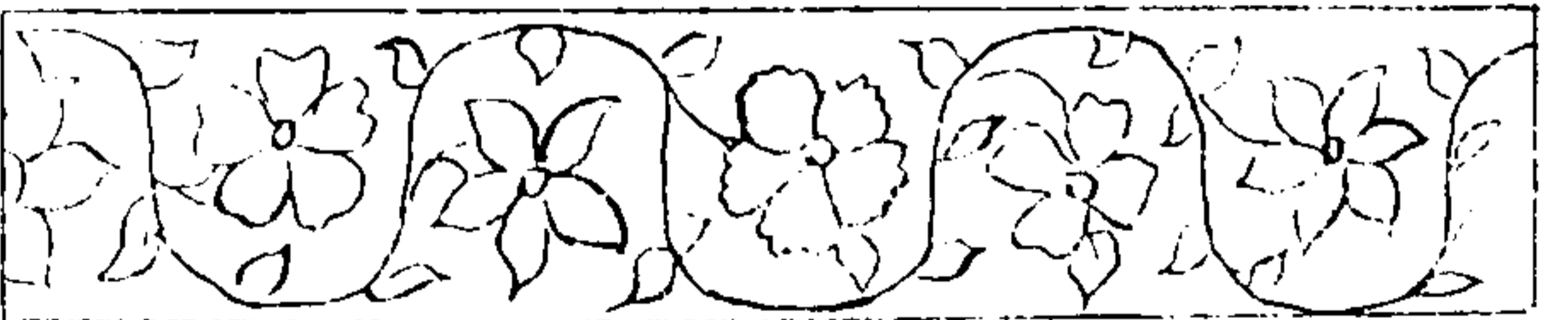


(۶) اس قسم کی ہیل کو

محرابی ہیل کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ
خطا لے سیدھے محرابوں کا نقشہ

دکھاتا ہے۔ اسی لیے اس کو

محرابی ہیل کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس ہیل نے پھولوں کے لیے جگہیں معین کر دی ہیں لہذا ہر قطعہ میں ایک ایک پھول کو ہیل کے ساتھ وابستہ کریں اور کچی ہوئی جگہوں پر ہیل



اور پھولوں کے ساتھ چھوٹی چھوٹی پتیوں کو چھوڑ دیں گے۔ اس طرح اس حاشیہ کا
خاکہ مکمل بن جائے گا۔

(۷) اس ہیل کو چلتی

ہیل کہتے ہیں۔ کیوں کہ اس
قسم کی ہیل کا خط متواتر نہیں



چلتا بلکہ ایک پھول کے بعد دوسرے پھول کو جوڑتا ہے۔ اس قسم کی ہیل پھولوں کو دکھانے
کے لیے بہت ایسی جگہ بچاتی ہے جس میں پتوں کے علاوہ چھوٹی چھوٹی ٹکلیاں بھی سما سکتی
ہیں۔ ہم نے ایک دو یا تین پتوں والی کلیوں کے نقشے بنانے کے سلسلے میں سیکھ لی ہیں۔ جگہ

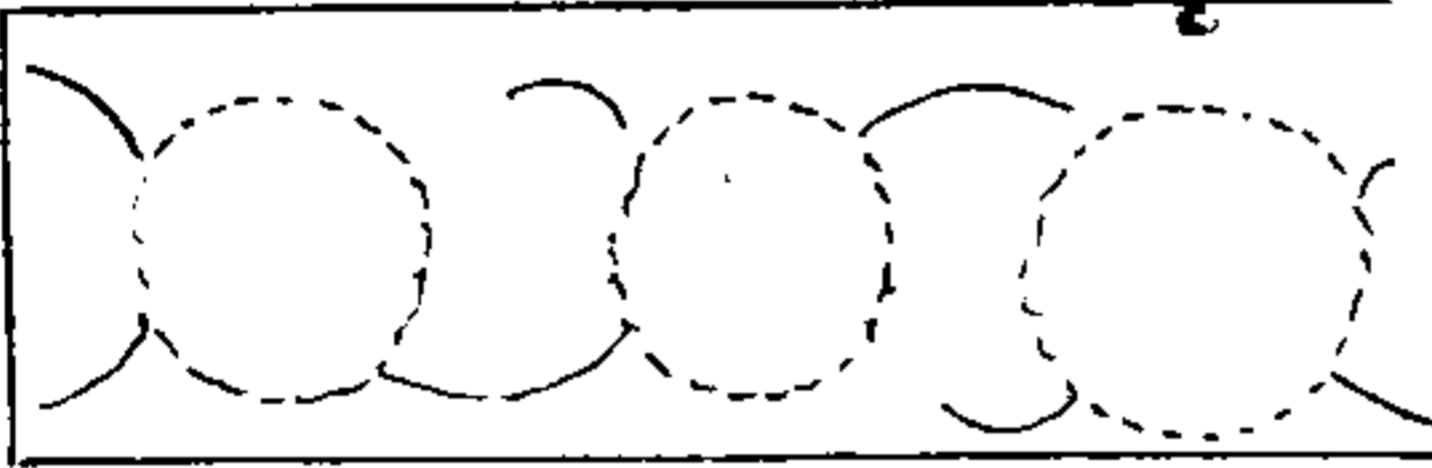


کی نسبت مد نظر رکھ کر تین جڑی والی کلیوں کو ان پھولوں اور ہیل کے درمیان جوڑ سکتے
ہیں۔ اس طرح اس قسم کی ہیل میں اس حاشیہ کا خاکہ مکمل ہو گیا۔

(۸) اس ہیل کو گھونگھریالی

چلتی ہیل کہتے ہیں۔ اس لیے کہ

متواتر بنی ہے۔ گھونگھریالی اس



لیے کہ پھولوں سے پرے نکل کر

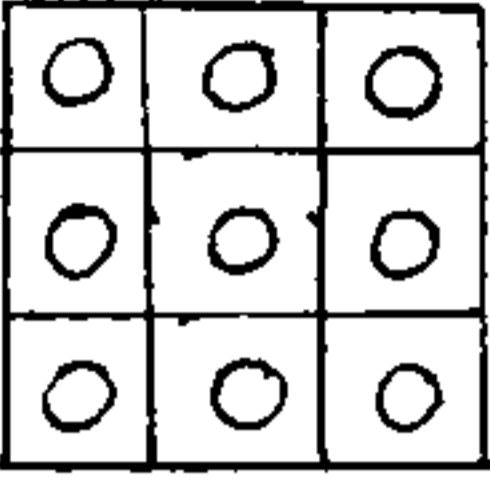
گھونگھروں کی شکل میں نمودار ہو کہ کلیوں کو اپنے ساتھ جوڑتی جاتی ہے۔ پھول تو
اپنی جگہوں پر لگے ہیں۔ کلیوں کے لیے میں منتظر ہے۔ لیکن جگہ کی نسبت بڑی ہے۔



اس لیے ان جگہوں کو دو پتیوں والی کلیوں سے پڑ کریں گے۔

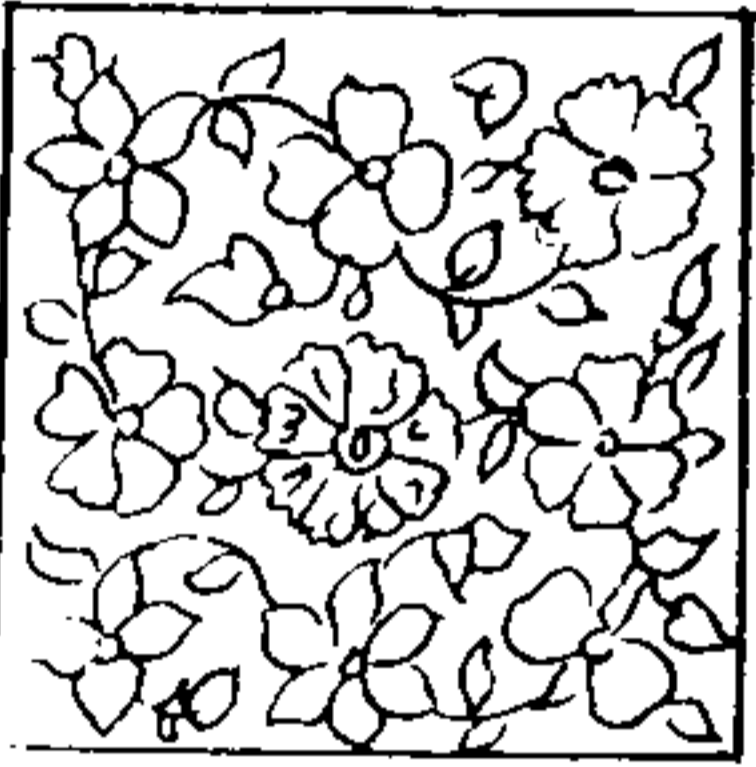
ہم نے انہیں تو مختلف پھولوں کو جن کے خاکے بنانے پہلے سے سیکھنے ہیں۔ آکھ
مختلف ہیلوں سے وابستہ رکھ کر آکھ قسم کے حاشیوں کو بنایا ہے۔ اب کسی بھی لمبائی

چوڑائی کا مربع بنانا ہم کو آگیا ہے۔ نو قسم کے پھول بھی بنا سکتے ہیں۔ کیوں نہ ایک مربع ۴×۴ بنا کر اس میں ان پھولوں کے نقشے بنائیں۔



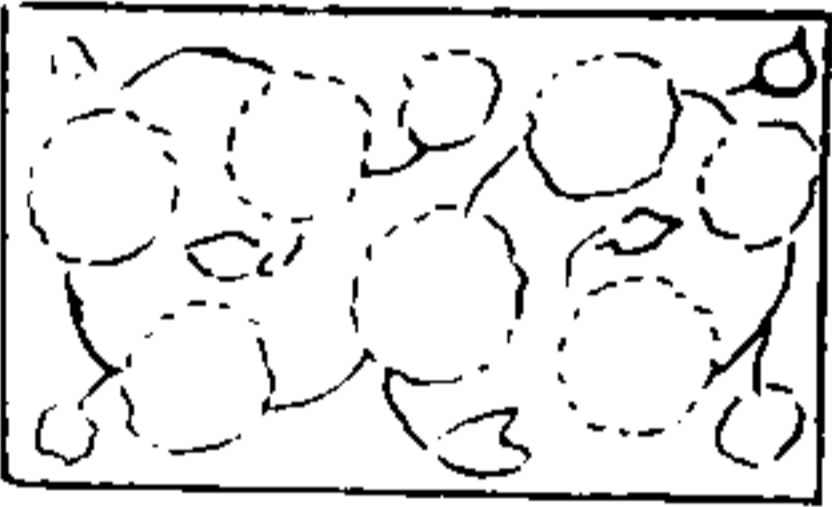
اس مربع میں ان پھولوں کو ایک ترتیب سے رکھ کر ایک دوسرے کے درمیان مساوی جگہ چھوڑیں گے۔ تاکہ ایک طرف بھاری اور ایک طرف ہلکا دکھائی نہ دے۔ اس لیے

اس مربع کو نو چھوٹے چھوٹے مربعوں میں تقسیم کر کے آسانی سے ہر مربع میں دائرہ کی صورت میں ایک ایک پھول بنا سکتے ہیں۔ ہمارے سبھی پھول دائروں کی صورت میں ہیں۔ اس طرح ان کے خاکے بنانے میں آسانی ہے۔ پھولوں کے ارد گرد مساوی نسبت کی جگہیں بچی ہیں۔ پہلے ہر پھول کو چلتی ہوئی ہیل کے ساتھ وابستہ کریں گے۔



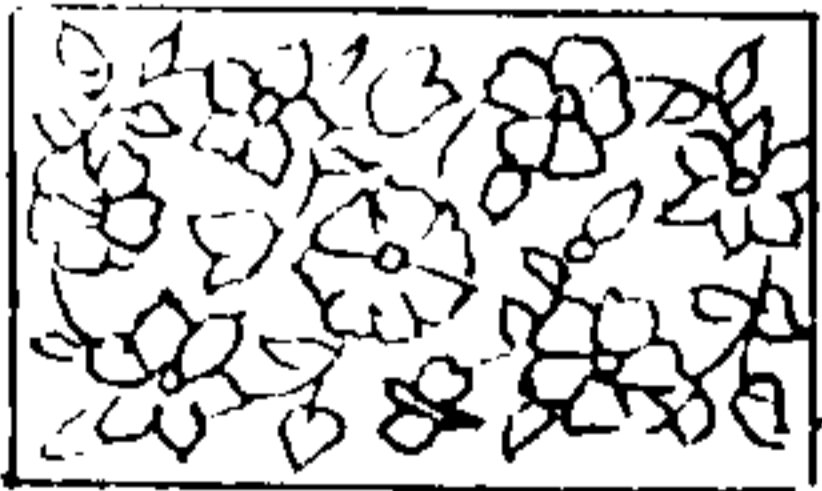
اس کے بعد بچی ہوئی جگہوں پر پتوں کے ہل بوٹوں کے ساتھ ملائیں۔ اس طرح ہم نے ایک مربع شکل میں پھولوں کا نقشہ مکمل کیا۔

اب شکل نہیں اگر ہم ایک مستطیل شکل میں انہیں پھولوں کو بنائیں۔



ایک مستطیل ۵×۴ کھینچیں۔ اس میں جگہ کا توازن رکھنے کے لیے نو پھولوں کی خاطر دائروں کی صورت میں بنائیں۔ اس کے بعد چلتی ہوئی گھونگھریالی ہیل سے پھولوں کو جوڑیں۔ باقی بچی

ہوئی زمین پر پتوں کو پھولوں اور ہیل کے ساتھ جوڑ دیں۔ دائروں کی صورتوں کو پھولوں کے نقشوں میں تبدیل کریں گے۔ اس طرح



ہم ان پھولوں کو مستطیل شکل میں بھی سجا یا۔

اسی طرح جب ہم جاہیں

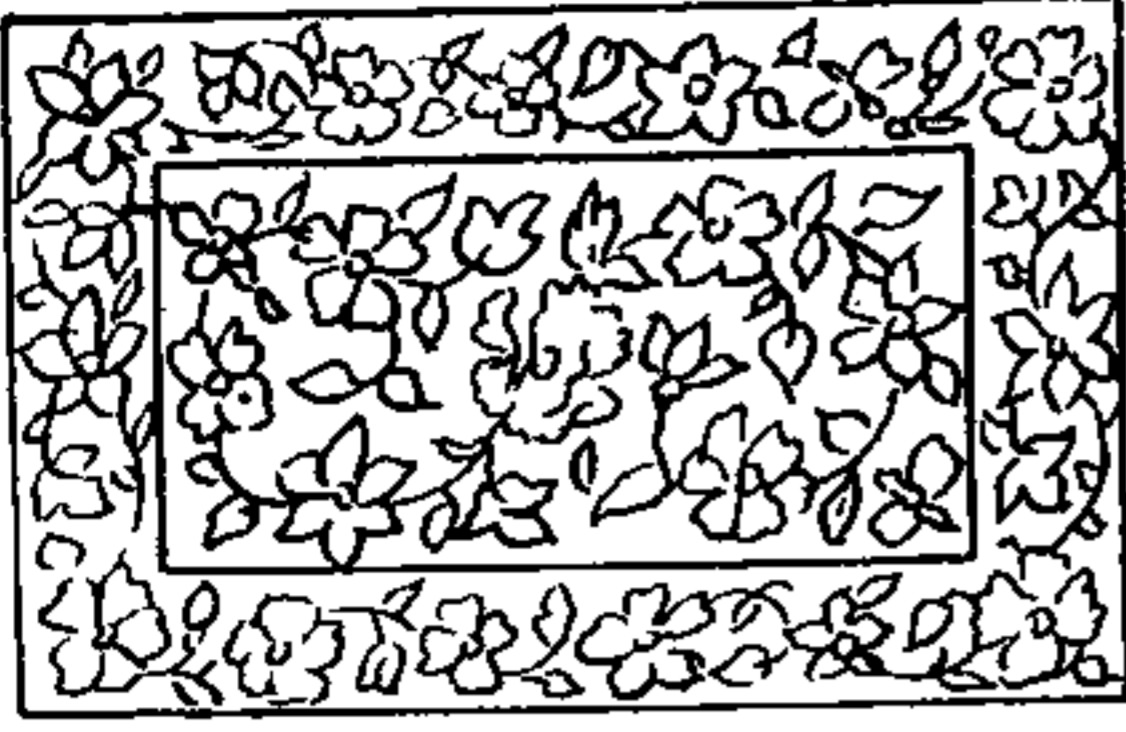
تو گول شکل میں بھی ان

پھولوں کو بنا سکتے ہیں

اور یہ بھی سمجھایا ہے کہ

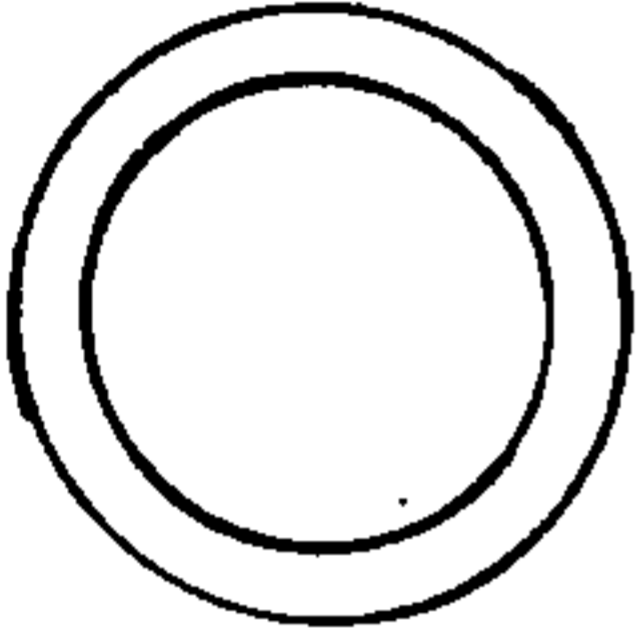


ہم نے پھولوں کو حاشیوں میں بنایا ہے حاشیہ منن کے ساتھ بنایا جاتا ہے۔

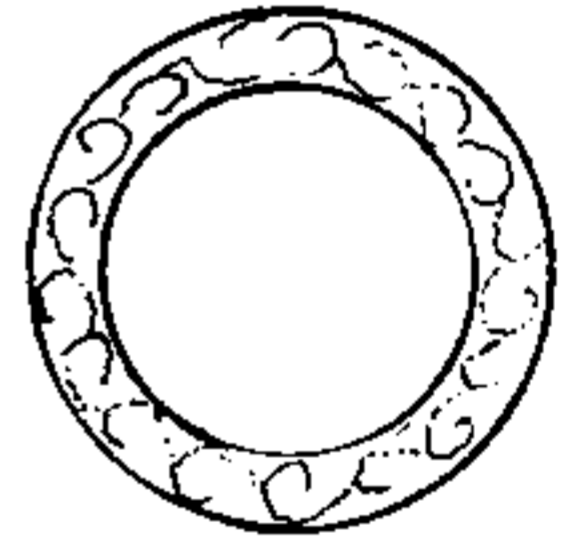
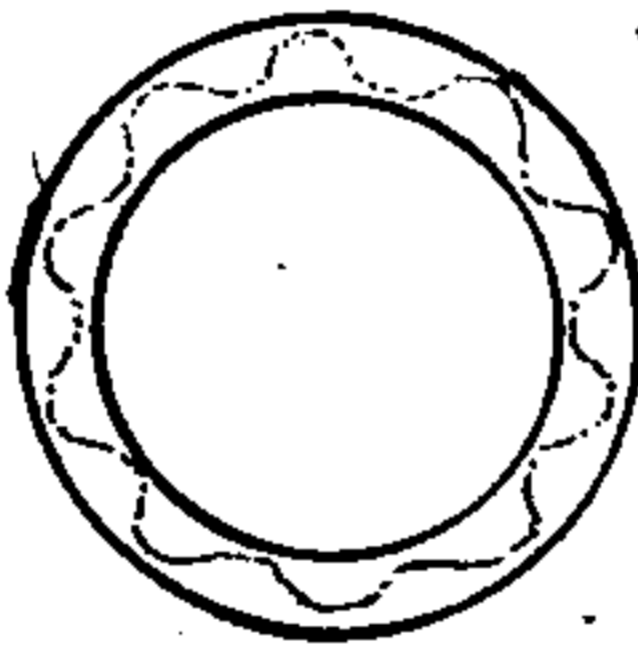
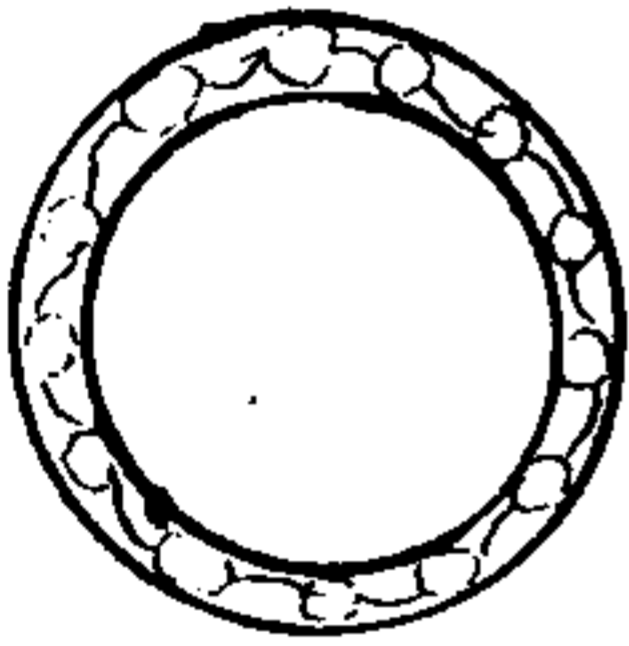


اس لیے جب ہم بنائے ہوئے مستطیل
شکل کے نقشہ کو کسی حاشیہ کے
ساتھ ملائیں تو اس طرح پورا
اور مکمل نقشہ بن جائے گا۔ اور
یہی صورت مربع شکل میں بنانے

کے لیے اختیار کرنے سے مربعی صورت کا نقشہ بن جاتا ہے جس کو چکور بھی کہتے ہیں۔ پس
اگر ہمیں گول شکل میں کسی پیمائش کا نقشہ معہ حاشیہ بنانا ہو تو دائرہ میں نقشہ
بنانے کی وہی صورت ہے۔ جیسے ہم نے پہلے بنایا۔ گول



شکل کے لیے حاشیہ معین کرنا تو ہم نے سیکھ لیا ہے۔
یعنی کسی دائرہ کے متوازی مطلوبہ چوڑائی کا دائرہ
کھینچیں۔ یہ بیرونی دائرہ اندرونی دائرہ کا
حاشیہ کہلائے گا۔ اس گول حاشیہ میں ہر قسم کی
بیل بنا کر پھولوں کو سجایا جاسکتے ہیں۔



ہم نے اقسام بہ اقسام پھول بوٹیاں بنائیں۔ انکو
ہم نے ہر ایک قسم کے نقشوں میں استعمال کیا۔ حاشیہ
بنائے مربعوں میں سجاے۔ مستطیلوں میں ان ہی پھولوں
کو مزین کیا۔ گول شکلوں میں بھی ان کو سجا کر دکھایا۔



اسی طرح یہ بنائے ہوئے نقشے ہم جس قسم کی چیز پر چاہیں استعمال کر سکتے ہیں پھول
بوٹوں کو مربعی، مستطیلی یا گول شکل کے نقشے بنا کر قالین کے لیے استعمال کر سکتے
ہیں۔ ان ہی شکلوں میں جا لکدوزی کے لیے جو نقشے کپڑوں پر بنائے جاتے ہیں وہ
اسی طرح تیار کیے جاتے ہیں اور خاکے ڈال کر برشوں سے بنائے جاتے ہیں۔ جا لک

انہیں نکھی ہوئی بیل بوٹیوں کو اُون یا ریشم سے بھر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک سوزن کار
 رفوگر کے لیے کپڑوں پر خاکے بنائے جاتے ہیں اور وہ سوئی سے ریشم بھر دیتا ہے۔ ایک
 چھینٹ سا ز اسی طرح نقشے بنا کر چھاپے کھدواتا ہے۔ بعد میں مختلف رنگوں سے
 مختلف کپڑوں پر چھاپتا ہے۔ دیواروں اور چھتوں پر نقاش اسی طرح نقشے بنا کر خاکے
 چھاپ کر رنگ آمیزی کرتا ہے۔ اور پیریشی نقاش ہر قسم کے ساختہ کو گچ و رنگ پائی
 کر کے اپنی یادداشت سے ایسے ہی خاکے کھینچ کر رنگ آمیزی کرتا ہے۔ اور خود بنائے
 ہوئے "موقلم" سے برگوں کی کشائی کر کے تیلی اور باریک لکیریں دے کر خوش نما بنا دے
 اوپر سے وارنش کر کے بازار میں متعلقہ دوکان داروں کو فروخت کرتا ہے۔ دیکھیے
 ہمارے نقشے کئی قسم کے پیشہ وروں کے کام آتے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے
 آپ کو اس قابل بنائیں کہ ہر پیشہ ور کو اس کی ضرورت کے مطابق نقشے تیار کر کے دیا
 کریں۔ ایسا ہم بھی کر سکتے ہیں جب ہم اپنے آپ کو اس فن میں تجربہ کار بنائیں۔ ایسے تجربات
 کرنے کے لیے ہمیں ان سیکھے ہوئے پھولوں کو ایک تختہ سیاہ پر بنا کر ہر روز اسٹری
 اور برگ کشائی کر کے موقلم کی نوک سے باریک لکیریں اسی طرح دیا کریں جس طرح
 قدرت کے بنائے ہوئے پھولوں میں ہوا کرتی ہیں۔ اور ان پھولوں کو مختلف قسم کے
 حاشیوں اور نقشوں میں تبدیل کیا کریں۔ تاکہ نقشوں کے تغیر و تبدل کرنے کی مشق
 ہو۔ اس طرح نئے پھولوں کی بناوٹ ہم خود کریں۔ کیوں کہ کسی چیز کی بناوٹ اس وقت
 تک مشکل ہوتی ہے جب تک کہ بناوٹ کی ترکیبوں کو سمجھنے سے انسان دور رہتا ہے۔
 ہم نے بہت سے پھولوں کو بنانے کی ترکیبیں سمجھ کر تجربات بھی کیے۔ اس لیے نئے نئے
 پھولوں کے نقشے بنانا ہمارے لیے آسان ہیں۔ ایسا کرنے سے ہم دوسری جماعتوں
 میں پہنچ کر بالکل آسانی سے نئے نئے اسباق لے سکتے ہیں۔ اور انہیں سے نقشہ کشی کی
 مہارت حاصل کر کے دوسرے پیشہ وروں کے لیے نقشے مہیا کرنے کے قابل بن سکیں گے
 تجربہ کن شخصوں پر بنائے پھولوں کو مختلف رنگوں میں دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔
 صرف ایک رنگ سے ظاہری خاکہ کو بھر کر پھولوں کے اصلی نقشے سامنے رکھ کر برگ کشائی
 کر کے پھولوں کے رنگوں کے مطابق باریک باریک لکیریا دیں۔ اس طرح پھول قدرتی
 طور پر خوشنما دکھائی دیں گے۔

جس طرح پھولوں کو ہر فنکار کسی نہ کسی طرح اپنے فن میں استعمال کرتا ہے اسی طرح ہر شکل کے پرندوں کو بھی نقشوں میں استعمال کرتا ہے۔

پھولوں کے خاکے یا نقشے جس طرح انداز اور ذہن کے استعمال سے بن سکتے ہیں۔ اسی طرح ہر کسی شے کا نقشہ یا خاکہ بنایا جاسکتا ہے۔ ہمارے سامنے چند پرندوں کے نقشے ہیں اپنے انداز اور قوت باصرہ سے ان کے خاکوں کو آسانی کے ساتھ بنا سکتے ہیں۔ یہ بلبل

ہے اس کے ظاہری خط کو بغور مطالعہ کر کے ہی اندازہ ہوتا ہے کہ اس کی چونچ دائیں طرف کولتے ہوئے دو ترچھے خطوں سے بنے گی۔



کلخی اور پر کو جاتے ہوئے دو غیر متوازی قوسوں کو ملا کر بنتی ہے ہم گردن دو متوازی قوسوں کو لمبائی میں لیتے ہوئے ایک دوسرے کے مخالف بنانے سے، جسم ایک دوسرے کے مقابل ترچھے لے کر قوسوں کو ذرا لمبائی کے ساتھ دم، دو کم متوازی اور ذرا ترچھے خطوں کو لمبائی کے ساتھ سر۔ دم کی گولائی نون غنہ کو دائیں جانب خطوں کے سروں کے ساتھ لانے سے اس طرح چھوٹے قوسوں، ترچھے عمودی اور افقی خطوں سے ہر شے کی ساخت کا خاکہ انداز کے ساتھ بنایا جاسکتا ہے۔ ذیل میں دکھائے گئے پرندوں کے خاکے بھی اسی طرح بنائے جاسکتے۔ مشقیں کر کے اپنے ہاتھ اور آنکھ کے انداز سے خاکہ کشی کو تجربہ میں لائیں۔



علم مناظر کشی

(PERSPECTIVE)

ہم جانتے ہیں کہ جب کوئی چیز بنائی ہوتی ہے، اس کے ناپ طول و عرض اور شکل کا اندازہ متعین کرنا پڑتا ہے۔ دنیا کی ہر شے اپنی شکل میں دکھائی دیتی ہے، جب کہ انسان ہر ایک شے کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ اس لیے صاحب عقل انسانوں نے ضرورت کی چیزوں کی نقلیں تیار کرنے کے طریقے ایجاد کیے۔ اور بڑی سے بڑی چیز چھوٹی بنا دی اور چھوٹی سے چھوٹی چیز بڑی بنا دی۔ ہمارے ہنر میں جو کوئی چیز استعمال ہوتی ہے، وہ شکل رکھتی ہے۔ جس طرح کوئی انسان ہر چیز کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا، اسی طرح ایک نقاش بھی تیار شدہ کسی چیز کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ کیوں کہ وہ ان چیزوں سے ضروریات زندگی اور خواہشات پوری نہیں کر پاتا۔ بلکہ ان چیزوں کی قیمت سے ایسا کیا جا سکتا ہے۔ لہذا جو چیز اپنے پاس نہ رہے، اور دوسرے وقت پر اس چیز کی ضرورت پڑے، جس کی شکل متعین نہ ہو تو قدرتی امر ہے کہ ایسی چیز بنائی نہیں جا سکتی۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم بھی ہر چیز کی شکل کو متعین رکھنے کا طریقہ سیکھیں۔ اور سب چیز کی نقل صحیح بنا سکیں۔ اس قسم کے طریقہ یا ڈھنگ کا نام پرسپیکٹو (PERSPECTIVE) یعنی علم مناظر کشی ہے۔

یہ نقشہ بنانے کا صحیح طریقہ ہے جس کے تحت کسی چیز کا نظارہ اصل شکل اور حالت میں ظاہر ہوتا ہے۔ کوئی نظارہ ہو یا چھوٹا بڑا، گول یا مربعی قسم کا مجسمہ ہو۔ علم مناظر کے قواعد ان پر یکساں حاوی ہوتا ہے۔ جس طرح قواعد نہ جاننے والا طالب علم زبان دانی پر عبور حاصل نہیں کر سکتا، اسی طرح علم مناظر کشی کو نہ جاننے والا طالب ہنر قابلیت

حاصل نہیں کر سکتا۔

علم مناظر کشی کو سمجھنے کے لیے قدرتی مناظر کا مطالعہ کیا جانا چاہیے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ نظر تجربہ کار ہوگی، جس سے کسی چیز کا صحیح اندازہ کرنا آسان ہوگا۔

قاعدے اور طریقے کیا ہیں، جو کسی چیز، مجسمہ یا منظر کو بنانے کے وقت خود بخود پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ایک نو آموز کو جب تک ان قاعدوں اور طریقوں سے واقفیت نہ ہو تب تک یہ نو آموز ان قاعدوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اور جس کسی چیز کی نقل کرے گا وہ غلط ہوگی۔ اس لیے علم مناظر کشی کے تحت یہ امر لازمی ہے کہ کسی بھی چیز کو نظر سے دور رکھ کر نقل کی جائے۔ کیوں کہ اس طرح چیز کی اصل شکل معین ہوتی ہے جس چیز کو دوری پر معین کر کے نقل کی جاتی ہے اس کے اطراف برابر دکھائی نہیں دیتے کیوں کہ ہر چیز جتنے فاصلے پر ہوگی چھوٹی دکھائی دیتی ہے۔ مثلاً ایک انسان دس فٹ کی دوری پر جس پیمائش کا دکھائی دے گا پچاس فٹ کی دوری پر اس کی پیمائش میں فرق آجائے گا۔ جوں جوں اس کے نزدیک جاتے ہیں اس کی صحیح پیمائش دکھائی دیتی ہے۔ اسی طرح ہر چیز جو دور ہوتی ہے حسامت کے لحاظ سے چھوٹی بڑی دکھائی دیتی ہے۔

مربعی یا مستطیلی شکل کی چیزیں بھی اسی طرح اپنے اطراف کی صورت میں چھوٹی اور بڑی نظر آتی ہیں۔ ناظر کے سامنے افقی سطح ہر وقت بڑی اور صحیح متوازی خطوں میں ہوتی ہے اور طرفین کی سطحوں کے خطوط ترچھے اور غیر متوازی دکھائی دیتے ہیں۔ گول شکل کے منہ والی چیز کا منہ ناظر کے مقابل رکھا جائے تو برابر گول دکھائی دے گا۔ اور افقی سطح پر رکھ کر یہ گول چیز ترچھی نظر اختیار کرے گی۔ اور یہ صورت بیضوی شکل کے خاکہ میں دکھائی دے گی۔ گول منہ والی چیز جوں جوں نظر کے نیچے دکھائی دے گی طرفین کی ترچھائیاں کم دکھائی دیں گی اور گولائی زیادہ۔ اور جیسے جیسے نظر سے اوپر جائے گی یہی صورت اختیار کرتی جائے گی۔ اور افقی نظر میں گول یا مربعی چیز کی ہر سطح صرف ایک خط کی صورت اور چیز کی موٹائی دکھائی دے گی۔ گلوب جیسا گول ہے ہر وقت دیا ہی گول نظر آئے گا۔ مجسمہ نقشہ کشی میں ہر چیز کو پہلے بنوڑ دیکھا

جانے اور شکل و صورت کو سمجھا جائے کہ مجسمہ کے سطحی خطوط افقی ہیں، ترچھے ہیں، عمودی ہیں یا کسی اور قسم کے ہیں اور یہ کبھی سمجھیں کہ کس طرف کو کس قسم کے خط اپنی صورت میں دکھاسکتے ہیں۔ گول سطح والی چیز کی سطح ہر صورت میں ناظر کو گول ہی دکھائی دے گی۔ لیکن یہ سطح کئی جگہوں پر غیر متوازی ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک پھول دان گول سطح کا بنا ہے لیکن اس کی سطح پر دو متوازی مہینر بنے ہیں۔ ناظر کے سامنے یہی پھول دان ہے۔ اسکو پھول دان کے مہینر دائیں اور بائیں جانب غیر متوازی دکھائی دیتے ہیں۔ اور افقی نظر پر یہ مہینر متوازی ہیں۔ یہی ہیں چند ابتدائی اصول جن کے تحت ایک ناظر کو مجسمہ کی نقشہ کشی کرنی چاہیے۔ اور اس وقت جانچنا چاہیے جبکہ کسی کسی ایک مجسمہ کی نقشہ کشی کرنی ہو۔

نقشہ اتارنے سے پہلے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اس علم میں استعمال ہونے والے خاص الفاظ کے معنوں اور ضرورتوں کو سمجھیں۔

(۱) ناظر: کسی چیز کا مشاہدہ کرنے والے کو ناظر کہتے ہیں اور انگریزی میں اسکو

سپیکٹیر (SPECTATOR) کہتے ہیں۔

(۲) پلین (PLANE) سے سطح مراد ہے۔

(۳) الف) گراؤنڈ پلین (GROUND PLANE) وہ سطح جس پر کوئی

چیز قائم ہو۔ یعنی جس پر کوئی چیز رکھی ہوئی ہو۔ اسی کو گراؤنڈ پلین کہتے ہیں۔ اس کو فور

گراؤنڈ (FORE GROUND) (تصویر کے آگے کا حصہ) اور ہوری زٹل پلین،

(HORIZONTAL PLANE) بھی کہتے ہیں۔ اس حصہ کو نقشہ پر مختصراً G.P. لکھتے

ہیں۔

(ب) فور گراؤنڈ پلین (FORE GROUND PLANE) وہ سطح ہے جو

افق کے متوازی ہو۔ جس میں کوئی بلندی نہ ہو۔ جیسے ساکن پانی کی سطح۔

(ج) ورتیکل پلین (VERTICAL PLANE) عمودی سطح یعنی بیک گراؤنڈ

جو افقی سطح کے ساتھ عمودی حالت میں کھڑی ہو۔

(۴) پیکچر پلین (PICTURE PLANE) یعنی تصویر کی سطح جس پر

کسی چیز کا نقشہ بنایا جائے اس کو پیکچر پلین کہتے ہیں۔ نقشوں پر مختصراً P.P. سے

ظاہر کرتے ہیں۔

(۵) سنٹر آف ویژن (CENTER OF VISION) نقطہ نظری۔ ہوری زنٹل لائن میں ناظر کے سامنے نظر کی انتہا میں جو نقطہ پیدا ہوتا ہے اسی کو نقطہ نظری کہتے ہیں۔ نقشوں پر V.C. لکھتے ہیں۔

(۶) ونیشنگ پوائنٹ (VANISHING POINT) نقطہ انتہائی جو متوازی خطوط ہماری نظر سے پرے کو یعنی کسی زاویہ پر جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ایک نقطہ پر جا کر ملتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اسی نقطہ کو نقطہ انتہائی کہتے ہیں۔ نقشوں پر V.P. لکھ کر ظاہر کرتے ہیں۔

(۷) انٹرسیکٹنگ لائن۔ یا گراؤنڈ لائن (INTERSECTING LINE OR GROUND LINE) خط اتصال۔ گراؤنڈ پلین اور ڈریسکل پلین۔ دونوں مل کر جہاں ایک خط پیدا ہوا اسے خط اتصال کہتے ہیں۔ نقشوں پر مختصراً I.L. لکھ کر ظاہر کرتے ہیں۔

(۸) آئی لیول (EYE LEVEL) آنکھ کی سطح۔ وہ سطح جو ٹھیک ناظر کی آنکھ کی بلندی کے ہوا واقع ہو۔

(۹) ہوری زنٹل لائن (HORIZONTAL LINE) = افقی خط۔ جو ناظر کی آنکھ کی بلندی کے متوازی ہو۔ وہ خط جو زمین اور آسمان کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے۔ نقشوں پر مختصراً H.L. لکھ کر ظاہر کرتے ہیں۔

(۱۰) پیرل لائنز (PARALLEL LINES) خطوط متوازی وہ خط ہیں جن کو دونوں طرف خواہ کتنا ہی بڑھائیں آپس میں نہیں ملتے اور ان کا درمیانی فاصلہ ہر جگہ برابر ہوتا ہے۔

(۱۱) ونیشنگ لائنز (VANISHING LINES) خطوط غیر متوازی۔ جو خطوط دیکھنے والے کی نظر سے پرے کو یعنی کسی زاویے پر جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ سب کے سب ایک ہی نقطے کی طرف جاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایسے خطوط کو ونیشنگ لائنز کہتے ہیں۔ نقشوں پر مختصراً V.L. لکھ کر ظاہر کرتے ہیں۔ کسی کتاب یا بکس کے اوپر یا نیچے کے خط جو بجائے متوازی ہونے کے ترچھے یا غیر متوازی نظر آتے ہیں۔ ہوری زنٹل

ریڈنگ لائنز (HORIZONTAL RECEIDING LINES) یا ونٹینگ لائنز کہتے ہیں۔

(۱۲) وریکل لائنز (VERTICAL LINES) عمودی خطوط۔ ان خطوط کو اوپر یا نیچے خواہ کتنا ہی بڑھایا جائے آپس میں نہیں ملتے۔ اور گراؤنڈ پلین پر ہمیشہ زاویہ قائمہ پیدا کریں گے۔ کسی شکل کے وہ خطوط جو گراؤنڈ پلین پر عمودی ہوں ڈرائنگ میں پیکر پلین پر بھی عمودی ہی رہیں گے۔ ایسے عمودی خطوط ترچھے کرنے چاہئیں۔ کیوں کہ اس طرح غلطی کا امکان ہے اور ایسے خطوط کو گراؤنڈ لائن تک بڑھا کر عمود کر لینا چاہیے جو متوازی خطوط کسی شکل یا تصویر کی سطح پر زاویہ قائمہ بناتے ہیں۔ وہ نقطہ نظری کی طرف جاتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

جو خطوط پیکر پلین کے متوازی ہوں غائب نہیں ہوتے۔
افقی خطوط جو مشاہدہ کرنے والے سے پرے جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، ناظر کی آنکھ سے اوپر ہونے کی حالت میں نیچے کو جھکتے نظر آتے ہیں۔ اور آنکھ سے نیچے ہونے کی حالت میں اوپر کو اٹھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

(۱۳) نیئر سٹ پوائنٹ (NEAREST POINT): نزدیک کونہ کسی چورس چیز مثلاً کسی کبس میں جس نقطہ سے دونوں طرف کے خط پیمے جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی کو نزدیک کونہ کہتے ہیں۔

(۱۴) پوائنٹ آف ڈسٹنس (POINT OF DISTANCE) ان خطوط کو پیمے کا ایک نقطہ ہوتا ہے۔ (MEASURING POINT OF CENTER OF VISION) جو نقطہ نظری میں گم ہو جاتے ہیں۔ نقشوں پر مختصراً μ لکھ کر ظاہر کرتے ہیں۔

سانچا

(PLASM OR MOULD)

پیسپریشی کی چیزیں بہت طریقوں سے تیار کی جاتی ہیں۔ لیکن بنیادی طریقہ یہی ہے کہ مطلوبہ چیز کی شکل کا ڈھانچہ بنایا جاتا ہے۔ سانچا کو انگریزی میں پلاسٹم (PLASM) یا مولڈ (MOULD) کہتے ہیں جس پر کاغذی بورا ڈھانپ کر اتارا جاتا ہے جس کو ساختہ کہتے ہیں۔ اس پر رنگ لپائی کر کے نقاشی وغیرہ کی جاتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ سانچوں پر چڑھانے بغیر باقی دھاتوں کی تیار کردہ چیزوں پر کبھی نقاشی کی جاتی ہے۔ لیکن اصل چیز وہی تفسیر کی جاتی ہے جو بورے کی بنی ہو۔ کاغذ کے ٹپے کی چیز تیار کرنے کے لیے سانچے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ گتہ (CARD BOARD) کی بھی بہت سی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ جن پر نقاشی کی جاتی ہے۔ اس طرح دونوں قسم کے ساختوں کی بنیادی ضرورت سانچہ ہے۔

سانچے تین قسم کے بنتے ہیں (۱) لکڑی (۲) پختہ مٹی (۳) کچی مٹی کے۔ لکڑی کے سانچے دو قسم کے ترکھان بناتے ہیں۔ خرا دی (بڑھئی) گول شکل والے سانچے بناتا ہے۔ پختہ مٹی کے سانچے کھار تیار کرتا ہے۔ فرنیچر بنانے والا ترکھان چورس اور کثیر الاضلاع سانچے بناتا ہے۔ اور کچی مٹی کے سانچے وقت کی مجبوری کے باعث (یا سانچے سے صرف ایک ہی ساختہ اتارنے کی بنا پر ساختہ ساز خود بناتا ہے۔ ہر ایک سانچا ساز بھی سانچہ تیار کرتا ہے، جب اس کو ناپ طول و عرض اور شکل میں کر کے دیتے ہیں ورنہ کوئی بھی سانچا ساز نہ پانی گفتگو پر مطلب کی چیزیں تیار

لے گویا ہوا کاغذ

نہیں کر سکتا۔

پس جس قسم کا سا پنچا ہمیں درکار ہو اس قسم کا سا پنچا، سا پنچا ساز سے حاصل کر سکتے ہیں۔ لکڑی کے سا پنچوں میں سے چورس یا کثیر الاضلاع قسم کے سا پنچے فرنیچر ترکھان سے نقشے کے مطابق بنواتے ہیں اور خرا دی ترکھان سے گول یا لمبوتری شکل والے سا پنچوں کو منشا کے مطابق بنوایا جاتا ہے۔ اسی طرح کبھار سے گول سطح والے سا پنچے نقشوں کے مطابق بنوائے جلتے ہیں۔

پس جو چیز گول سطح کی بنیادی مقصود ہو۔ اس کے سا پنچے پر غور کیا جائے، کہ سا پنچا کی موٹائی کیا رہے گی۔ کیوں کہ پتلی موٹائی کا سا پنچا اگر خرا دی سے بنوایا جائے تو سا پنچا ٹیڑھا ہوگا۔ چونکہ ابتداء میں یہ سا پنچا صحیح نظر آئے گا اس لیے آئندہ غلط ساختہ تیار ہونے کا احتمال ہے۔ لہذا سا پنچا حجم کے مطابق بنوانا چاہیے۔ کم حجم اور گول سطح کا سا پنچا کبھار سے بنوایا جائے اور زیادہ حجم والا سا پنچا خرا دی سے۔ جب کہ کچی مٹی کا سا پنچا ساختہ ساز خود تیار کرتا ہے۔ کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ اس شکل کا ایک ہی ساختہ تیار کرنا ہے (جیسا کہ اس کو بتایا جاتا ہے) یا تو وقت کی مجبوری ہوتی ہے۔ انہیں وجوہات کے باعث ساختہ ساز دی ہوئی شکل کے مطابق کچی مٹی کے سا پنچے پر اس شکل کا ساختہ تیار کر کے دیتا ہے۔ جیسا کہ ہمیشہ کی بنیادی اصول یہی تھا کہ جو کوئی چیز بنائی جائے اس کا سا پنچا ساختہ وغیرہ کی بنیادی نقاش خود کرتا تھا۔ اس طرح ہر چیز نقاش اپنے منشا کے مطابق بنانا تھا۔ لیکن کھاتوں نے ایسا کرنے سے گریز کیا جو کہ اس ہنر کے لیے ایک قسم کے زوال کا باعث بنا۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ اپنے پیشروؤں کی طرح اس صحیح روایت کا اعادہ کریں اور اپنے ہاتھوں ساختہ سازی کرنی بھی سیکھ لیں۔

ساختہ سازی سیکھنے یا کرنے کے لیے جیسے کہ بتلایا گیا ہے۔ سا پنچوں کی ضرورت ہے ہم عملی طور پر دو قسموں کے سا پنچے تیار کریں گے یہ دونوں سا پنچے لکڑی کے ہونگے ایک سا پنچہ گول سطح والے ڈبہ کا ہوگا جس کا قطر ۳ اور موٹائی ایک انچ ہوگی۔ اس طرح یہ سا پنچا مزید بھی شکل کا ہوگا۔ چونکہ ان سا پنچوں کی بناوٹ میں کوئی خاص ہدایت نہیں ہے۔ اس لیے ترکھان پیمائش کی بنا پر ہر ما بنا سکتا ہے۔ اگر ترکھان انجان ہوگا تو

ہم نے بھی ساپنچوں کے نقشے بنانے سیکھ لیے ہیں۔ اسی طرح اپنے مطلب کا نقشہ تیار کر کے
ترکمان سے اس کے مطابق تیار کرائیں گے۔

ساختہ سازی کے لیے سامان

یہ بتایا گیا ہے کہ ساختہ کسی طریقوں سے کسی قسموں کا بنایا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل
آگے بہ وضاحت ذہن نشین کرائی جائے گی۔ اصلی ساختہ جو پیرپیشی کہلاتا ہے، کی مختصر ترکیب
یہ ہے: کاغذ کا بورا تیار کر کے سلپے پر ڈھانپ کر سکھا کے اتارنا اور جوڑنا ہوتا ہے لیکن
اس کے مقابلہ میں آسان اور نو ایجاد طریقہ بر جو ساختہ تیار کیا جاتا ہے اس پر بالکل اسی
طرح نقاشی کی جاتی ہے جس طرح بورے کے ساختہ پر کی جاتی ہے۔ اگرچہ اس قسم کا ساختہ
نو ایجاد ہے جو کہ گتہ (BORD BOARD) کے تختوں سے بنایا جاتا ہے۔ گتہ کا ساختہ
کاغذی ساختہ سے کمزور ہوتا ہے۔ گتہ کے صرف چند ساختہ بنتے ہیں۔ اس کے برعکس
بورے سے اتنی فیصد چیزیں بنتی ہیں۔ پھر بھی گتہ کی جو چیز بنتی ہے کچھ کمزوریوں کے باوجود
اس میں کسی فائدے سے ہیں۔ اول یہ کہ چیز کو بنانے میں کم سے کم وقت لگتا ہے، لاگت کم آتی
ہے، سچ دھفائی کرنے میں وقت کم لگتا ہے۔ گتہ کا ساختہ بورے کے ساختہ سے اس لیے
مقابلہ نہیں کر سکتا کہ ہر چیز پیرپیشی نقاشی کے لیے گتہ کی نہیں بن سکتی جس طرح بورے کی
بن سکتی ہے۔ گتہ کی ساختہ سازی کے لیے جو گتہ درکار ہوتا ہے، یہ تختوں کی صورت میں
بنتا ہے۔ اول اول گتہ جاپان میں تیار کیا گیا۔ اب دنیا کے تمام ملکوں میں تیار کیا جاتا ہے،
ہندوستان میں جو گتہ تیار کیا جاتا ہے، باقی ملکوں کی بہ نسبت اب ساختہ سازی
کے لیے زیادہ مناسب بنتا ہے۔ جو گتہ اچھا ہوتا ہے اس میں مایہ زیادہ اور رنگ سرخی اہل
زرد ہوتا ہے۔ بھاری وزن اور موٹے حجم کا گتہ ٹیڑھا نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس گھٹیا
قسم والے گتہ میں رنگ پھیکا، مایہ کم، اور ٹیڑھا پن ہوتا ہے۔ ساختہ سازی میں تین حجموں
کے گتے استعمال ہوتے ہیں۔ پتلے حجم کا گتہ بازار میں نصف پونڈ کہلاتا ہے۔ درمیانی حجم
کا ایک پونڈ اور موٹے حجم کا ڈیڑھ پونڈ والا گتہ کہلاتا ہے۔ ایک پونڈ والا گتہ عام طور پر
کاغذی بورے کے ساختوں کی تہٹیوں کے عوض اور گتہ کے چورس ساختوں کے لیے

استعمال کیا جاتا ہے۔ پتلے حجم کا گتہ ساختوں کے حلقے وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے اور دیر طے پونڈ وال گتہ ساختوں کے ڈھکنے وغیرہ بنانے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

سریش: (GULF) جو کہ رنگوں میں مضبوطی کے لیے استعمال کرنے کے علاوہ

ساختوں (خاص کر گتہ کے ساختوں) کے جوڑنے میں کام آتا ہے۔ تمام قسم کا سریش کالی سوکھی مچھلیوں جیسا ہوتا ہے۔ اور خاص سریش بھورے رنگ کا ۶ x ۴ م تختیوں کی

صورت میں ہوتا ہے اگرچہ میل کچیل کے بغیر ہوتا ہے۔ لیکن مضبوطی کے لحاظ سے کالا

دالا اچھا رہتا ہے جس کو پانی میں ابال کر استعمال کر سکتے ہیں۔ میل کچیل سے صاف

کرنے کی خاطر صافی میں سے گزارتے ہیں۔ چونکہ گتہ میں اپنا مایہ کم ہوتا ہے اس لیے

کمزوریت والے کسی دوسرے مایہ (لئی وغیرہ) سے مضبوط جوڑ نہیں پکڑتا۔ اس لیے سریش

کے استعمال پر ہی اس کی تیاری کا دار و مدار ہوتا ہے۔ آج کل بازار میں فیوا کول

(FIVACOL) کے نام سے سریش ملتا ہے۔ جو کسی حد تک ساختوں کے جڑاؤ میں استعمال

ہو سکتا ہے۔ لیکن رنگوں کی تیاری میں ایسا کوئی بھی سریش کارآمد نہیں ہو سکتا۔

پانی میں گھولنے کے لیے برتن میں جو سی جیسی کھینچ رکھتی ضروری ہوتی ہے۔

کوئی پچاس سال پہلے سریش، نقاش خود تیار کرتے تھے۔ جب کہ اس کا مواد

حلال قسم کے جانوروں، چوہائیوں کی سریوں اور کھالوں کو پکا کر رس نکالا جاتا تھا۔

اور صاف کر کے دوبارہ (گاڑھا بنانے کے لیے) پکا کر بالکل لیس دار بن جاتا تھا۔ یہ

لیس فرنی کی صورت اختیار کرنے پر تختوں یا گھاس کے بچھوڑوں پر سوکھنے کے واسطے

پھید یا جاتا تھا۔ سوکھنے کے بعد اس پر سے گھاس پھوس اٹھاتے تھے۔ اور استعمال

کے لیے بیع رکھتے تھے۔ جب ہندوستان کے دوسرے حصوں اور کشمیر کے ذرائع آمد و

رفت وسیع ہو گئے۔ تاجروں نے آنا جانا شروع کیا تو اس قسم کا سریش تیار ہو کر کشمیر

میں آنے لگا۔ نقاش لوگوں نے اس سریش کا بنانا چھوڑ دیا۔ ویسے تو اب تک

چند گھرانوں میں سریش بنانے کے ٹیکے موجود ہیں۔ چوں کہ روز بروز تجارت ترقی کر

رہی ہے اور چیزوں کی آمد و رفت بڑھتی جا رہی ہے اور پیریشی نقاشوں کی توجہ

اس طرف نہیں ہے کہ وہ از سر نو پرانے طریقوں کو استعمال کرنے سریش وغیرہ اپنے

نہ کڑی گا کڑا کشمیری میں اسکا ڈالنا کہتے ہیں۔

ہاتھوں تیار کریں۔ یہ سریش جو ہم نقاش لوگ استعمال کرتے ہیں۔ اسکے استعمال کا طریقہ یہ ہے:

بازار سے دیکھ بھال کہ سریش صاف قسم کا خریداجائے اور مٹی کا روغن شدہ پیالہ یا گلاس کی شکل کا کوئی برتن حاصل کر کے اس کو سریش دانی بنانی چاہیے چھٹانہک بھر سریش کے لیے آدھ پاؤ کے قریب پانی ڈال کر آگ پر رکھیں۔ سریش کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر پانی میں ڈالیں۔ آگ پر دو تین بار سے ابالیں۔ ابال کے ساتھ ساتھ لکڑی کی لمبی کھنچ کشیری (ٹران) سے سریش کو ہلاتے رہیں تاکہ سریش جل نہ جائے۔ دو چار ابال آنے سے سریش پانی کے ساتھ حل ہو جائے گا اور کام میں استعمال کرنے کے لیے تیار ہوگا۔

ساختہ سازی کے لیے سامان

قینچی: گتہ کاٹنے کے لیے ساختہ سازی میں ضرورت ہے۔ بنی بنائی بازار سے ملتی ہے۔ اچھے لوہے کی اور بڑے سائز کی خریدی جائے۔ کیوں کہ گتہ کا حجم موٹا بھی ہوتا ہے۔ چھوٹی قینچی مونے حجم والے گتے کو جلدی اور اچھی طرح نہیں کاٹتا۔ اس لیے بڑی قینچی رکھنی چاہیے۔ انگریزی میں اس کا نام سیرز (SCISSOR) لکھتے ہیں۔

ٹانگی :- انگریزی میں اس کا نام چیزل (CHISEL) ہے اردو میں اس کو چھلین یا رکھانی بھی لکھتے ہیں۔ نقشے میں دو قسموں کی دکھائی گئی ہیں۔ ایک کا سر سطح ہے۔ اس شکل کی ٹانگی کو کٹالی بھی کہتے ہیں۔ یہ چھٹی ہوتی ہے اور خط مستقیم پر گتہ کو جدا کرتی ہے۔

سٹلی نالی دار (Gouge Chisel) گول سرے والی ہوتی ہے۔ اس قسم کی کٹالی گول خطر پر گتہ وغیرہ کو جدا کرتی ہے۔ ایسی ٹانگیوں کے سرے کم سے کم نصف انچ ناپ کے ہوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ سے زیادہ ایک انچ کے ہوتے ہیں انکا لوہا اچھے مسالہ (Steel) کا ہونا چاہیے۔

تھاپلی: انگریزی میں اس کا نام وڈن ہیمیر (WOODENHAMMER) رکھتے ہیں۔ یہ بھی لکڑی سے بنا دکھائی گئی ہے۔ یہ لکڑی کو خطوں پر جدا کرنے کے واسطے لٹاکیوں کو ٹھونکنے کے لیے درکار ہوتی ہے۔ کٹالی خط پر رکھی جاتی ہے اور تھاپلی سے ٹانگی کو اس طرح ٹھونکا جاتا ہے کہ گتے دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

سل: چھٹی اور پتلے پتھر کی ہوتی ہے۔ جس پر بورے کو لٹی ملا کر استعمال کرنے کے علاوہ پیٹے اور مسطح چیزوں کے جوڑے کو صحیح طور پر سوکھنے تک بطور وزن سے اوپر رکھی جاتی ہے۔ اس سل کی لمبائی اٹھارہ انچ اور چوڑائی ایک فٹ تک ہونی چاہیے۔

آری اور اسٹیخ: آری کو انگریزی میں ہینڈ سا (HAND SAW) اور اسٹیخ کو نین سا (TENON SAW) کہتے ہیں۔ یہ دو قسم کی آریاں ساختہ سازی میں استعمال ہوتی ہیں۔ ہینڈ سا کو صرف آری کہتے ہیں اور دوسری ٹینن سا کو اسٹیخ آری کہتے ہیں۔ اسٹیخ آری کی بنی ہوتی ہے اور دونوں کی اچھالی پتلا پن اور صدا کی تندگی مانی جاتی ہے۔ ریلوے انجن اور تیرکان کی مہر چھاپ والی بالکل عمدہ مانی جاتی ہے۔ اس لیے اسی قسم کی خریدنی چاہیے۔ اسٹیخ کو اپنے سائز میں چھوٹی ہوتی ہے۔ لیکن آری۔ سائز کی بڑی بھی ہوتی ہے۔ اس کام کے لیے کم از کم بارہ انچ سائز کی آری خریدنا چاہیے۔ آری عام چیر بھاڑ کے کام میں آتی ہے اور اس کے دندانے اسٹیخ سے موٹے ہوتے ہیں۔ جب کہ اسٹیخ کے دندانے پتلے ہوتے ہیں اور چیرے رفت ایک سیدھ میں چیرتی ہے۔ یعنی خود ملتی نہیں۔ اسی لیے خاص نام سے یاد کی جاتی ہے۔ ڈوون کے دانے کاٹ کر ڈھکنے علیحدہ کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

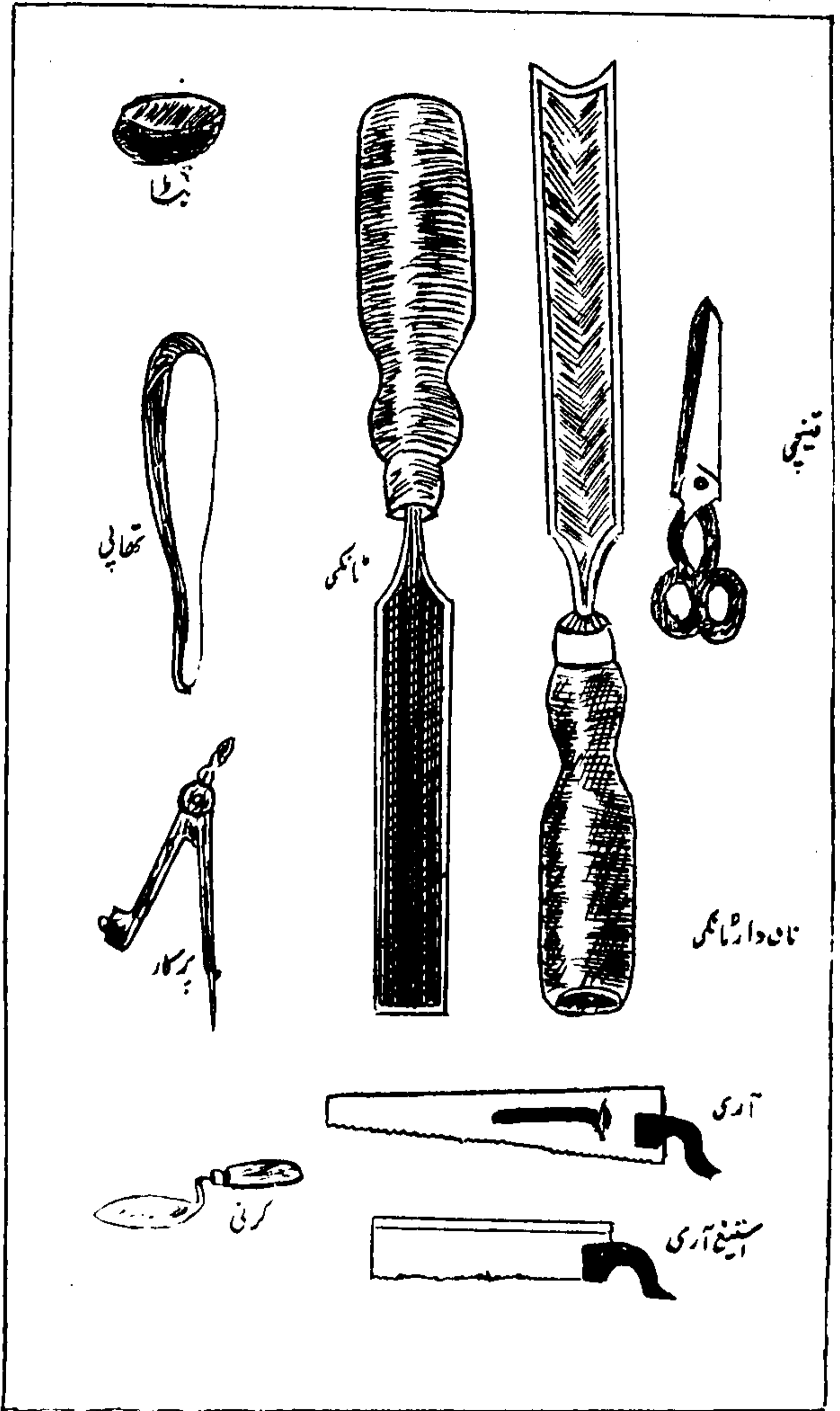
دو قسم کی آریاں لوہے کے سامان بچنے والے دوکانداروں سے ملتی ہیں۔

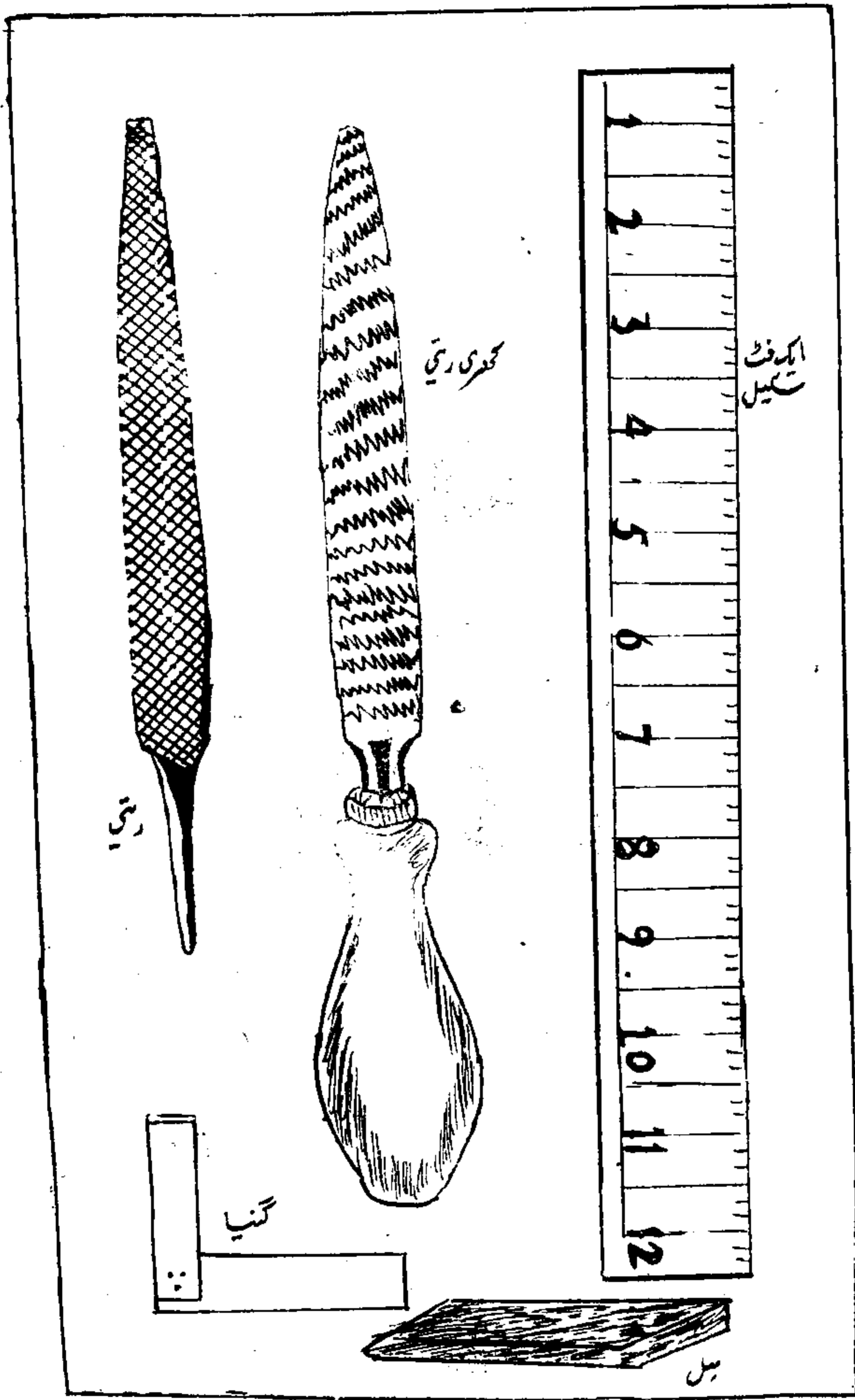
دینا یا سو بان: اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک قسم دندانے دار یا کانٹے دار ہے جس کو کھری۔ تی کہتے ہیں۔ کشمیری میں اس کا ٹھوڈا ڈ اور انگریزی میں فال راسپ (FLAT RASP) کہتے ہیں۔ یہ تین شکلوں میں بنی ہوتی ہیں۔ ایک کی شکل چھٹی۔ دوسری نیم گرد۔ یعنی ایک طرف چھٹی اور ایک طرف گول شکل ہوتی ہے تیسری شکل گول چھری جیسی ہوتی ہے۔

دوسری قسم کی ریتی کانٹے دار نہیں ہوتی بلکہ اس میں چھریاں سی ہوتی ہیں۔ اس لیے اس کو چھریاں والی ریتی بھی کہتے ہیں اسے رگڑتے وقت تھوڑی سی چھیلن اگلتی ہے کثیرتی اصطلاح میں اس کا نام "پھرواد" اور انگریزی میں فائل (FILL) کہتے ہیں۔ اس کی چار شکلیں ہوتی ہیں۔ چٹی، نیم گرد، تکون، اور گول۔ اس قسم کی ریتی تھوڑی سی چھیل اگھانے کے وقت استعمال ہوتی ہے۔ ہر ساختہ کی صفائی انہیں ریتوں سے کی جاتی ہے گتہ ساختہ کی گولائی کوٹنے نالیاں اور نشیب و فراز کی ہمواری انہیں ریتوں سے کی جاتی ہے۔ بازار سے ناپ کے حساب سے اصلی اسپات (STEEL) کی بنی ہوئی خریدنی چاہیے۔

کرنی :- کو عام طور پر گلاکار یا راج۔ کہنگل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ انگریزی میں اس کا نام ڈراول (TRAWL) ہے۔ ساختہ سازی میں تین ناپوں کی کرنیاں استعمال ہوتی ہیں۔ ایک بڑی جو پانچ انچ لمبی اور ڈھائی انچ چوڑی ہوتی ہے دوسری جو تقریباً ۲ ۱/۲ لمبی اور پونے دو انچ چوڑی ہوتی ہے۔ تیسری دو انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی ہوتی ہے۔ گتہ کی ساختہ سازی میں کسی وقت چھوٹی کرنی استعمال کرنی پڑتی ہے۔ زیادہ تر یہ تینوں ناپوں کی کرنیاں کاغذی بورے کی ساختہ سازی میں استعمال کی جاتی ہیں۔ لچکدار پتلے اسپات والی کام میں بہترین ثابت ہوتی ہیں ساختہ سازی میں کرنی سے بھورا ڈھانپنے کے وقت ہموار رکھا جاتا ہے۔ اگرچہ گتہ کے ساختہ میں ہمواری نہیں کرنی پڑتی لیکن کسی وقت کسی چیز کا تنکا اٹھ جاتا ہے تو اس تنکے کی جگہ چھیلن اور مسالہ بھر کے ہموار کرنا پڑتا ہے۔ گتہ کے کسی چیز کے ڈھکنے کو ابھری سطح کا بنانا پڑتا ہے۔ اس وقت چھیلن (میں مایہ ملا کر) ڈھانپ کر کرنی سے ہموار کیا جاتا ہے۔ بازار میں لوہاروں کے علاوہ بارڈویر والوں سے بھی ملتی ہیں۔

بٹا: تقریباً آدھ سیر وزن کا یہ پتھر کا ٹکڑا۔ اس کو انگریزی میں مولر (MOLLER) کہتے ہیں۔ اس کا ایک طرف چٹیا اور باقی اطراف میں سے کوئی ڈھلوان کوئی ترچھا، کوئی نشیبی ہونا چاہیے۔ اس قسم کا بٹا ساختہ سازی میں بہترین اوزار ہے۔ یہ بٹا کنکر نما پتھر جو پہاڑوں سے بہنے والے ندی نالوں میں ہوتے ہیں۔ اس قسم کے ندی نالوں کو "آرہ" کہتے ہیں۔ اور بٹا کو کثیرتی اصطلاح میں "وٹ" کہتے ہیں۔





جب اس قسم کے بٹے کی ضرورت ہو تو کشمیری میں اس کو "آرہ وٹھ" کہتے ہیں۔ تذکرہ بالا تعریفوں والا بٹا کہیں سے ڈھونڈ کر حاصل کرنا چاہیے۔ اسے کاغذی بورے کے ساتھ کوئٹہ خشک ہونے کے وقت ہموار بنانے کے لیے دباتے ہیں۔ بورے کی خریدی کوئی گول ہوئی چٹھی، کوئی ڈھلوان، کوئی نشیبی سطح کی ہوتی ہے۔ اس لیے بٹا مختلف سطحوں والا ہونا چاہیے تاکہ ہر شکل کی سطح کو داب سکے۔ اس کے علاوہ یہ بٹا تھالی کا کام بھی دیتا ہے۔ اس کی قیمت نہیں۔ البتہ شکل اور سطحوں کو مد نظر رکھ کر پہاڑی نالوں میں ڈھونڈنا پڑتا ہے۔

پرکار: جس کی شکل اور نام سے ہم واقف ہیں۔ انگریزی میں اس کو کمپاس (COMPASS) لکھتے ہیں۔ اس کی ٹانگیں برابر اور تیز لوک والی ہونی چاہئیں۔ پنسل جوڑنے والا سوراخ اور اس پر لگا ہوا بیج صحیح ہونے کے علاوہ جوڑ کی کیل مضبوط ہونا ضروری ہے۔ عام قسم کا سائز چھوٹا ہوتا ہے جو بڑی چیزوں کے کناروں تک نہیں پہنچتا۔ اس لیے بڑے سائز کا کم سے کم اپنا کچھ رکھنا چاہیے۔

جدول یا سکیل: ناپنے اور خطوط کھینچنے کے کام آتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ کنارے صحیح ہونے چاہئیں۔ ایک فٹ کے علاوہ ایک میٹر کی لمبائی کا رکھنا چاہیے۔

ریگ مال: کو انگریزی میں SAND PAPER کہتے ہیں ۱۲ x ۱۰ سائز کے موٹے کاغذ پر چپکا ہوا شیشے کا چورا ہوتا ہے۔ ایسے تختے نمبروں کے لحاظ سے بازار میں ملتے ہیں۔ اور یہ نمبر اکثر ۵، ۸، ۱۰، ۱۵، ۲۰، ۲۰۰ کے زیادہ کارآمد ہوتے ہیں جبکہ ۸ نمبر والا موٹا ہوتا ہے اور ۲۰۰ نمبر والا باریک ہوتا ہے۔ زرد رنگ والا ہمارے کام آتا ہے۔

پنسل: بہت کارآمد اوتار ہے۔ اچھے قسم کی 4.H حاصل ہو تو کام میں مددگار رہے گی۔ اس نمبر کے پنسل کا سبب سخت ہوتا ہے جس سے لکیریں گہری لگتی ہیں اسکے مقابلہ میں نرم سیسے والی پنسل 4.B کہلاتی ہیں۔

گھنٹیا: انگریزی حرف "A" کی صورت میں یہ اوزار کہیں بھی جو کو نہ

والی شے کے لیے مسالحوہ کاٹنے کے وقت اس کے تراویہ قائمہ کو صحیح رکھنے یا پرکھنے کے کام آتا ہے

ساختہ

ساچے سے ڈھال کر تیار کی ہوئی چیز کو ساختہ کہتے ہیں۔ جب کہ پیپریشی کا ساختہ کاغذی کانٹ چھانٹ کو پانی میں بھگو کر اوکھل میں موگر می سے کوٹ کر بوتے بناتے ہیں اس بورے کے ساتھ لٹی لگا کر ساچے پر کاغذی غلاف چمڑھا کر ڈھانپا جاتا ہے۔ خشک ہونے کے بعد برتی سے ہوار کر کے آری سے دو حصوں میں کاٹ کر ساچے سے الگ کر کے سریش سے جوڑتے ہیں۔ باقی ساخت پر داخت کر کے یہ ساختہ گچ پانی وغیرہ کام کے لیے تیار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس کم لاگت اور آسان بناوٹ کے پیش نظر گتہ کے ساختہ تیار کیے جاتے ہیں۔ جن کی بناوٹ کا تذکرہ عملی تجربہ کیے بغیر بے فائدہ ہے۔

گتہ کے ساختہ کی تیاری

گتہ جو ہمارے ساختہ کی بنیاد ہے۔ تین جموں کا استعمال کرنا ہوتا ہے۔ پہلا جو وزن کے لحاظ سے نصف پونڈ اور موٹائی پڑ کا ہوتا ہے۔ درمیانی گتہ کا جسم پڑ اور وزن ایک پونڈ ہوتا ہے۔ اسی طرح موٹے حجم کا گتہ پڑ اور وزن ڈیڑھ پونڈ ہوتا ہے۔ جب کہ ہم گول ساچے پر گول شکل کا ڈبہ انہیں تین جموں والے گتہ سے تیار کریں گے۔

آؤ پہلے ہم پڑ حجم والے گتہ سے پڑ کی چوڑائی کا ایک ترینا کاٹیں گے۔ اس ترینے کا ایک سرا ایک اینچ تک بدترجہ ریتی سے پھیلین گے۔ تاکہ حجم باریک ہو جائے تو سریش لگا کر ساچے کے گہرے کے گرد لپیٹے ہوئے آخری سرے تک سریش لگانے جائیں گے۔ جب ایک لیٹ یورا ہو گا تو اسی طرح دوسری لیٹ دیدیں گے۔

جہاں پر گتے کی دوسری لپیٹ ختم ہوگی۔ دو اونچ لمبائی سے زیادہ رکھ کر گتے کے باقی حصے کو کاٹ لیں گے۔ اور اس سرے کو جوڑنے کی جانب ریتی سے اسی طرح چھیلیں گے جس طرح پہلا سرا چھبلا ہے۔ جیسے کہ پہلے ناپ کے واسطے سانچا پر گتے کو لپیٹ لیا تھا۔ اسی طرح چھیلے ہوئے سرے کو اوپر کی طرف رکھ کر سریش لگاتے جائیں گے مگر سریش نہ زیادہ پتلا ہوگا نہ گاڑھا۔ یہ سریش لکڑی کے جھجے سے لگاتے جائیں گے۔ ساتھ ساتھ گتے کو بھی سختی سے پھینتے جائیں گے۔ دو لپیٹیں ختم ہوں گی تو گتے کا دوسرا سرا بھی ختم ہوگا اس جوڑ کو منبوطی سے پکڑیں اور تلی سے گانٹھ لیں۔

ستلی کی دو چار لپیٹ گتے اوپر اور سانچے کے دوسری اطراف پر بھی ایک دو لپیٹیں دے دیں۔ اس طرح گتے کا پندیسے والا حلقہ تیار ہوگا۔ سانچے کو خشک ہونے کے لیے رکھ دیں گے۔ جب گتے کا سریش خشک ہو جائے گا، ستلی کھول دیں گے۔ حلقے کو سانچے سے اس طرح علیحدہ کریں جس طرح ہاتھ سے جوڑی اتارتے ہیں۔ سانچے کو حلقے میں پھر داخل کریں گے۔ بھف پونڈ جم والے گتے سے ایک اونچ چوڑائی کا ایک تریزا اور کاٹیں۔ پہلے کی طرح ایک سرے کو ایک اونچ کی لمبائی پر چھیل دیں گے۔ اور اسی طرح گتے کے حلقے پر دو لپیٹیں دے دیں۔ ان لپیٹوں کے علاوہ دو اونچ کی لمبائی پر گتے کو کاٹ کر گتے کھول دیں۔ دوسرے سرے کو بھی اندر کی جانب ایک اونچ کی لمبائی پر آنا چھیل دیں کہ سرے کا کنارہ کاغذ کے ورق کے حجم کے برابر رہ جائے۔ پہلے حلقے کی طرح سریش لگاتے جائیں اور لپیٹتے جائیں۔ یہ دونوں لپیٹیں ختم ہونے پر جوڑنے کے اور ستلی سے گانٹھ لیں ستلی کی دو تین لپیٹیں دے کر خشک ہونے کے لیے رکھ دیں گے یہ ڈھکنے کا حلقہ تیار ہو گیا۔ خشک ہونے پر ستلی کھول دیں۔ پہلے حلقے اور دوسرے حلقے اور سانچے کو جوڑنے کی طرح علیحدہ کریں۔ ایک پونڈ والے یعنی دوسرے درجے کے حجم والے گتے کو ڈھکنے والے حلقے کے اوپر رکھ دیں۔ گتے پر حلقے کے باہر کی طرف کنارے کے متوازی پڑا اونچ نیکل خطا دیدیں گے۔ اسی طرح ڈیڑھ والے گتے پر منہ سے والا حلقہ ایک کونہ کی جانب رکھ کر اور حلقے کے باہر متوازی پڑا اونچ خطا دیدیں۔ اس طرح دونوں حلقوں کے ایک ایک کنارے کو ریتی سے ہموار کریں۔ اب دونوں قسم کے گتوں پر دو دار بڑے

سے بن گئے۔ پرکار سے دونوں دائروں کے مرکز معلوم کریں۔ دیکھیں کہ دائرے برابر ہیں یا نہیں۔ کہیں پرکار کے نشان سے نپیل کا دیا ہوا خط اندر باہر تو نہیں! اگر نپیل کا خط ٹھیک نہیں ہے تو پرکار سے اسی نشان کے ساتھ ساتھ صحیح دائروں کے خط لگائیں گے نالی دار ٹانگی موجود ہے۔ پرکار کے خط پر ٹانگی رکھ تھاپی سے ٹھونکنے ہوئے سترے گول ٹکڑوں کو تختوں سے علیحدہ کریں گے۔ موٹے حجم کا گول گتہ ڈھکنے والے حلقہ پر صاف کیے ہوئے کنارے پر اس طرح لگائیں گے کہ ڈھکنے کا کنارہ حلقہ کے ساتھ گتہ کے متوازی جڑ جانے کے بعد باہر کی جانب مہمیز چک جائے۔ اس پر کوئی مسطح وزن رکھ کر دبا دیں۔ پھر خشک ہونے کے لیے رکھ دیں۔ اسی طرح نچلے حلقہ یعنی پندے کے گھیرے کے صاف کیے ہوئے کنارے کے ساتھ دوسرے درجہ کی موٹائی والے گول گتہ کو کنارے کے متوازی جوڑ دیں۔ اوپر کوئی مسطح وزن رکھ کر خشک ہونے کے لیے رکھ دیں۔ اب ہمارے ڈبے کے ڈھکنے اور پندے کا سریش خشک ہو گیا ہے۔ وزن جو رکھے گئے ہیں اٹھائیں۔ ڈھکنے کو پندے کے اوپر دبا کر دیکھیں کہ ڈھکنا کتنا سخت ہوا ہے۔ اگر زیادہ سخت ہے تو نیم گرد ریتی سے (جسے کشمیری میں "پھرواؤ" کہتے ہیں) سے پندے اور ڈھکنے کے کنارے کا کھر دراپن صاف کریں گے۔ باہر کے جوڑوں پر ریتی کے چیلے طرف سے اتنی چھیل دیں گے سطح ہموار ہو جائے۔ اندر کے جوڑوں پر ریتی کی گول سمت سے اتنی چھیل دیں کہ اندر کی سطح ہموار ہو جائے پندے اور ڈھکنے کے مہمیز والے کناروں کو ایک سیدھ میں ہموار کریں گے۔ پندے کے گھیرے کو باہر کی طرف اور ڈھکنے کے گھیرے کو اندر کی طرف ذرا سا چھیل دیں تاکہ ڈھکنا آسانی سے اٹھا سکیں۔ بلکہ جو رنگ اس ڈبے پر لیا جائے گا اس کے لیے بھی گتھائیں۔ نہیں چاہیے۔ ایسا کرنے کے بعد دیکھیں گے کہ کٹائے نے منحنی شکل اختیار تو نہیں کی ہے۔ اگر ٹکی ہے تو سدھا دیں گے۔ اور ایک نمبر والے ریگ مال سے ایک مربع ٹکڑا کاٹ کر پندے اور ڈھکنے کی اندر اور باہر صفائی کریں گے۔ ڈھکنے کی اوپر والی سطح کو کنارے کے متوازی سٹاپا پنچ کا خط بدیں گے اور ریتی سے کناروں کی جانب ڈھلوان سطح بنا کر ریگ مال سے صاف کریں گے۔ اس طرح یہ ایک خوش نما ڈبہ تیار ہوگا۔ اب یہ ڈبہ نقاشی کا کام کرنے کے لیے تیار ہے۔

سانچوں کے سبق میں ہم نے دو قسم کے سانچے تیار کیے تھے۔ ایک گول اور ایک چورس شکل کا گول شکل والے پر ہم نے ایک ڈبہ ڈھانپ کر تیار کیا اب دوسرے مربع نما شکل والے سانچے پر مربع نما شکل کا ڈبہ بنا لے۔ اس کی بناوٹ ہمیں آسان ہوگی۔ کیوں کہ ہم نے ایک ڈبہ بنا کر دکھایا اور سمجھا کہ کس طرح بناتے ہیں۔ اس ڈبہ پر بھی نہیں جموں گا گتہ استعمال ہوگا۔ جن جموں کا اس سے پہلے ڈبہ کے لیے استعمال ہوا۔ مربعی شکل کے سانچے کو سامنے لائیں اس کی اونچائی ایک انچ ہے اور لمبائی چوڑائی تین تین انچ ہے ہاں پونڈ والے گتے سے چھ انچ کی چوڑائی کا ایک تریزاؤنگ کے جانب ایک سیدھ میں کاٹیں گے ایک دوسرے کو ایک انچ کی لمبائی پر چھری والی رتی سے چھلیں گے۔ سانچے کے گھر پر کسی ایک جگہ اس چھیلے ہوئے سرے کو پکڑیں گے۔ اور گتے کو سانچے کے گھرے پر دوپٹیں دینگے۔ کونوں کی جگہ ہر بار شکن دے کر جب دوپٹیں ختم ہوں گی گتے کو لمبائی میں دو انچ زیادہ رکھ کر کاٹیں گے۔ اس سرے کو کبھی اندر کی طرف ایک انچ کی لمبائی پر تر چھپی سطح پر چھپائیں گے (سریش تیار رکھا ہے) جس جگہ سے گتے کے پہلے سرے کو حلقہ پر رکھا تھا پھر وہیں پر رکھ کر سریش لپیٹتے ہوئے ساتھ ساتھ لپیٹتے جائیں گے۔ کونوں پر تو ہم نے پہلے ہی گتے کو شکن دے رکھا ہے۔ اس لیے سریش دے کر گتہ لپیٹنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔ اسی طرح دونوں لپیٹ ختم ہوں گی۔ اس جوڑ پرستلی کی دو تین لپیٹ دے کر گانٹھ لیں گے اور سانچے سمیت حلقہ کو خشک ہونے کے لیے رکھیں گے۔ جب گھیرا خشک ہوگا۔ ستلی کی گانٹھ کھول کر گھرے کو سانچے سے الگ کر میں گے، پھر حلقے میں سانچے کو بھر دیں گے۔ ہاں پونڈ والے گتے سے ایک انچ کی چوڑائی کا ایک تریزا اور کاٹیں گے۔ پہلے تریزا کی طرح سرے کو چھپائیں گے۔ گھیرے کو ایک سرے سے پکڑ کر دو لپیٹوں کو ناپیں گے۔ دو لپیٹ ختم ہونے پر لمبائی میں دو انچ زیادہ رکھ کر کاٹیں گے۔ اس سرے کو کبھی اندر کی جانب ایک انچ پر تر چھپی سطح پر چھپائیں گے۔ سانچے کے ایک سرے کو پکڑ کر سریش لپیٹتے رہیں گے اور کونوں پر شکن دیتے جائیں گے۔ دو لپیٹیں ختم ہونے پر جوڑ پرستلی سے گانٹھ لیں گے۔ بلکہ ستلی کی دو تین لپیٹیں دینگے۔ خشک ہونے کے لیے حلقے کو رکھ دیں گے۔ جب حلقہ خشک ہوگا ستلی کھولیں گے۔ دونوں حلقوں کو ایک دوسرے سے جوڑیوں کی طرح علیحدہ کریں گے اس طرح سانچا بھی علیحدہ ہوگا۔ حلقوں کے کنارے رتی سے ہوا رکھیں گے۔ پیندے کے حلقے کو ڈھکنے کے حلقہ میں اور سانچے کو پھر حلقہ میں

بھر دیں گے۔ ایک پونڈ اور ڈیڑھ پونڈ والے گتوں پر علی الترتیب رکھ کر حلقہ کے پانچ متوازی چاروں طرف نیسل سے خطا لگائیں گے۔ چھٹی ٹانگی کو ستھاپی سے کھول کر گتوں سے دونوں ٹکڑے علیحدہ کریں گے۔ حلقوں کو سانچے سے علیحدہ کر کے پینڈے کے (حلقہ کے) کنارے کو ایک پونڈ والے گتے کے ٹکڑے کے ساتھ اس طرح جوڑ دیں گے کہ پینڈے کے حلقہ کے باہر اس تلوے کی جانب اور برابر اور متوازی مہنیر رہ جائے۔ اسی طرح ڈھکنے کے حلقے کو ڈیڑھ پونڈ والے گتے کے ٹکڑے کے ساتھ جوڑ دیں گے۔ اور پینڈے کے تلوے کی طرح ڈھکنے کو متوازی مہنیر رکھیں گے۔ دونوں کے اوپر سطح دباؤ رکھیں گے تاکہ ہل نہ جائیں۔ اور سریش کا جوڑ ٹیڑھا نہ ہو جائے۔ سریش خشک ہو گیا۔ ڈھکنے کو پینڈے کے اوپر رکھ کر پرتال کے بعد ریتی کے چٹے طرف سے کنارے کے باہر اور اندر کے جوڑ وغیرہ صاف کریں گے۔ ڈھکنے کی اوپر کی سطح پر کنارے کے متوازی نصف پانچ کا خط چاروں جانب لگائیں گے۔ اور ریتی سے کنارے کی جانب ڈھلوان بنائیں گے۔ ایک نمبر کے ریگ مال سے اندر باہر کناروں کے بل وغیرہ بالکل صاف و ہموار ہو گئے۔ اس طرح یہ ڈبہ ایک خوش نما چیز بن گیا۔

سل بٹا

سل: پتھر کا چوڑا صاف تختہ۔ بٹا: رنگ مصالحہ پینے کا چھوٹا پتھر کا ٹکڑا۔ پتھر کو کشمیری میں "کٹن" کہتے ہیں۔ بٹا کو "دوٹھ" کہتے ہیں۔ دوٹھ اس پتھر کے ٹکڑے کو کہتے ہیں جس کے متعلق ساختہ سازی کے سبق میں بتایا گیا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس کو "کاجہ" "دوٹھ" کہتے ہیں۔ اور اس بننے کی ایک طرف ضرور صاف چھٹی ہونی چاہیے۔ تاکہ سل پر کوئی بھی چیز مثلاً گچ رنگ وغیرہ لپیا جائے۔ "کاجہ" کاج کا مخف ہے۔ کاج کشمیری میں شیشہ کو کہتے ہیں۔ اور یہاں کشمیر سرنگر کے ایک ضلع خانیاہ میں ایک محلہ کا نام شیشہ گری محلہ ہے۔ جس میں اب بھی خانہ انی شیشہ گردوں کی اولادیں موجود ہیں۔ یہ لوگ شیشہ پیں استعمال کرتے تھے۔ جب ان کا شیشہ گری کا کام بند ہو گیا، تو انھوں نے پیپر میٹھی کے رنگ پینے کا پیشہ اختیار کیا تھا۔ کیوں کہ رنگ بھی پتھر کے قسم کے تھے جب اس

قسم کے رنگوں کا پینا بند ہو گیا تو انھوں نے پیپر پیشی کا کام شروع کیا۔ اور آج بھی ان میں سے دو تین گھرانے باقی ہیں اور وہ اس وقت بھی پیپر پیشی کا کام کرتے ہیں۔ فتح کرل کے نزدیک بھی ایک محلہ کا نام آج بھی رہتا ہے اسے اس وقت بھی کہتے ہیں کہ وہاں کا چہ بنگرہ یعنی شیشہ کی جوڑیا بنانے والے رہتے تھے جو شیشہ کو سل پر بٹے سے کوٹتے تھے۔ اسی لیے اس کو کاچہ ڈٹھہ کہتے ہیں۔ یہ پتھر سبز رنگ اور سخت قسم کے پتھر کی کانوں سے ایک طرف (قدرتی) مسطح دیکھ کر نکالے جاتے تھے اور کسی آبخار کے تلے اس طرح رکھتے تھے کہ پانی کی دھارا اس پر گرتی رہے۔ اس طرح پتھر کی کھراہٹ صاف ہو جاتی تھی۔ بڑا تو خود ہی پانی میں گھسیا ہوا ہوتا تھا۔ اب تو اس قسم کی سل کوئی نہیں بناتا۔ کیوں کہ پرانے نقاشوں کے پاس اس قسم کے سل بٹے موجود ہیں۔ جب ان گھسے ہوئے پتھروں پر کوئی چیز پسی جاتی ہے تو بالکل سفوف بنتا ہے۔ پیپر پیشی میں ساختہ پر جو گچ پائی کرتے ہیں اس گچ کو اسی سل پر پستے ہیں۔ اور جو کوئی رنگ پیپر پیشی کی چیزوں پر استعمال ہوتا ہے اسی سل پر پسیا جاتا ہے۔

آج کل جو رنگ پیپر پیشی کی چیزوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں مشینوں کے ذریعہ اتنے ہار یک پے ہوئے بھی ملتے ہیں جن کو دو بارہ پینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ اسی طرح استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ مرنے قسم کے رنگوں کو موسل (PESTEL) سے موسلی میں کوٹ کر استعمال کرتے ہیں۔ ایک اور طریقہ دستی مشین کے ذریعہ پینے کا ہے۔ ایسی مشین کا نام GRINDING MILL گرائڈنگ مل ہے جس کو ہاتھ سے چلاتے ہیں۔ اس مل میں چکی لگی ہوتی ہے جو دستہ کے ذریعہ پھیر کر کسی بھی رنگ کو سفوف کی صورت میں تبدیل کر دیتی ہے۔

گچ

گچ، جس کو انگریزی میں پلاسٹر (PLASTER) کہتے ہیں۔ دراصل ایک قسم کا چونا ہے جس کو دیواروں پر کھنگل کی طرح لگاتے ہیں کافی وقت گزرنے کے بعد اس کو دیواروں سے اکھاڑتے ہیں اور یہی گچ کہلاتا ہے۔ تازہ ترین گچ پیرمیشی میں استعمال نہیں کیا جاتا۔ کیوں کہ گچ دراصل چونا ہے جب کہ چونے میں گیس موجود ہوتی ہے جو معمولی پانی پڑنے سے باہر آجاتی ہے۔ اس لیے چونا پہلے اس قسم کی گیس سے پاک ہونا چاہیے۔ اور ایسا تبھی ہوتا ہے جب کہ اس چونے کو کہیں مٹی یا اینٹیوں کی دیوار یا فرش پر کھنگل کیا جائے۔ اور کچھ مدت تک اسی طرح رہ کر اس سے گیس خارج ہوتی ہے۔ ایسی گیس سے خالی شدہ چونے کو گچ کہتے ہیں۔

اگر یہ گچ مٹی اور ریت وغیرہ سے خالی ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھار اس کے ساتھ مٹی سرخی اینٹ وغیرہ کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ یہ چیزیں اسی لیے اس کے ساتھ ملی ہوتی ہیں کیوں کہ یہ کھنگل شدہ ہوتا ہے اور دیواروں وغیرہ سے اکھیڑنے پر اپنے ساتھ ان چیزوں کو بھی اٹھالاتا ہے۔ اس قسم کی چیزوں کو گچ سے علیحدہ کرنا چاہیے اور صاف گچ کو استعمال میں لانا چاہیے۔ یہ گچ عام طور پر بڑے بڑے بنگلے اکھاڑنے والے ٹھیکیداروں سے یا ان کے اینٹیوں سے حاصل ہوتا ہے کیوں کہ وہی دیواروں سے اس قسم کے کھنگل وغیرہ کو اکھاڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ دندان سازوں سے بھی دندانوں کے قالب مل سکتے ہیں۔ جو گچ کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں۔ یہ قالب دراصل پلاسٹر آف پیرس سے بنائے جاتے ہیں جو مزید بھی طور پر گچ ہی ہوتا ہے۔ دندان ساز سے مصنوعی دانت بنانے کی خاطر استعمال کر کے ضائع کرتے ہیں۔ بنگلوں سے اکھاڑا ہوا گچ نہ ملنے کی صورت میں یہی گچ حاصل کرنا چاہیے کیوں کہ یہ گچ بالکل صاف ہوتا ہے۔ اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہوتی۔

اس لیے نقاش لوگوں کو صاف کرنے کی محنت نہیں کرنی پڑتی۔ لیکن ضرورت پر سب سے بڑے سے پیتے ہیں اور پینے کا طریقہ یہ ہے :- صاف کیے ہوئے گچ کے ایک ایک ٹکڑے کو بڑے سے پہلے چور چور کرتے ہیں۔ حسب مقدار اس چورے کو پانی میں ڈالتے ہیں اور بڑے سے گھستتے ہیں۔ پانی اتنا ہی ڈالتے ہیں کہ سل پر فرنی جیسا بن جائے۔ کیوں کہ سل کی کوئی گہرائی نہیں ہوتی اور زیادہ پانی ڈالنے سے رسنے کا خطرہ ہوتا ہے اس لیے پانی کم ڈالنا چاہیے۔ اور بتدریج تھوڑی دیر گھسنے کے بعد دو تین بار اسی طرح ڈالنا چاہیے۔ اگر ساختہ صرف گتہ یا تکرہ کا ہو تو گچ کو خشخاش کے دانوں جیسا پسیا جاتا ہے۔ اگر ساختہ بورے کا بنا ہو تو سا گودانہ جیسا پسیا چاہیے۔ ہمارا ساختہ اس وقت گتے کا بنا ہوا ہے۔ اس لیے چاہیے کہ ہم گچ کو خشخاش کے دانوں جیسا پسیں گے۔ جب تیار ہو گا تو مٹی کے برتن میں اٹھائیں گے اور سل اور بڑے کو اٹھلے رکھیں گے۔ گچ پینے کے لیے دو زانوں ہو کر بٹھینا پڑتا ہے اور دائیں ہاتھ سے گچ یا رنگ بٹا کو گتھا گتھا کر پسیا جاتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی مقدار میں پانی ملانے سے جلد از جلد باریک ہو جاتا ہے۔ رنگ کو سل کے درمیان پسیا ضروری ہے اور سل کو مسطح جگہ لگانا بھی بہت ضروری ہے۔ کیوں کہ سل ایک طرف نہ رہنے سے رنگ یا گچ رسنے کا خطرہ ہے۔

گچ پانی

ساختہ کے نام سے جس سبق میں ہم نے دو شکلوں کے ڈبے بنائے ہیں۔ اور اور سل پر بڑے سے گچ بھی پسیا ہے۔ سریش کو (کولوں کے) انگاروں پر تیار کریں گے۔ اس میں سے تھوڑا سریش پانی ڈال کر تیلا بنائیں گے۔ یہ تیلا سریش نقاشوں کی اصطلاح میں "مایہ" کہلاتا ہے۔ یہ مایہ گرم گرم ساختوں پر ہر ایک جگہ اندر اور باہر صرف اتنا لینا چاہیے کہ ساختہ جلدی جلدی جذب ہو۔ جب تک ساختہ پر خود بخود مایہ خشک نہ ہو جائے، اس پر کوئی کام نہیں کریں گے۔ گچ کے سبق میں ہم نے اپنے ڈبوں کے واسطے گچ پس کر رکھا ہے۔ اس کو

سامنے لائیں جب کہ ہر ساختہ پر گچ لپائی کرنی ہوتی ہے۔ اس لیے اس کے واسطے ایک بڑے پیالہ نما برتن کو مخصوص رکھیں۔ اس برتن کو پہلے پانی میں بھگو دیں۔ پھر پانی سے بھال کر اس میں تیلے سریش کا مایہ ڈال دیں۔ جب مایہ خشک ہو گا تو اس میں پسا ہوا گچ ڈالیں۔ اوپر سے تھوڑا سا پانی ڈالیں تو گچ گاڑا جیسا بن جائے گا۔ سریش ابگا روں پر تیار کریں گے۔ لیکن اس میں زیادہ پانی نہیں ڈالیں گے۔ صرف اتنا پانی ڈالیں کہ سریش پانی کے ساتھ ساتھ گھل کر خالص دودھ کی سی صورت اختیار کرے۔ گچ میں سریش ملانے کے لیے انداز سے کام لیا جاتا ہے۔ لہذا احتیاط اور عقل سے کام لیں۔ پہلے یہ سوچیں کہ گچ کا خشک وزن کیا ہو گا۔ اور پانی کے بغیر سریش کا وزن کیا ہو گا۔ اگر گچ کا وزن نصف سیر ہو گا اور سریش کا وزن نصف پاؤ ہو تو گچ میں پانی سمیت سریش ملائیں۔ وزن میں کم ہونے کی صورت میں اس گچ اور سریش کو کسی ڈوٹی سے کھل کریں اور پوری طرح حل کر دیں۔ گچ کی مقدار زیادہ ہونے کی صورت میں چاہیے کہ اس گچ اور سریش کو ہاتھ ڈال کر ملائیں اس طرح جلدی رل مل جائیں گے۔ اگر گرمیوں کے دن ہوں تو گرم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر سردیوں کے دن ہوں تو ہمیں یہ گچ ابگا روں پر گرم کرنا پڑے گا اور جتنی دیر ہم ساختوں پر گچ کو لپکرتے رہیں گے۔ ابگا روں پر ہی رکھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ سرد موسم میں سریش جم جاتا ہے اور زیادہ گرمی سے گاڑھا ہوتا ہے اس لیے پتلا کرنے کے لیے اس میں تھوڑا سا پانی اور ڈالیں۔ جب کہ گتے کی چیزوں پر گاڑھا گچ لپک نہیں کرتے۔ کیوں کہ گتے کی چیزوں پر گڈھے یا شکنیں نہیں ہوتیں جس طرح بورے کے ساختے میں اکثر ہوا کرتی ہیں۔ اور اسی لیے بورے کے ساختہ پر لپائی کا دانے والا اور گاڑھا لپک چڑھانا پڑتا ہے۔ گتے کے ساختوں پر اس قسم کے تیلے گچ کی لپائی کا نام نقاشوں کی اصطلاح میں

”دوغہ“ ہے۔

بچھلے سبق میں ہم نے گچ پینے کے واسطے گڈھے کے ایال کی کوچی بنائی ہے اس کو پہلے پانی میں بھگو دیں گے جب پولا پورا گیلا ہو جائے گا تو گچ میں ڈال دینگے۔

اور اس کے پوٹے پر بار بار گچ اٹھا کر ساختے پر پہلے اندر کی طرف لپیٹ کریں
گے۔ جب اندر کی لپیٹ خشک ہو جائے گی تو ان کے پینڈے اور ڈھکنے بند کریں
گے۔ اور بند ڈبوں کو ہی باہر کی طرف پہلے کی طرح پوٹے پر بار بار گچ اٹھا اٹھا
کر لپیٹ کریں گے۔ جب ڈبوں کی گچ لپائی ختم ہوگی تو خشک ہونے کے لیے رکھ
دیں گے۔ جب گچ پھترنی صدی خشک ہوگا تو ڈھکنے کو کھول دیں گے۔ اور چند
لمحوں کے بعد پھر بند کریں گے۔ جب سو فی صدی خشک ہوں گے تو دوسری
گھسانی کا عمل شروع ہوگا۔

حریرہ

حریرہ دراصل ایک قسم کے ہلکے اور پتلے ریشم کا نام ہے۔ لیکن یہ اسی طرح کہ باریک کا ٹکڑے جس کو تقاش اپنی اصطلاح میں حریرہ کہتے ہیں۔ انگریزی میں اس کا غذا کو ٹشو پیپر (TISSUE PAPER) کہتے ہیں۔ اس حریرے کے بہت سے رنگ ہوتے ہیں لیکن پیپرٹیشی کی چیزوں پر سفید رنگ کا حریرہ ہی چپکا یا جاتا ہے۔ ہمارے استعمال کا حریرہ چٹا اور ہلکا ہونے کے علاوہ مایہ دار ہونا چاہیے۔ اس قسم کے حریرے کی سطح ایک طرف چمکیلی اور ایک طرف کھردری ہوتی ہے۔

گھسے ہوئے ساختے پر کیوں یہ حریرہ چپکا یا جاتا ہے؟ اس لیے کہ ساختے پر گچ کی پائی کی جاتی ہے۔ جب کہ یہ بتایا گیا ہے کہ گچ دراصل چونا ہے جس کے کھاری مادے خارج کیے جاتے ہیں اور وہ صرف مٹی جیسا رہ جاتا ہے۔ اگر کچھ کھاری مادہ رہ گیا ہو تو وہ دیواروں یا فرشوں پر کھنگل کرنے سے خارج ہو جاتا ہے۔ کئی ملکوں میں پونے سے سائنٹفک طریقوں سے کھاری مادے خارج کر کے گچ بناتے ہیں۔ کسی بھی طریقہ سے یہ کھاری مادے خارج کیے جائیں پھر بھی اس میں کھاری مادے کا کچھ نہ کچھ لگاؤ ہوتا ہے۔ یہ لگاؤ ساختے پر گچ کو گھسنے پر ختم ہوتا ہے اور گچ کی لپ میں شگاف سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات، گچ میں کھاری مادہ زیادہ ہونے کی وجہ سے ساختے میں بھی شگاف پڑ جاتے ہیں۔ یہی شگاف ہو جانے کے پیش نظر گچ لپ کی گھسائی کی ہوئی چیز پر حریرہ چپکا یا جاتا ہے۔ دوسری وجہ حریرہ چپکانے کی یہ ہے کہ ساختے کو سانچے سے علیحدہ کرنے کے بعد سریش سے جوڑا جاتا ہے۔ یہ سریش خشک ہونے کے بعد کراہا جاتا ہے جو بعد میں جھریوں کی صورت میں نمودار ہونے کے علاوہ شگافوں

میں بھی تبدیل ہوتا ہے۔ اس لیے حفظ یا تقدم کے طور پر حریرہ چپکایا جاتا ہے جس سے ایسی جھریاں رنگ شدہ سطح پر نہیں آتی ہیں۔

حریرے کو پانی جیسے سریش سے (جس کو مایہ کہتے ہیں) گھسی ہوئی سطح پر چپکاتے ہیں۔ اس کے چپکانے کا طریقہ یہ ہے :- حریرے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹتے ہیں جیسی کہ چیز کی سطح چھوٹی بڑی ہو۔ اگر چیز کی اونچائی کم ہے۔ تو اسی لمبائی کے مطابق کاٹنے چاہئیں۔ زیادہ اونچائی کی صورت میں دو یا تین حصے چپکانے چاہئیں۔ اسی طرح چیز کے لمبائی والی لمبائی کے لیے مناسب کے ساتھ دو یا تین اونچ چوڑے ٹکڑے چپکانے کے لیے کاٹنے چاہئیں۔ چیز کی سطح کو سریش مایہ کی ایک لمبائی کرنی چاہیے۔ یہ لمبائی کپڑے کے چھوٹے ٹکڑے سے ہوگی۔ جس کو اصطلاح میں مایہ دھتھی کہتے ہیں۔ جب پہلی مایہ اپائی ختم ہوگی تو سطح کے کسی بھی حصے سے شروع کر کے حریرہ کو چپکانا شروع کریں۔ حریرہ چپکانے کے پہلے ہر ٹکڑے کے برابر سطح کو مایہ سے گیلنا کرنا چاہیے۔ اور ساتھ ہی حریرہ کے ہر ٹکڑے کو بالکل ہموار صورت میں پھیلا کر چپکانا چاہیے۔ کیوں کہ اس میں شکن آنے سے سطح پھر کھردری بن جاتی ہے۔ ایک ٹکڑے کے بعد دوسرا، تیسرا ٹکڑا بتدریج چپکاتے ہوئے سطح کو مکمل کرنا چاہیے۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ حریرے ٹکڑوں کے کنارے ایک دوسرے پر نہ چپک جائیں اس طرح دوسری تہہ جم کر سطح پر لکیروں جیسے بن آجاتے ہیں جو بعد میں مشکل سے ہی اٹھتے ہیں۔ پھر بھی سطح کھردری رہ جاتی ہے۔ لہذا احتیاط برتنی چاہیے۔ اگر کسی جگہ کنارے ایک دوسرے پر جم گئے ہوں۔ جہاں بے احتیاطی کے باعث شکنیں یا بل پرے ہوں۔ تو اسے ریگ مال سے صاف کرنے چاہئیں۔ عام طور پر ایسے بل شکنیں گول سطح والے پاؤ ڈر کے ڈبوں، لمپ ٹینڈوں یا شمع دانوں پر جڑ جاتے ہیں۔ ریگ مال سے عمارت ہونے کی صورت میں ایسے صہج پر اسٹکٹ کی گھسیائی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن یہ گٹ والی سطحوں جیسی گھسیائی نہیں ہونی چاہیے۔ بلکہ ہلکی گھسیائی بالکل احتیاط کے ساتھ کرنی چاہیے کیوں کہ حریرہ بالکل کھردری

ہوتا ہے۔ جو معمولی رگڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ چیزوں کی اندرونی سطحوں پر حریرہ نہیں چپکا یا جاتا۔ لیکن جب گچ کی خرابی کی وجہ سے ایسی سطح پڑسگاف یا شکن نظر آتی ہوں تو ایسی سطحوں پر کبھی حریرہ چپکا یا جاتا ہے۔ چیز کی نجلی تلہٹی پر کبھی حریرہ نہیں چپکا یا جاتا ہے۔ بلکہ اسی طرح جیسے اندرونی سطح پر چپکا نا پڑتا ہے۔ جب یہ حریرے کی سطح ٹپوں اور شکنوں سے صاف ہو جائے تو زمین رنگ کی لہائی کے لیے تیار ہوتی ہے۔

رنگ

رنگوں سے انسان کو قدرتی طور پر دل چسپی ہوتی ہے۔ کیوں کہ رنگوں سے ہی قدرت کے کرشموں کا اظہار دل چسپ ہونے کے علاوہ پرکشش ہوتا ہے۔ جب نقاش انہی قدرتی اٹھارو اشجار کی نقل کرتا ہے، تو ضروری ہے کہ ان میں وہی رنگ آمیزی کی جگہ جو قدرت نے ان کو بخشی ہوئی ہے۔ چنانچہ ابھی تک تین قسم کے رنگ تین ذرائع سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے رنگوں کی پہلی قسم جو پگ منٹ کلمر (PIGMENT COLOUR) جماداتی رنگ کہلاتے ہیں۔ قدرتی معدنوں سے حاصل ہونے کے علاوہ مختلف دھاتوں مثلاً سیسہ، جست، تانبا، قلعی، چاندی اور سونے وغیرہ سے کشتے بنا کر تیار کیے جاتے ہیں۔ جب کہ قدرتی معدنوں سے بھی کشتہ شدہ (OXIDISED) ہی ملتے ہیں۔ ان میں سے کچھ رنگ مٹی جیسے ہوتے ہیں جو زمین کی اوپری تہوں سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ اور کچھ زمین کے اندر متذکرہ دھاتوں کی کانوں سے ملتے ہیں۔ چنانچہ جب ان کے انگریزی نام گنوائے جاتے ہیں۔ تو پتہ چلتا ہے..... کہ یہ کن دھاتوں سے تعلق رکھتے ہیں ان دھاتوں میں سے اکٹھہ سیسہ (LEAD) جیسے دھات سے منسوب ہیں۔ جیسے دہاٹا لید، بلیک لید، ریڈ لید، بلیو لید۔ اسی طرح مٹی والے رنگوں کا بھی ایک گروپ ہے جو اوکرس (OCHRES) نام سے منسوب ہے۔ جیسے بلیک اوکر، یلو اوکر، گولڈن اوکر، ریڈ اوکر، رومن اوکر، کروم اوکر، بلیک اوکر۔ جب کہ اوکرس سے مٹی مراد ہے۔ اسی طرح کچھ رنگ عنبر نام سے منسوب ہیں۔ جیسے راعنبر، برنٹ عنبر وغیرہ۔ جب کہ عنبر (UMBER) سے بھی مٹی ہی مراد ہے۔ ایسے رنگ تمام کے تمام سطحوں

کی پائی یا پھینکی رنگ آمیزی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں ان تمام رنگوں کی بہت ساری جھلکیاں ملتی ہیں۔ ان کے مقابلہ میں رنگوں کی دوسری قسم نباتاتی..... (VEGETABLE) اٹھارواں شمارے حاصل کی جاتی ہے۔ ایسے رنگ لکیس (LACAS) نام سے منسوب ہیں جیسے کرمز، لیک، یلو لیک، ریڈ لیک، میڈریک، اسکارلٹ لیک، پرنس لیک، بلو لیک وغیرہ۔ رنگوں کے یہ دوسرے گروپ ہمیشگی نقاشی میں رنگ آمیز شدہ منقشی پر پروانہ وغیرہ کو انجام دینے میں کام آتے ہیں۔ اس کے علاوہ نقاشی دو رنگ۔ سیاہ اور قرمزی خود تیار کرتے ہیں (جن کی تیاری کا تذکرہ آگے آئے گا) رنگوں کی تیسری قسم وہ ہے جو سائنٹیفک طریقے پر تیار کی جاتی ہے۔ خاص طور پر یہ ادنی اور سوتی کپڑوں کی رنگائی میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ ایسے رنگ اگرچہ ہمیشگی میں استعمال نہیں ہونے چاہئیں۔ لیکن سستے قسم کی پھٹو نقاشی تیار کرنے والے منقشی کو پروانہ کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ جو چند گھنٹوں دھوپ کھا کر ہی غائب ہو کر منقشی کو روپ رکھاؤں سے خالی چھوڑتے ہیں جس سے چیزوں کی منقشی پھینکی بلکہ بالکل بگڑی اور داغ دھبوں والی بنتی ہے۔ ایسے رنگوں میں سے یہ نقاشی، سرخ، نیلا، اور دونوں کو ملا کر منقشی رنگ استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح ظاہر ہے کہ جو لوگ روایتی اور پائیدار نقاشی کرتے ہیں وہ صرف، اولاً ذکر دوسرے رنگ یعنی (پگھٹنے) جماداتی اور نباتاتی، جن کو وجی ٹیل (VEGETABLE) کلس کہتے ہیں۔

چونکہ جماداتی رنگ کشیف (OPAQUE) مانے جلتے ہیں کیوں کہ جب ان رنگوں کو کسی بھی ذرات والی سطح (مٹی، پلاسٹر، لکڑی وغیرہ) پر جاتے ہیں تو اپنی تہ سے سطح کی اصلیت کو چھپا کر خود نمایاں ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں نباتاتی یا کیمیائی (DYECOLORS) رنگائی کے رنگ نہ کوئی تہ بنا سکتے ہیں نہ سطح کی اصلیت کو چھپاتے ہیں۔ اس لیے ان کو لطیف، اوپیک کلس (OPAQUE COLOURS) رنگ کہا جاتا ہے۔ جب کہ دونوں اپنی اپنی نوعیت کے مطابق استعمال کے لیے نہایت ہی اہم ہیں۔

جماداتی رنگ روشنی اور تاریکی کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ جب کہ روشن ترین رنگ سفید مانا جاتا ہے۔ اس کے بعد زرد رنگ دوسرے درجہ پر آتا ہے۔ اس طرح تاریک ترین سیاہ مانا جاتا ہے۔ اور نیلا دوسرے درجہ پر تاریک سمجھا جاتا ہے۔ طبعی طور پر ان رنگوں کو گرم اور سرد گروپوں میں بانٹا گیا ہے۔ اس طرح گرم گروپ میں پہلا نمبر سرخ مانا جاتا ہے اور دوسرے نمبر پر زرد رنگ آتا ہے۔ جب کہ تیسرے نمبر پر (ان دو سرخ اور زرد رنگوں کی ملاوٹ سے تیار ہونے والا) نارنجی رنگ مانا گیا ہے۔ اسی طرح سرد ترین رنگ سیاہ اور نیلا مانا جاتا ہے۔

جب کہ ایسے (سرد اور گرم تاثرات کے پیشین نظر) رنگوں سے علاج معالجہ بھی کیا جاتا ہے۔ جیسے گرم مزاج والے یا جنونی آدمی کو سرخ رنگ والے کمرے میں نہیں رکھنا چاہیے۔ اس کے مقابلہ میں اندھے اور جنونی کو سیاہ رنگ شدہ کمرے میں علاج کے طور پر رکھتے ہیں۔

تاثرات کے لحاظ سے بھی رنگوں کو بانٹا گیا ہے۔ جب کہ سفید رنگ امن و سلامتی کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ سرخ رنگ انقلاب، جنگ اور ہنگامی حالات میں استعمال ہوتا ہے۔ سبز رنگ خوش حالی کے لیے اور سیاہ رنگ غم و ماتم کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ جماداتی رنگوں کو خصوصی طور پر سفوف کی صورت میں کئی دواؤں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کہ سفید، جو سفیدہ کا شغری کہا جاتا ہے، پھوڑے پھنسیوں کے لیے پیٹیس بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سیندور جس کو ریڈ لید کہتے ہیں۔ جب کہ سیاہ رنگ کے طور پر استعمال ہونے والا بلیک لید کو سرمہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن علاج معالجے میں دواؤں کے طور پر استعمال ہونے کے مقابلہ میں ایسے جماداتی رنگوں میں کتنے ہی زہریلے اثرات ہیں جو معمولی طور پر ملاوٹ ہونے سے مہلک ثابت ہوتے ہیں۔ جب کہ یورپی ممالک میں ایسے رنگ بیچنے والوں اور استعمال کرنے والوں کے لیے قانونی پابندیاں ہیں تاکہ وہ متعلقہ لوگوں کو ایسے رنگوں کے زہریلے اثرات سے آگاہ کرنے کے علاوہ احتیاط برتنے کی ہدایات کیا کریں۔ رنگوں کے ان نواید اور نقصانات سے پرانے نقاش واقف ہیں۔ زرد رنگ (زرنگا جو سنکھیا کی ایک قسم ہے)

کو بال اتارنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح سبز رنگ (جو اکثر نیری میں سبزہ کہلاتا ہے) کو چھوٹا ہارنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن نئے نقاش خصوصاً چھوٹے نو آموزان نقصانات سے بے خبر ہونے کے باعث ان کے مہلک اثرات کا شکار ہوتے ہیں (اس کی مثال میں بذات خود ہوں جب کہ میں بچپن میں رنگوں کو استعمال کرنے کے لیے پسائی اور ملاوٹ کے علاوہ چیزوں پر لپائی وغیرہ کرنے پر مامور تھا۔ ان کے چھوت سے بچنے کے سلسلے میں لاپرواہی کے باعث اندر ہی اندر جوڑوں کے درد میں مبتلا ہو گیا جو کافی دیر بعد نمودار ہوا اور بہت علاج و معالجے کے بعد ایک ڈاکٹر نے ایسے رنگوں کے اثرات کا سبب بتایا جب کہ مجھے اس زمانے میں ان رنگوں کی چھوت چھات سے احتیاط برتنے کے لیے ہدایت کرنے کی زحمت کسی نے بھی گوارا نہیں کی تھی۔ بہر صورت دنیا کی ہر چیز رحمت بھی ہے اور شامت بھی۔ اس لیے نقصانات (خصوصاً صحت پر اثر انداز ہونے والے) سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ایسے رنگوں کو ہاتھوں سے تیار کرنے کے بعد ہاتھوں کو اچھی طرح سے دھونا چاہیے۔ منہ کے ذریعہ گرد یا رقیق صورت میں معدہ میں نہیں جانا چاہیے۔ جب کہ بعض نقاش رنگ بھرے برش کو زبان سے تر کرتے ہیں جو بہت ہی خطرناک بات ہے۔

رنگوں کی افادیت اور نقصانات کو یاد رکھنے کے علاوہ ضروری ہے کہ ان رنگوں کی خصوصیات، رجحانات اور تاثرات کو بھی ذہن میں رکھیں۔ جبکہ نقاشی کی اشیاء خریدنے والے احساس ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی سنجیدہ ہوتے ہیں اور انہی رجحانات اور تاثرات کے پیش نظر رکھ کر اپنی پسند و ناپسند کا فیصلہ کرتے ہیں۔ جس سے چیزوں کی فروخت پر کافی اثر پڑتا ہے۔ اس لیے چیزوں کی تیاری کے وقت مختلف الخیال و مذاق رکھنے والوں کے مطابق زمین رنگ کے علاوہ نقش پر رنگ آئینری کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ رنگوں کے رجحانات اور تاثرات ان باتوں کو نظر میں رکھ کر بیان کیے گئے ہیں :

بے حد خوش فہم اور دور اندیش لوگ گہرا سرخ رنگ پسند کرتے ہیں۔ محبت اور خدمت سنا لوگ گلابی رنگ پسند کرتے ہیں۔ دانشور اور سہمند پیلارنگ پسند کرتے ہیں۔ تمکین مزاج ہلکا تر سرد پسند کرتے ہیں۔ خود پسند لوگ نارنجی رنگ

پسند کرتے ہیں۔ تمامت پسند اور غیر جابجا دار لوگ سفید رنگ کو پسند کرتے ہیں۔
 روڈانیت پسند لوگ نیلا رنگ پسند کرتے ہیں۔ قوت فیصلہ رکھنے والے گہرا نیلا،
 روایت پسند خاکی رنگ، خوش مزاج اور پر امید لوگ سبز رنگ، ہمدردانہ جذبات
 رکھنے والے لوگ زمردی رنگ، بندگی اور عبادت گزار نمبشی رنگ پسند کرتے ہیں۔
 رنگوں کے حالات و کیفیات سے واقف ہونے کے بعد ضرورت اس بات کی ہے کہ اسکا
 استفادہ کریں۔ تاکہ ہماری صحت کا تحفظ ہونے کے علاوہ ہمارے کاروبار میں بھی
 ترقی کا باعث بنے۔

جمادانی رنگ جو ہماری صنعت کی بنیاد ہیں ہزاروں سال پہلے سال استعمال
 کیے جاتے تھے جس کا پتہ اجنتا کے غاروں میں ملتا ہے۔ یہ معدنی رنگ مختلف
 طریقوں سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ کشمیر میں پیرپیشی کے لیے ایسے رنگ لداخ اور
 کشمیر کی پہاڑی کانوں کے علاوہ کاشغر اور سمرقند سے بھی کرتے تھے۔ کشمیر میں خود مختار
 حکومت کے زمانہ میں یا اس کے بعد بھی یہ رنگ بہتات سے مہیا ہوتے تھے۔ کہوٹر
 مغل اور کشمیر کی حکومتوں کے آپسی تعلقات جو شکوہ تھے۔ اس طرح ایرانی ملاقہ میں
 پیدا ہونے والے رنگ باسانی پہنچ سکتے تھے آج کل یہ رنگ سفوف کی صورت میں
 پکیٹوں میں آتا ہے۔ یہ رنگ اکثر ہندوستان میں تیار ہوتے ہیں۔ جہاں کانوں سے
 حاصل کر کے مشینوں کے ذریعہ صاف کر کے گھوٹے ہیں اور ایک ایک پونڈ کے
 وزنی پکیٹوں میں یہاں لاتے ہیں۔ کشمیر کے ہارڈ ویر دوکاندار ان رنگوں کو سنگھار
 فروخت کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ رنگ مشینوں میں گھوٹے جاتے ہیں پھر بھی استعمال کے
 قابل نہیں ہوتے اس لیے ان رنگوں کو از سر نو سیل پر کوٹا جاتا ہے کیوں کہ ان رنگوں
 میں اکثر ایسے دانے موجود ہوتے ہیں جو گھل نہیں سکتے۔ مشین کے ہارک کوٹے
 ہوئے رنگ بازار میں مشکل سے ملتے ہیں اور ان رنگوں کی قیمت بہت زیادہ ہوتی
 ہے اس لیے چیزوں پر بہت زیادہ لاگت آنے کے باعث نقاش دانے دار (کوٹے
 ہوتے) رنگوں کو خود اپنے ہاتھوں سے از سر نو کوٹتے ہیں۔ مختلف رنگوں کی قیمت
 مختلف ہوتی ہے۔ ان رنگوں میں اصلی اور نقلی بھی ہوتے ہیں۔ نقاشی میں استعمال ہونے
 والے رنگوں کے ناموں کے ساتھ لیڈس (LEADS) لکھتے ہیں۔ مثلاً سفید کو

عام طور پر انگریزی میں وائٹ کہتے ہیں اور لکھتے وقت اس رنگ کو وائٹ لیڈ۔۔۔ (White Lead) لکھتے ہیں۔ لیکن پیرپیشی کی چیزوں پر یہ رنگ سفید استعمال نہیں کیا جاتا۔ کیوں کہ وارنش کرنے کے بعد یہ رنگ سفید کالا ہو جاتا ہے۔ پہلے زمانہ میں اس سفید کی بجائے پتھری سفید استعمال کیا جاتا تھا۔ جس کو فنی اصطلاح میں بس وتری کہتے تھے۔ اصلی وائٹ لیڈ اور ریڈ لیڈ سیندور کو انگاروں پر ڈال کر پرکھا جاتا ہے۔ اگر تانبے کی طرح سرخ ہو تو اصل ہے اگر کالے ہو جائیں تو نقلی ہیں۔ البتہ اندرونی سطحوں یا ابتدائی لپائی کی جائے تو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اسی طرح بازار میں ہندوستانی لیمپ بلیک بکتے ہیں۔ لیکن وہ پانی کے ساتھ مشکل سے حل ہوتا ہے (اس لیے اصلی رنگوں کو استعمال کرنا چاہیے) سیاہ رنگ دوسموں کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو پیرپیشی چیزوں کی سطح پر زمین رنگ کی صورت میں لپیا جاتا ہے۔ سیاہ رنگ گائے کے خشک گوبر کو جلا کر گولوں کی صورت میں سل پر بٹے سے کوٹتے ہیں۔ جب باریک ہوتا ہے تو استعمال کرتے ہیں۔ سیاہ رنگ کی دوسری قسم: دیا جلا کر اس کے شعلے کے اوپر مٹی کی بنی ہوئی رکابی رکھتے ہیں۔ اس طرح اس دیے کا دھواں رکابی پر جمع ہوتا ہے۔ کچھ مدت کے بعد اس رکابی سے یہ کاجل اٹھا کر استعمال کرتے ہیں۔ اس دیے میں اسی یا سرسوں کا تیل جلاتے ہیں۔ اس طریقہ سے بنایا ہوا سیاہ رنگ فنی اصطلاح میں دودہ سیاہی کہلاتا ہے۔ ایسی سیاہی نقاشی میں پھولیوں کی برگ کشائی اور تصویروں کی چہرہ کشائی وغیرہ کے استعمال میں لائی جاتی ہے۔ خاص کر جب طلا یا نقرہ والی طرح ہو۔

تمام رنگوں کو پتھر کی سل پر بٹے سے کوٹتے ہیں چاہے یہ رنگ پتھر کے ہوں۔ یا معدنی مٹی کے ہوں، پتھر بے رنگوں کو پہلے سل پر بٹے کی نوک سے آہستہ جو کو ب کرتے ہیں۔ اور بعد میں آہستہ آہستہ کوٹتے ہیں جب بہت باریک ہو جاتا ہے تو شہادت کی انگلی سے پختہ مٹی کے چھوٹے برتن میں اٹھا کر خشک کر کے استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح معدنی رنگوں کو آہستہ آہستہ کم کم پانی ملا کر کوٹ کر مٹی کے پیالے میں اٹھاتے ہیں۔ ان رنگوں کو چھٹی سل پر بٹے سے گول چکروں میں

پھر پھر کہ گھوٹتے ہیں۔ رنگ گھوٹنے والا ہر وقت سل پر بنا سے رنگ کو ادھر ادھر گراتا ہے اور ساتھ ساتھ تھوڑا تھوڑا پانی بھی ملاتا ہے۔ کیوں کہ گاڑھا رنگ گھوٹنے سے باریک نہیں بنتا۔ اس لیے رنگ کو گھوٹتے وقت نہ زیادہ گاڑھا رکھنا چاہیے اور نہ زیادہ پتلا۔ کیوں کہ زیادہ پانی ملانے سے سل پر سے رنگ بس جاتا ہے۔ اس لیے پانی اتنا ہی ملانا چاہیے جتنا سل پر رسنے کی بجائے آسانی سے گھوٹا جاسکے۔ اس طرح رنگ کے موٹے موٹے دانے پیلے ہو جاتے ہیں۔ جب گھوٹنے والے کو رنگ سے اطمینان ہو جاتا ہے تو بوتن میں اسٹھا کر خشک کر کے استعمال کرتا ہے۔

دنیا میں ہر کسی چیز کا رنگ ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس طرح ہزاروں کیا لاکھوں رنگ نظر آتے ہیں۔ یہ سارے رنگ ایک دوسرے رنگ کی آپسی ملاوٹ سے بن جاتے ہیں۔ یوں تو صرف تین رنگوں کو قدرتی اور بغیر ملاوٹ کے ثابت کیا گیا ہے جو سرخ، زرد، اور نیلے ناموں سے گنے جاتے ہیں۔ سائنس کے تجربوں نے انہیں تین رنگوں کو ابتدائی قرار دیا ہے۔ لیکن فن نقاشی میں اور دو ایسے رنگ ہیں جن کو نقاشا بغیر ملاوٹ کے تصور کرتے ہیں۔ یہ رنگ سفید اور سیاہ تصور کیے جاتے ہیں۔ اس طرح فن نقاشی کے لحاظ سے ابتدائی یا بغیر ملاوٹ کے پانچ رنگ ہیں۔

یہ کھیک ہے کہ سورج کی روشنی سے سرخ، زرد، نیلا، اور ان تین رنگوں کی آپسی ملاوٹ سے مزید تین رنگ سبز، ارغوانی، نارنجی، ظاہر ہوتے ہیں۔ سرخ، زرد، نیلا۔ تینوں ابتدائی تسلیم کیے گئے ہیں۔ سفید اور سیاہ رنگ اگرچہ غیر تسلیم شدہ ہیں۔ لیکن جس وقت ہم قدرتی روشنی دیکھتے ہیں تو اس کا رنگ سفید معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ہم اندھیرا دیکھتے ہیں تو اس کا رنگ سیاہ ہے۔ اگر یہ قدرتی رنگ نہیں ہیں تو یہ دونوں روشنی اور اندھیرا ہم پر کیسے ظاہر کریں گے۔ جس وقت ہم لپائی کے لیے یہ دونوں سفید سیاہ رنگ بغیر ملاوٹ کے استعمال کرتے ہیں تو اپنی اصلی حالت پر اپنے ہی ناموں سے جملائے جاتے ہیں۔ لیکن جب ان میں کسی دوسرے رنگ کی آمیزش ہوتی ہے تو دوسری جھلکوں میں

دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح یہ دونوں رنگ بغیر ملاوٹ کے ابتدائی رنگوں میں شمار کیے جاسکتے ہیں اور ان کی تعداد پانچ بن جاتی ہے۔ ان رنگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملاتے ہیں دوسرے درجے کے رنگ کہلاتے ہیں۔ اور ان کی ترا اور سی بن جاتی ہے۔

ابتدائی درجے کے رنگ

(۱) قرمزی + سرخ	=	کرمن لیک ریڈ
(۲) نیلا آسمانی	=	پریشن بلیو
(۳) صاف زرد	=	لیمین کیو
(۴) سفید	=	وہائٹ
(۵) سیاہ	=	بلیک

دوسرے درجے کے رنگ

(۱) سرخ + زرد	=	نارنجی
(۲) سرخ + نیلا	=	ارغوانی
(۳) زرد + نیلا	=	سبز
(۴) زرد + سفید	=	کیا سی
(۵) سرخ + سفید	=	گلابی
(۶) بلیو + سفید	=	ملائٹی - شرکی - کیوری
(۷) سیاہ + سفید	=	سلیٹی
(۸) سیاہ - سرخ	=	بھورا
(۹) سیاہ + زرد	=	پستی
(۱۰) سیاہ + نیلا	=	مشکی

اسی طرح تیسرے درجے کے رنگ تین یا چار رنگوں کی ایسی ملاوٹ

سے بنتے ہیں :

- (۱) ارغوانی اور سبز ملانے سے زیتونی رنگ بنتا ہے۔
- (۲) سبز اور نارنجی ملانے سے ترنجی رنگ بنتا ہے۔
- (۳) نارنجی اور ارغوانی ملانے سے گندمی رنگ بنتا ہے۔
- (۴) گلابی اور زرد ملانے سے پیازی رنگ بنتا ہے۔
- (۵) گلابی اور نیلا ملانے سے بنفشی رنگ بنتا ہے۔
- (۶) سبز اور سیاہ ملانے سے اردی سبز رنگ بنتا ہے۔

رنگوں کی تیاری

جب کہ مفرد رنگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے سے نامزد کیے گئے رنگوں کے علاوہ اور رنگ بھی بن جاتے ہیں۔ جن کو رنگوں کی خاص جھلکوں کے بنا پر تیار کیا جاتا ہے۔

ان رنگوں میں کوئی ایسی طاقت نہیں جس سے کاغذ، یو آر لکڑی یا پیریشی کی کسی چیز پر لینے سے خود بخود مضبوط بن جائیں۔ اس لیے مضبوط بنانے کی خاطر ان رنگوں کے ساتھ سریش ملا یا جاتا ہے۔ ہر رنگ کے ایک پونڈ میں دو چھٹانک سریش پانی میں حل کر کے ملاتے ہیں۔ اس طرح یہ رنگ لکڑی یا بورے کے ساختوں پر استعمال کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔ سریش کے بغیر کوئی رنگ کسی چیز پر لپ کر گرد کی صورت میں اٹھ جاتا ہے۔ اگر کسی وقت تک چیز پر قرار کرے تو کسی قسم کی شدید رنگ یا خاکہ کشی کرنی مشکل ہو جاتی ہے۔ جب کہ بازار سے مطلوبہ رنگ خرید کے جائیں تو گھوٹ کر خشک ہونے کے لیے رکھتے چاہئیں۔ کیوں کہ گھوٹ کر گیلے رنگ کو استعمال میں لانے سے جھاگ پیدا ہوتا ہے۔ جو کہ پانی کے ساتھ ساتھ چیز کی سطح پر آ جاتا ہے۔ اس لیے گھوٹ کر خود بخود خشک شدہ رنگوں کو سریش ملا کر نمائی کے استعمال سے صاف کرنا چاہیے۔ نمائی یا ایک ملل (کو رنگ کے پیالہ یا برتن پر ڈھانپ کر سریش ملا یا ہوا رنگ گزارنا چاہیے۔ اس طرح رنگ کے موٹے دانے اور سریش کی گندگی نمائی میں رہ

جاتی ہے اور صاف رنگ پیالہ میں آجاتا ہے۔ ہر ایک رنگ کے لیے اپنا ایک ایک پیالہ بڑا یا چھوٹا (جیسا کہ رنگ استعمال کرنا ہو) رکھنا چاہیے خواہ یہ رنگ مفرد ہوں یا مرکب۔

عام طور پر مندرجہ ذیل رنگوں کو چیزوں کی سطح پر لیا جاتا ہے: سفید، سیاہ، لاجورد، شنگرف، کپاسی، کبودی۔ ان رنگوں کو مٹی کے بڑے پیالہ، ٹنڈوں، تلوں میں تیار کر کے رکھنا چاہیے۔ کیوں کہ ایک چیز کی سطح پر ایک ہی رنگ چار بار لیا جاتا ہے تاکہ رنگ روغن کے استعمال سے داغ دھبوں والی سطح ظاہر نہ ہو سکے خصوصاً جب کہ چیز کی سطح کا رنگ سفید یا کپاسی ہو۔ اس طرح یہ رنگ مقدار کے لحاظ سے زیادہ خرچ ہو جاتے ہیں۔ چیزوں کی سطح پر مطلوبہ رنگوں کو تیار کر کے کوچیوں سے لیا جاتا ہے اور ہر رنگ کے لیے الگ ایک کوچی رکھی جاتی ہے تاکہ کوچیوں کے ذریعہ ایک دوسرے رنگ میں ملاوٹ نہ ہو جائے۔ اس طرح رنگوں کی اہلیت بگڑ جاتی ہے۔ رنگوں کو گرد اور کوڑا کرکٹ سے بچانے کے لیے ایک بکس بنانا چاہئے جس میں یہ رنگوں کے پیالے کوچیاں وغیرہ سامان محفوظ رکھے۔

چیزوں کی سطح پر مطلوبہ رنگ لینے کے بعد کھول بونے وغیرہ انہی رنگوں سے بناتے ہیں جو چھوٹی چھوٹی مٹی کی روغن شدہ پیالیوں میں تیار رکھے جاتے ہیں اور ضرورت کے وقت رنگ کے مطابق پانی ڈال کر اگر موسم سرد ہو تو آگ پر گرم کر کے اگر موسم خوش گوار ہو تو یونہی (شہادت کی انگلی سے رنگ کو حل کریں۔ رنگ پانی کے ساتھ حل ہو جائے گا۔ پھر برشوں سے مطلوبہ کام پر استعمال کیا جاتا ہے۔ برشوں یا لکڑی کے تنکوں سے پیالوں میں خشک رنگوں کو پانی کے ساتھ حل نہیں کرنا چاہیے۔ اس طرح برش خراب ہو جاتے ہیں اور رنگ بھی اچھی طرح حل نہیں ہو پاتا۔ مرکب رنگوں کو اچھی طرح حل کرنا چاہیے۔ کیوں کہ کئی رنگ ایسے ہیں جو حل کرنے کے بعد ایک دم پیالہ یا برتن کی سطح پر بیٹھ جاتے ہیں اور کئی رنگ حل کرنے کے بعد افتحی سطح پر آجاتے ہیں اس لیے دوبارہ حل کرنے کے وقت مرکب رنگوں کو اچھی طرح حل کرنا چاہیے۔ ورنہ ایک وقت تیار کیے ہوئے رنگوں کو دوبارہ استعمال کرنے پر فرق آجاتا ہے۔ لیکن یہ فرق اچھی طرح سے حل نہ کرنے

سے ہی آجاتا ہے۔

ہانڈ پر کسی ڈیزائن یا منظر کو رنگوں سے سجانے کے لیے ابتداء ہی رنگ استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن ان رنگوں میں اگر سریش کے بجائے گوند استعمال کیا جائے تو کام بھی طرح کیا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ کاغذ پر کام کرنے میں ابتداءً سطلی رنگ کی پائی نہیں ہوتی ہوتی۔ یا کام ختم کر کے وارنش نہیں کی جاتی۔ جس کے لیے رنگوں کو مضبوط بنا کر سردی ہے۔ گوند کے استعمال سے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ رنگ ہر وقت گیلے رہتے ہیں۔ اور خشک ہونے پر پانی ڈال کر جلدی حل ہو جاتے ہیں۔ اگر سرد موسم ہو پھر بھی رنگوں کو گرم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ ضرورت سے پہلے پانی ڈال کر خود بخود حل ہوتے ہیں۔ اس لیے کاغذی کام کے لیے رنگوں میں سریش کے بجائے گوند کا استعمال فائدہ مند ہے۔ ہر بات کا مطلب تجربہ کرنے سے سمجھ میں آتا ہے۔ اس لیے ہم نلکے ہوئے ڈبوں پر پائی کرنے کی خاطر بازار سے پانچوں ابتدائی رنگ خرید کر سل پر گھوٹ کر مٹی کی رکابیوں میں خشک ہونے کے واسطے رکھیں گے۔ کیوں کہ مٹی کا برتن پانی کو یک دم چوستا ہے۔ رنگ ہونے پر سریش کو گرم کریں گے۔ چھٹانک بھر سفید رنگ کو قریباً تین تو لے سریش (خشک) پانی میں حل شدہ ڈالیں گے۔ سریش اور رنگ کو حل کر کے بڑے پیالہ پر صافی کو اچھی طرح باندھ کر بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور دائیں ہاتھ سے حل کیا ہوا رنگ صافی کے درمیان سے گزاریں گے۔ جب سارا رنگ صافی سے گزر کر پیالہ میں جمع ہو جائے گا تو صافی کو بخوڑ کر دھو کر محفوظ رکھیں گے۔ اس طرح پانچوں ابتدائی رنگوں کو الگ الگ پیالوں میں تیار کر کے رکھیں گے۔

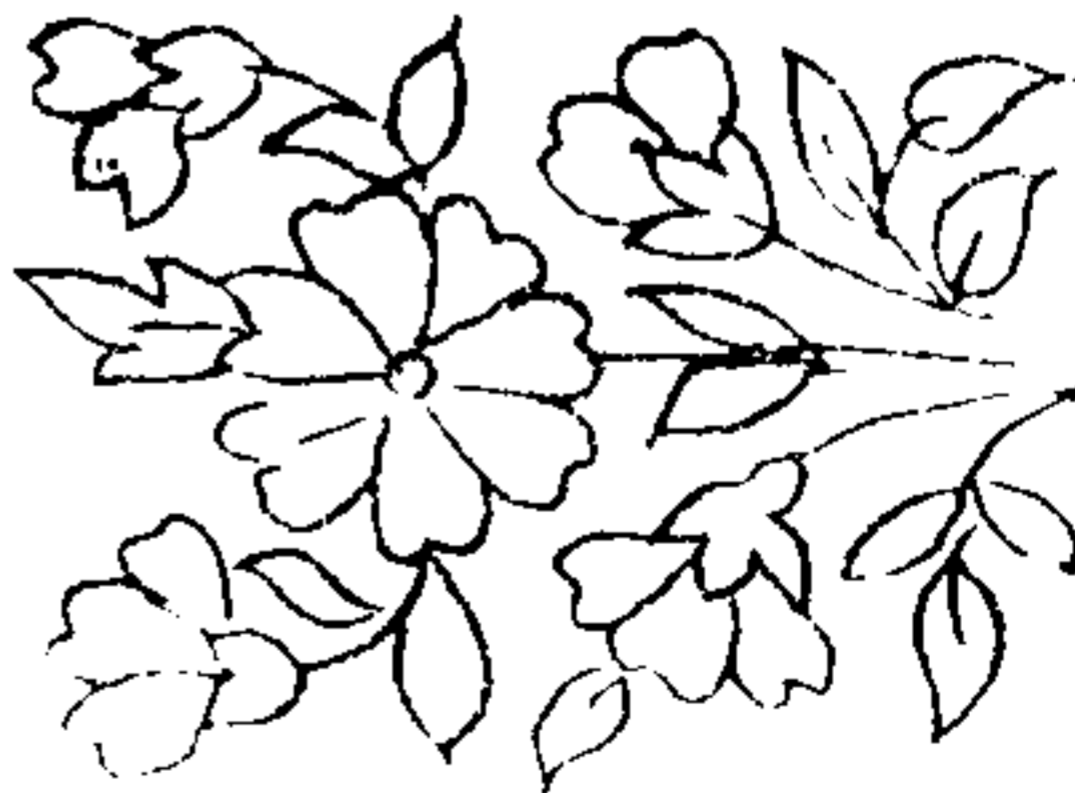
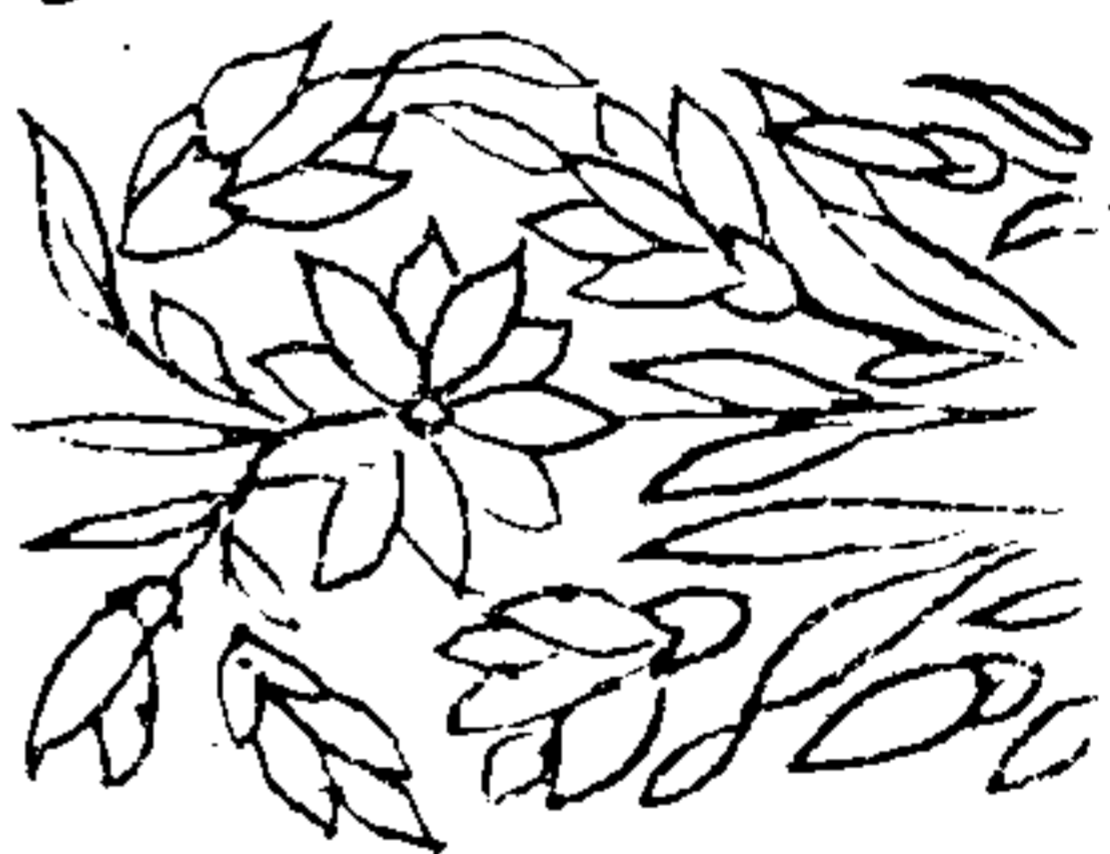
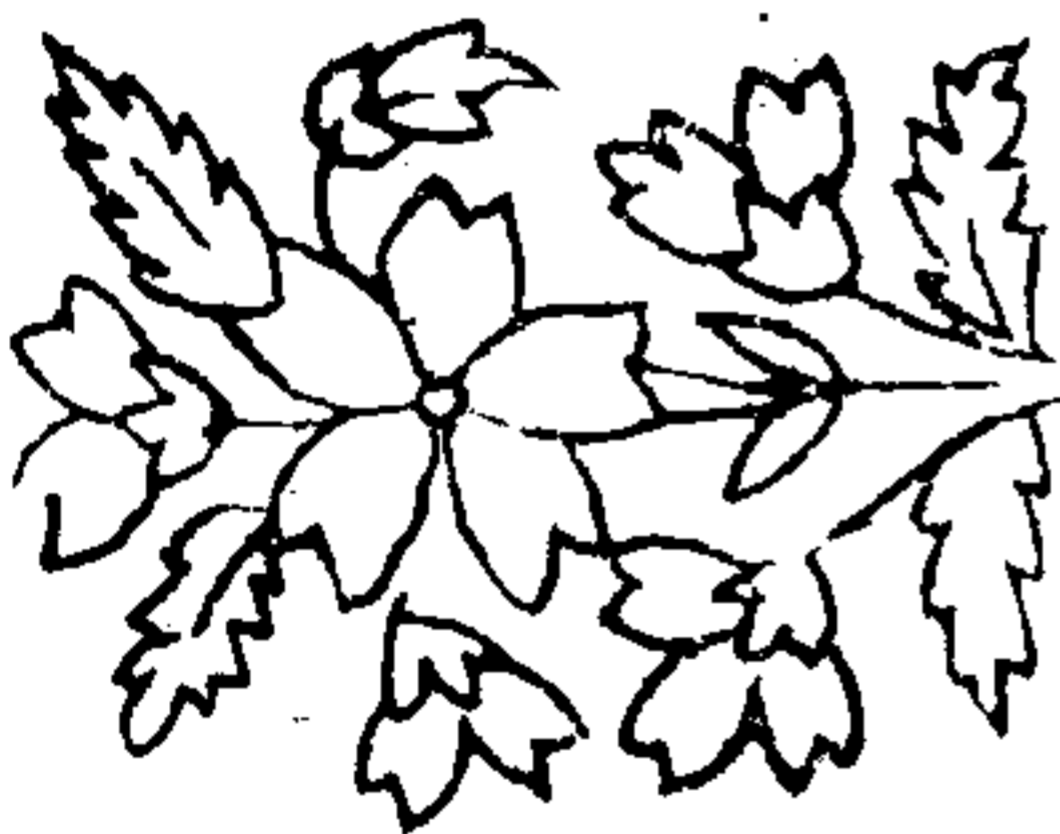
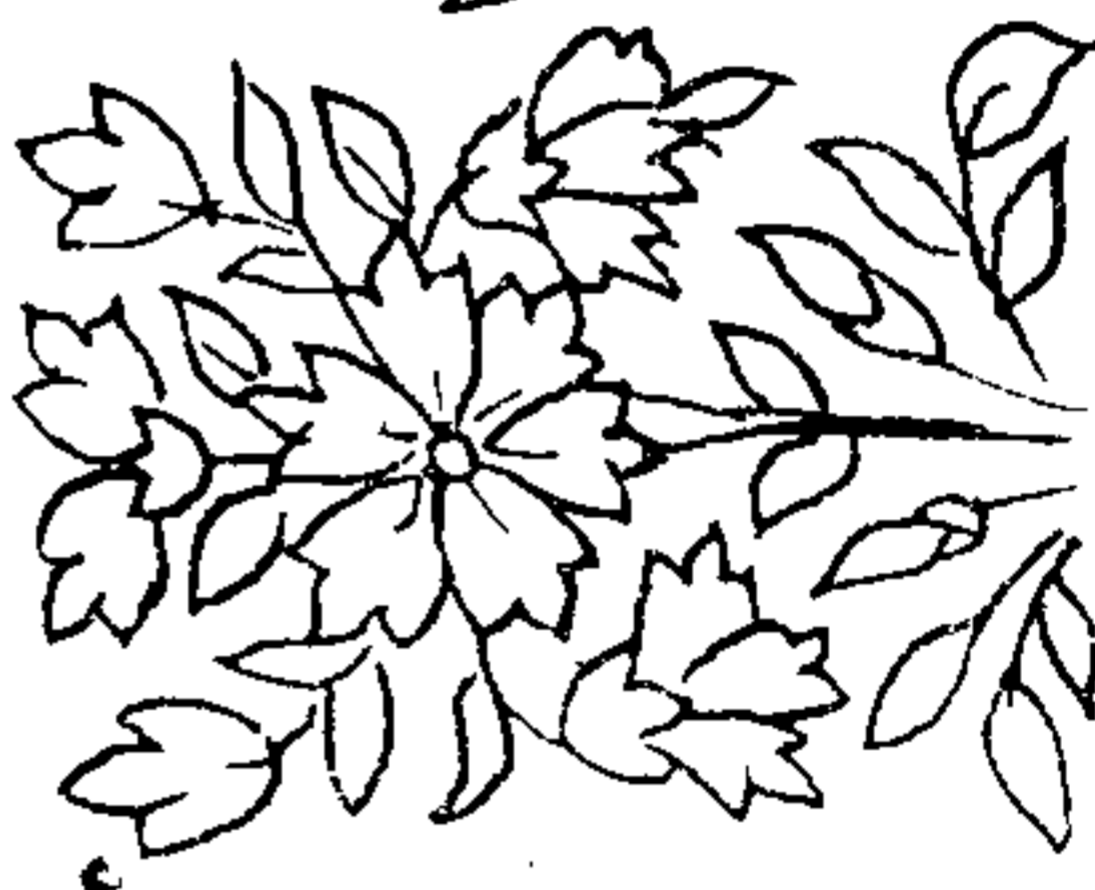
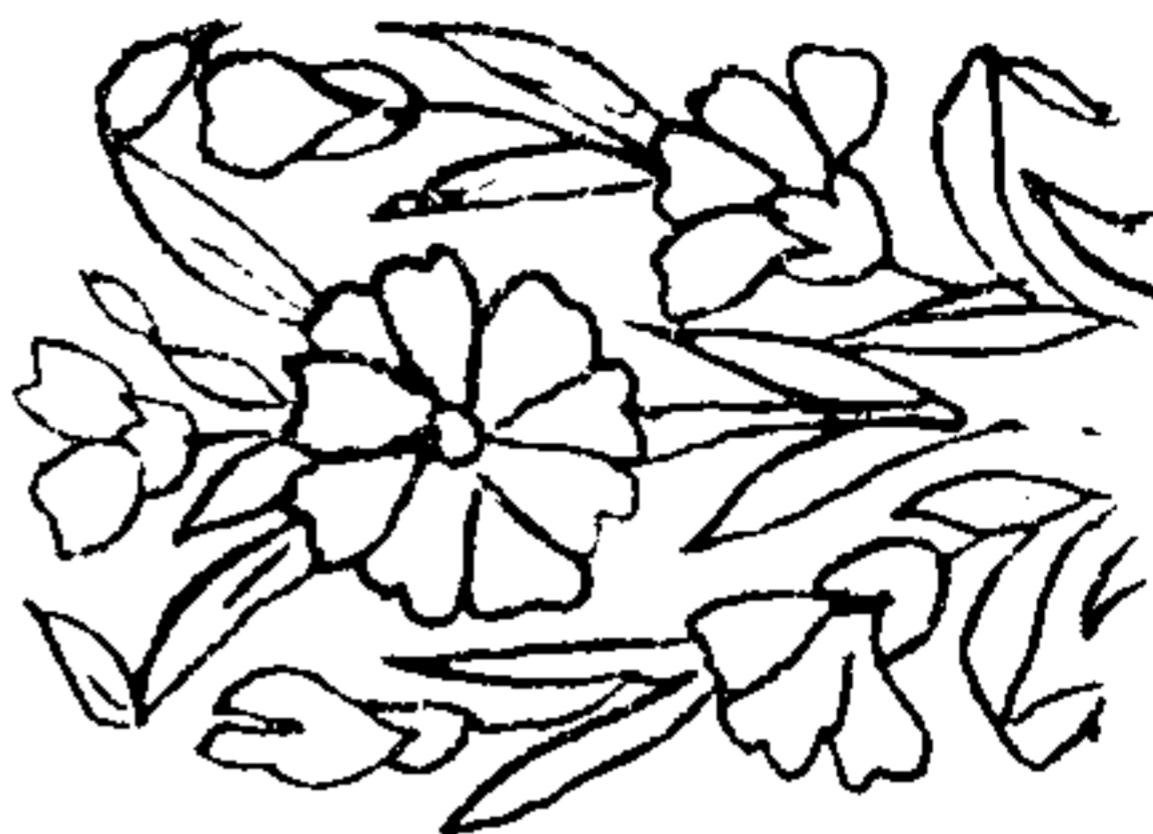
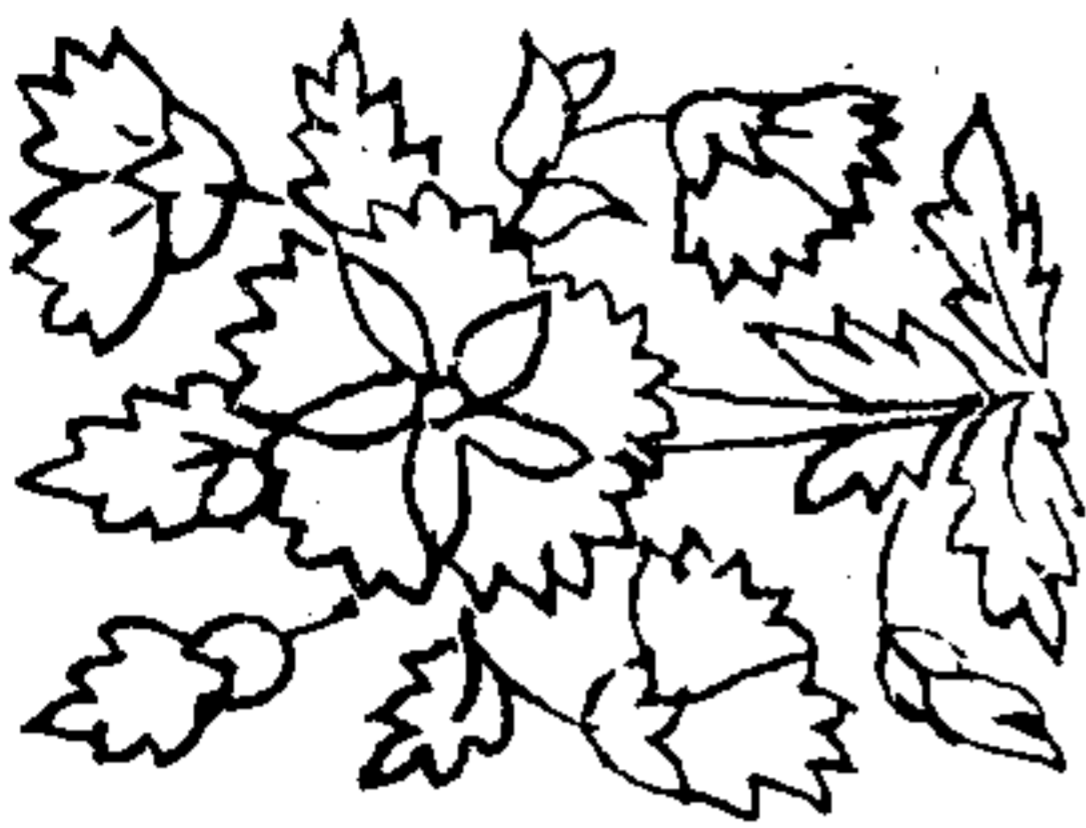
ایک کوچی سفید رنگ کی پائی کرنے کے واسطے استعمال کریں گے۔ اس کوچی کا پولا خشک ہے۔ لہذا پہلے پانی میں بھگو دیں۔ اور دیکھیں کہ اس میں کوئی دوسرا رنگ موجود تو نہیں جس کی ملاوٹ سے سفید رنگ تبدیل ہو جائے گا۔ کوچی صاف ہے تو سفید رنگ کے پیالے میں ڈال دیں۔ حریرہ چپکائے ہوئے ڈبے کی بیرونی سطح پر رنگ مال پھیر دیں تاکہ حریرہ کی شکنیں وغیرہ صاف ہوں۔ اور ڈھکنے کو بند رکھ کر پہلے گھیرے پر کوچی سے نکلوڑا نکلوڑا رنگ اٹھا کر لپیپ دیں۔ گھیرے پر رنگ لپینے کے وقت ڈبے کو بائیں ہاتھ سے نیچے اور ڈھکنے کی جانب

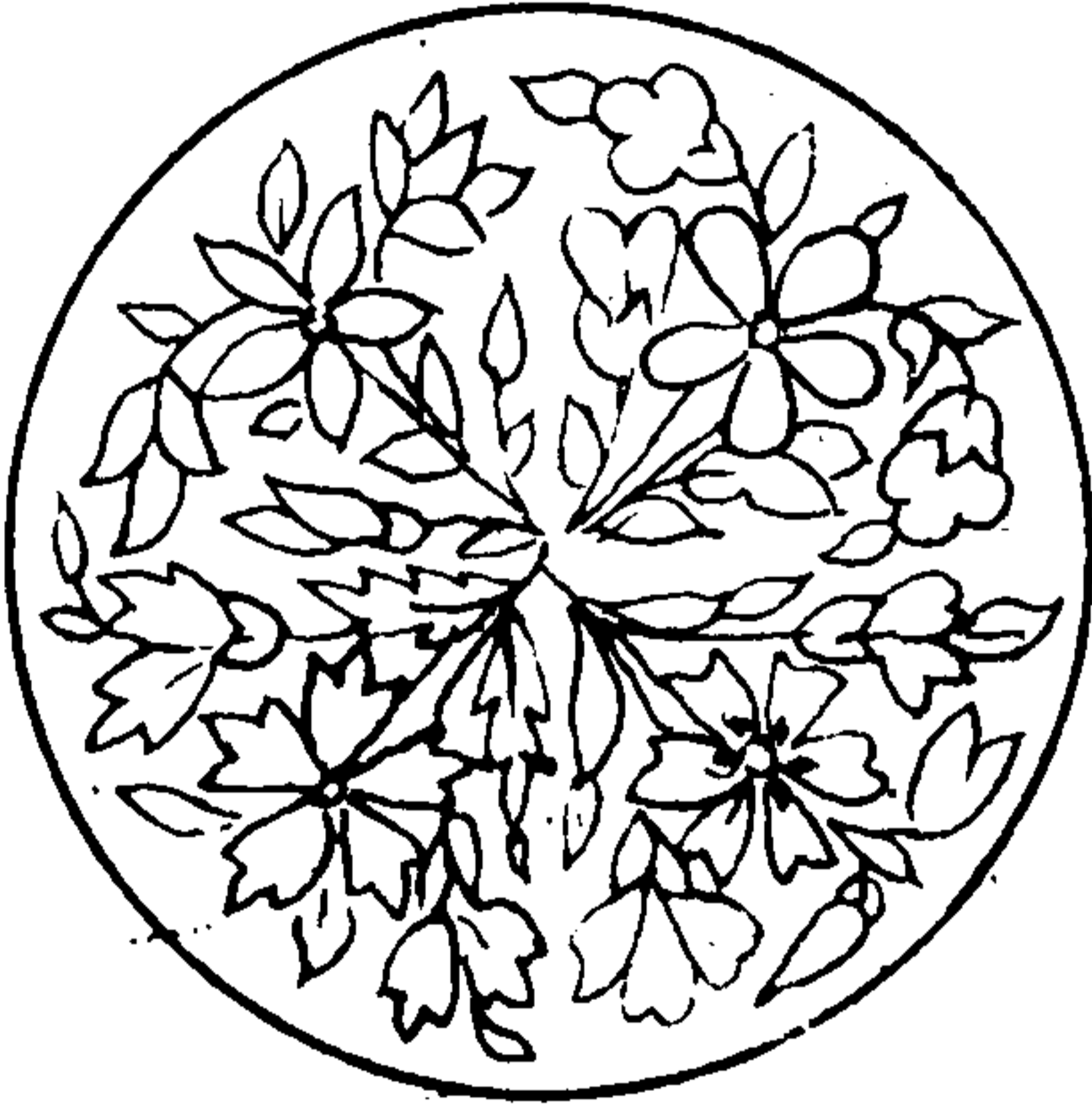
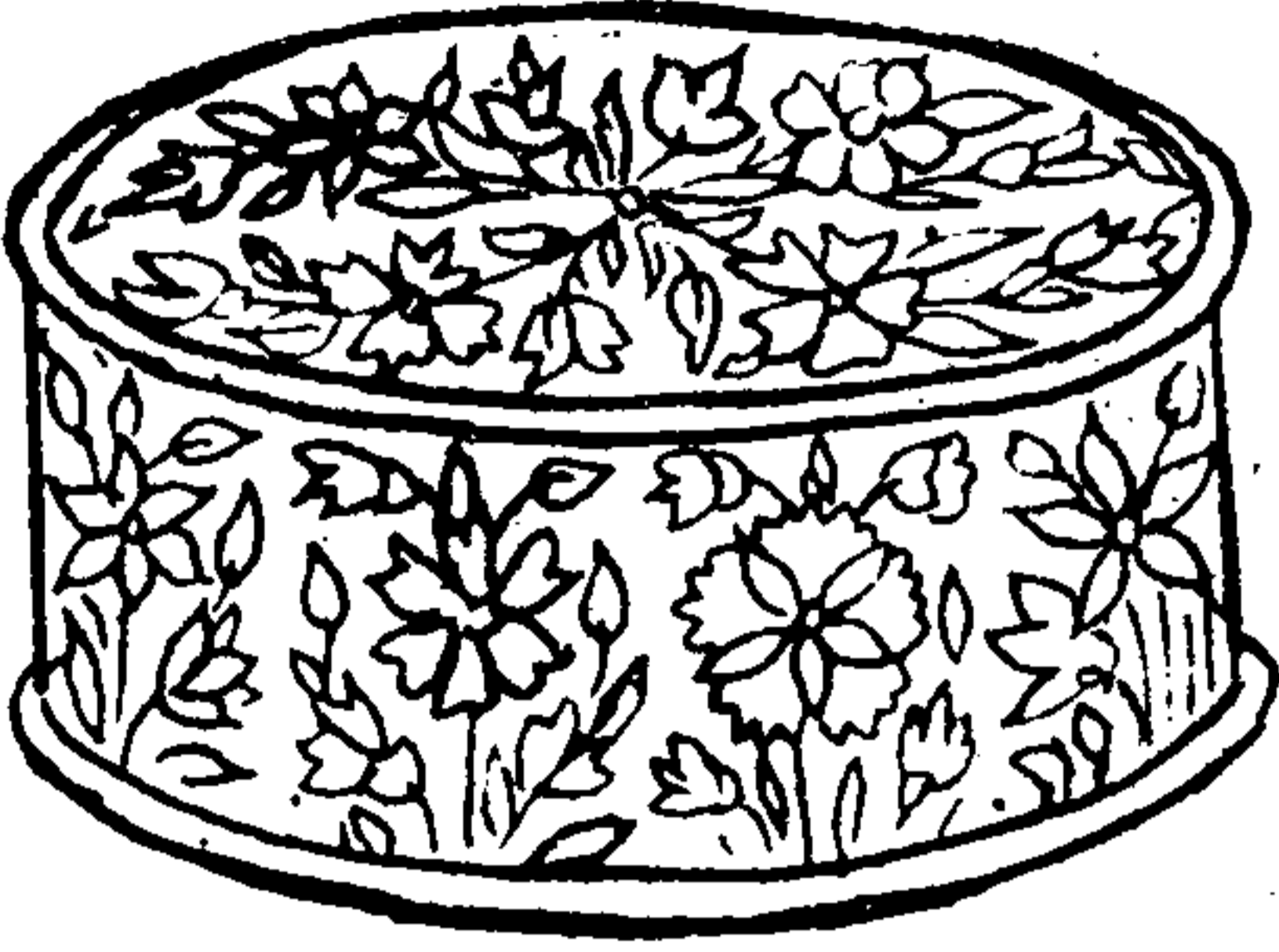
پکڑ لیں گے۔ جب گھیرے کی سطح ختم ہو جائے گی تو ڈبے کو تھیلی پر رکھ کر ڈھکنے کی سطح پر لیپ دیں گے۔ یہ سطح ختم کر کے خشک ہو جانے کے لیے کسی صاف اور مسطح جگہ پر رکھ دیں گے۔ جب وہ پچھتر فیصد خشک ہو جائے گی تو ڈھکنے کو گھیرے سے علیحدہ کر کے پھر بند کر دیں گے اور مکمل خشک ہونے پر رنگ نال کر کے پہلے کی طرح رنگ لیپ دیں گے۔ اسی طرح پھر بار رنگ لیپ کرنے کے بعد اس ڈبے کی سطح بالکل چٹھی سفید بن جائے گی کسی جگہ کوئی دھبہ وغیرہ دکھائی نہیں دے گا۔ اگر کہیں دھبہ وغیرہ دکھائی دے تو وہاں پر رنگ کی کوچھی پھیر دیں۔ اس طرح یہ ڈبہ رنگ لپائی کر کے مکمل ہوا اور کسی طرح کی خاکہ کشی کرنے کے لیے تیار ہے۔ اسی طرح ہر ایک چیز کی سطح پر اپنے مطلوبہ رنگ کی لپائی کرتے ہیں جس چیز کی اندرونی سطح پر رنگ لپائی کرنی ہوتی ہے۔ ڈھکنے اور گھیرے پر علیحدہ علیحدہ رنگ لیتے ہیں۔ اگر رنگ گاڑھی دھار کا ہو تو تین بار ہر ایک چیز پر لپیٹا جاتا ہے۔ اگر تپلی دھار کا ہو تو چار بار لپیٹا پڑتا ہے اس لیے رنگ گاڑھا ہی رکھنا چاہیے۔ جس چیز پر گہری منقشی ختم کی جاتی ہے تو اس پر وارنش لپی جاتی ہے جو طعین کے ڈبوں میں تیار شدہ بازار میں ہارڈ ویئر دوکانداروں سے حاصل ہوتا ہے۔

اس طرح دروں دیواروں سائمن بورڈوں اور لکڑی کے فرنیچر چیزوں پر روغنی رنگوں کی لپائی کی جاتی ہے جو مختلف قسم کے آہنی ہارڈ ویئر دوکانداروں سے ملتے ہیں۔ ان رنگوں کو تیار کرنے والی فیکٹری والوں نے کام کے استعمال میں لانے کی خاطر بالکل تیار کر رکھا ہے۔ ان رنگوں میں وارنش ملا ہوتا ہے۔ صرف ڈبوں کو کھول کر لکڑی کی چھوٹی ڈوٹی سے کھل کا جاتی ہے۔ اس طرح رنگ اور وارنش مل کر کے برش سے مطلوبہ جگہوں یا چیزوں پر لپیٹا جاتا ہے۔ یہ رنگ سرخ، سفید، بیو، سیاہ، بھورا، زرد وغیرہ الگ الگ ڈبوں میں تیار ہوتا ہے اور دوکاندار روغنی رنگ محلہ رنگ کا نام ظاہر کر کے مہیا کرتا ہے۔ ان رنگوں کو تیار بنانے کی خاطر تارین ملایا جاتا ہے۔ ایسے رنگ سیاہ اور بھورے پیرپیشی چیزوں کی تلہٹیوں پر کیا جاتا ہے۔

طرح کی خاک کشی

کسی ایک چیز پر جب سطح کے رنگ کی لپائی مکمل ہوتی ہے تو یہ سطح نقاشوں کی اصطلاح میں "زمین" کہلاتی ہے۔ جب کہ اس زمین پر طرح کا خاکہ ڈالنا ابتدائی عمل ہے۔ اس لیے پہلے اس زمین سطح پر باریک ریگ مال سے صفائی ہوگی۔ اور طرح کی نوعیت کے مطابق شے یا چیز (جس کو نقاش اپنی اصطلاح میں "وسلہ" کہتے ہیں) کی زمین کو اتنے حصوں میں تقسیم کرتے ہیں جتنے حصوں میں طرح کے گول بوٹے ڈالنے ہوں۔ مثال کے طور پر ہمارے سامنے اس وقت وہی ایک ڈبہ ہے جس کو ہم نے پچھلے اسباق میں تیار کیا ہے۔ طرح ڈالنے کی خاطر اس ڈبے کی دو باہری سطحیں نمایاں ہیں۔ ان میں سے ایک سطح گھیرے کی ہے، اور دوسری سطح ڈھکنے کی ہے۔ گھیرے کی سطح پر طرح کا خاکہ ڈالنے کے لیے سطح کا تقسیم کرنا آسان ہے۔ کیوں کہ یہ سطح چوڑائی میں یکساں ہونے کے ساتھ ساتھ گھیرے کی لپیٹ کے مطابق لمبائی میں بھی یکساں ہے۔ اس کے برعکس ڈھکنے کی سطح گول ہے جس پر طرح ڈالنے کی خاطر حصے مخروطی صورت میں عیاں ہوں گے۔ یہ حقے کرنے سے پہلے ہمیں یہ طے کرنا ہے کہ اس ڈبے پر کس قسم کی طرح کا خاکہ ڈالیں گے۔ ایسا کرنے کے لیے طرحوں کی تیاری کے سلسلے میں آخری شق کے طور پر ایک خاکہ آٹھ بوٹیوں والا تیار کیا ہے۔ جس کے مقابلہ میں ڈبے کے گھیرے کی سطح پر نو^۹ بوٹیوں کا خاکہ ڈالنا ہوگا۔ اس طرح ایک بوٹی دو بار آئے گی کیوں کہ گھیرے کا لپیٹ نو^۹ اچھ ہے۔ اور ہماری خاکہ بوٹی کی چوڑائی بھی ایک اچھ ہے۔ اس طرح گھیرے کا خاکہ مکمل ہوگا جن میں چار مختلف بوٹیوں کی بلیں ڈھکنے کے مرکز سے شروع ہوں گی۔ اور گول کاری ڈھکنے کے کنارے کی جانب آئے گی۔ اس طرح ڈبے کا خاکہ مکمل ہوگا۔





ٹڈھکنے کے ادپر والی سطح کا خاکہ



رنگ آمیزی

جب کہ چیز (وسلہ) پر طرح کی خاک کشی مکمل کر کے خاکہ کے مطابق رنگ آمیزی کرنی ہوتی ہے تو ایسا کرنے کے لیے دیکھنا ہوتا ہے کہ جتنے بھی پھول بوٹے چیز کی سطح پر آئے ہیں ان کو کتنے رنگوں کے مطابق تقسیم کرنا ہے۔ اس طرح اگر گھیرے پر آٹھ پھول بوٹے آئے ہوں اور ان کو چار رنگوں میں بھرتا مقرر کیا جائے تو رنگوں میں توازن پیدا کرنے کی خاطر پہلی بوٹی میں گلابی دوسری میں سفید تیسری میں بنفشی اور چوتھی میں زرد ہلکا۔ یاد رتی بھر کہ باقی چار بوٹیوں میں بھی علی الترتیب دہرانا ہوتا ہے اور پتیوں کو موہ بلیوں کے ایک جھلک والے سبز سے رنگ آمیز کیا جاتا ہے۔ اس رنگ آمیزی پر پانی جیسا سریش مایہ اس لیے پھیرا جاتا ہے تاکہ پرداز کرنے میں مو قلم آسانی سے پھرنے کے علاوہ روشنی اور سایہ نمایاں ہو۔ یہ سریش مایہ سوکھنے کے بعد متعلقہ مفرد رنگوں سے پرداز (جس کو اصطلاح میں ڈاکھو پر - مازہ کہتے ہیں) کیا جاتا ہے۔ یہ پرداز سبھی پھولوں، کھیلوں اور پتیوں کی سیلوں وغیرہ پر اس غرض سے کیا جاتا ہے کہ پھول بوٹے قدرتی پھولوں جیسے متاثر ہوں۔ جب ہی اس پرداز پھولوں کے پتے علیحدہ علیحدہ نکالنے (جس کو تحریرہ کہتے ہیں) کے علاوہ برگوں میں نزاکت پیدا کرنے والی باریک باریک بکیروں سے کیاں پن، اٹاؤ۔ جھکاؤ کے علاوہ روشنی اور سایہ ظاہر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آخر میں ان پھول بوٹوں میں تریج (جو پھولوں کے درمیان میں ایک چھوٹے سے دائرے کی صورت میں عام طور پر زرد رنگ کا ہوتا ہے) دکھایا جاتا ہے۔ اس طرح پھول بوٹوں کی تکمیل کے بعد (سطح) زمین کی صفائی سفیرائی کے کناروں کے ساتھ ساتھ ایک یا دو متوازی خط لگا کر گل کاری کو محدود کیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے کے بعد اس منقشی پر روغن (VARNISH) وارنش لپ کر منقش کو محفوظ بہ آب و ہوائی (WATER) رکھا جاتا ہے۔ اگر جینز کی باہری سطحوں کے علاوہ اندرونی سطوح

بھی ہوں تو ان پر سفید یا دانتی رنگ کی لپائی کر کے صاف و شفاف بنایا جاتا ہے۔ ایسی سطح کو اسپرٹ وارنش سے محفوظ بہ آب رسائی بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح چیز کی تلہٹی پر سیاہ جیسے رنگ کی لپائی کر کے اسپرٹ وارنش لپی جلتی ہے۔ آخر میں باہر کی منقشی پر پھر ایک بار روغن کی لپائی کی جاتی ہے۔ جس سے چیز کی سطح جھلملا سکتی ہے۔ (اس لپائی کو جلاؤ کہتے ہیں) اس طرح یہ شے بازار میں فروخت کے لیے تیار ہو جاتی ہے۔

یہ کتاب مبتدیوں کے لیے بالکل مختصر طور پر پیش کی جا رہی ہے۔ اس حصہ پر عمل مہارت حاصل کر کے ہی آگے بڑھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ آئندہ ہنر سے متعلقہ طرحوں کو اپنی اصل تصویروں میں بنانے کے لیے ذہن کے ساتھ ساتھ آنکھوں اور ہاتھوں کو بھی تیار کرنا از حد ضروری ہے جس کے لیے صرف تجربات ہی ضامن ہو سکتے ہیں اور یہ تجربات کرنے کے لیے ضروری ہے کہ دیے گئے خاکوں کو سامنے رکھ کر تفلوں کی صورت میں مشقیں کی جائیں۔ تاکہ ایسے خاکے آنکھیں بند کر کے بھی کھینچنے میں کوئی غلطی یا بھول چوک نہ ہونے پائے۔ تب ہی آگے چل کر ایک ماہر کا رنگ بن سکیں گے۔